مکمل خلاصہ

کتابِ فارسی

برائے

دانش آموزان کلاس فارسی جدید محاورہ ای

کورس سند ابتدائی

مصنفہ

ایس۔ ایل۔ گومر ایم۔ اے (گولڈ میڈلسٹ)

قیمت: پندرہ روپے

کپور برادرس بک سیلرز و پبلشرز۔ لال چوک سرینگر

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں
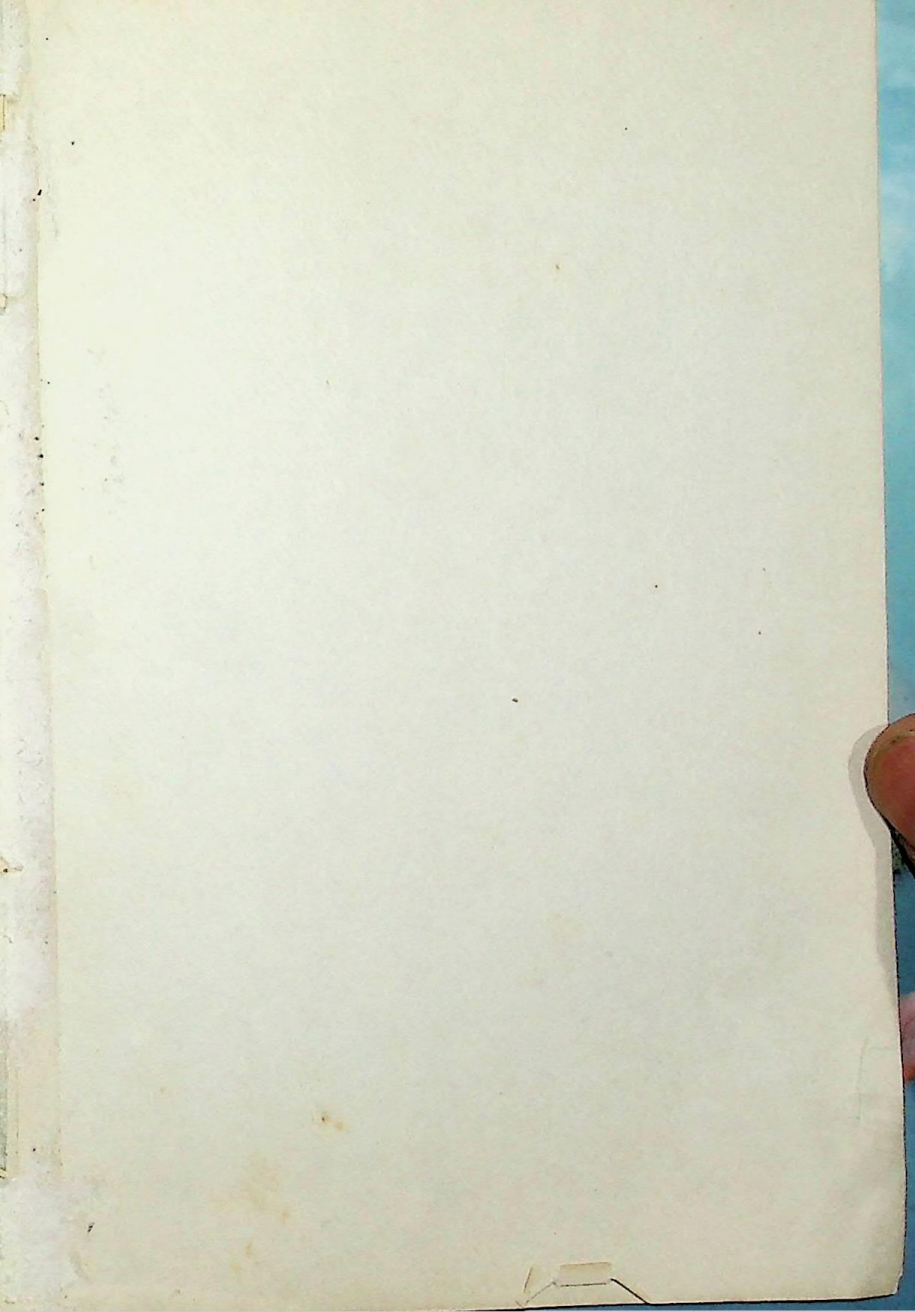
مکمّل خلاصہ

کتاب فارسی

برائے

دانش آموزان کلاس فارسی جدید محاورہ ای

برائے

(کورس سند ابتدائی)

منظور کردہ برائے جماعت بی۔اے پریویس۔
کشمیر یونیورسٹی

مصنّفہ

ایس۔ایل۔گومر ایم۔اے (گولڈ میڈلسٹ)

ناشران

کپور برادرس لال چوک سرینگر کشمیر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

قیمت۔ پندرہ روپیہ 15

فہرست مضامین

شرح و ترجمہ کتاب فارسی

(برائے طلبا کورس سند ابتدائی)

۱۔ بہ نامِ خُدا

اے خُدا شروع میں تیرا نام ہی لینا سب سے بہتر ہے
تیرا نام لئے بغیر میں کب کتاب کھولتا ہوں! (نظامی)

اے خدا اب جبکہ میں ایک سال اور بڑا ہو گیا ہوں اور پھر نئی جماعت میں سبق لینے آیا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تو اچھے خیال، اچھے کلام اور اچھے عمل میں میری مدد کرے تاکہ میں بُرا نہ سوچوں، بُرا نہ کہوں اور بُرا نہ کروں۔
میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ تو اُستاد، ماں اور باپ کی عزت کرنے میں میری مدد کرے۔ میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ تو میری مدد کرے تاکہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ محبّت کروں۔ میں ان کی محبّت کو کبھی نہ بھولوں اور ان کی خطاؤں کو نظر انداز کروں۔
میں اس سال کو تیرے نام سے شروع کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اسے تیری مدد اور اپنی کوشش سے کامیابی کے ساتھ ختم کرونگا۔

پُرسش

(سوالات)

۱- چرا ما ہر کارے را با نام خدا شروع مے کُنیم؟

جواب: ما ہر کارے را با نام خدا شروع مے کنیم زیرا سر آغاز نام خدا بہترین باشد۔

۲- چرا ما باید خوب فکر کُنیم؟

جواب: ما باید فکر خوب کُنیم تا خدا خوش باشد و ما را صلۂ نیک دہد نیز مردماں ہم از فکر خوب ما ستائیش ما کنند۔

۳- اگر کردار ما خوُب نباشد چہ مے شود؟

جواب: اگر کردار ما خوُب نباشد مردماں از ما نفرت خواہند کرد و خدا ہم ناخوش شود

۴- اگر گفتار ما خوُب نباشد چہ مے شود؟

جواب: اگر گفتار ما خوب نباشد زندگیٔ ما تلخ شود۔ مادر و پدر، دوستاں و رشتہ داراں ہمہ از ما کنارہ کشند و قطع تعلق کنند۔

۵- آیا برائے موّفق شدن در کارے کافی است کہ آں کار را با نام خدا شروع کُنیم؟

جواب: برائے موّفق شدن در کارے با نام خدا شروع کردن کافی نیست کوشش خود ہم لازم است۔

تکلیف شب دوم :

۱۔ چہ کارہائے خوبی در تابستاں انجام دادہ اید ؟

جواب : در تابستاں ہم درساں را در مطالعہ امداد دادہ ام۔ در کارہائے خانہ مادر و پدر را مدد کردہ ام۔ اشیائے ضروریہ از بازار خریدم تا مادر و پدر را اذیتے نباشد۔ برائے خواہر بیمار دوا ہم از دکتور آوردم۔ برادر کہتر را ہم ہر نوع مدد دادم۔

۲۔ برائے ایں کہ امسال موفق بشوید چہ کارہائے باید بکنید ؟

جواب : برائے موفق شدن امسال در مطالعہ کتب خوب محنت و کوشش خواہم کرد۔ ہر روز شش ساعت کتب را خواہم خواند۔ یک ساعت از برادر بزرگ تر ہم در حلِ مشکلاتِ درسی بالخصوص در حساب و جیومیتری امداد خواہم گرفت۔

۳۔ در زنگ تفریح منوچہر ہنگام بازی بہ حسن تنہ زد۔ حسن بہ زمین افتاد۔ منوچہر او را بلند کرد و معذرت خواست بہ نظرِ شما منوچہر چہ باید بکند ؟

جواب : منوچہر را باید کہ حسن را فی الفور بہ دکتور برد تا علاج صحیح باشد و ضرب شدید تر و بدتر نباشد۔

۴۔ چگونہ مے توانید بہ آموزگار خود کمک کنید ؟

جواب : برائے کمک آموزگار لازم است کہ ما در کلاس خاموش باشیم و با توجہِ کامل درس را شنویم و فہمیم۔

۵۔ چہ کمکی درخانہ پدر و مادر خود را مے کنید؟
جواب: درخانہ انواع کارہا کنیم۔ از بازار اشیائے مزدوری آوریم۔ برادر و خواہر کہتر را در مطالعہ امداد کنیم۔ درحالت بیماری مادر و پدر را خدمت انجام دہیم۔

۲- پائیز (خزاں)

مہر کا مہینہ ہے۔ اب سورج جلد تر غروب ہو جاتا ہے اور دن چھوٹے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی نیلگوں آسمان پر کالے بادل کے ٹکڑے دکھائی دیتے ہیں۔ خزاں کی ہوا بادلوں کو ادھر اُدھر لے جاتی ہے۔ کبھی کبھار بارش کے چند قطرے زمین پر ٹپکتے ہیں۔ درختوں کے پتے آہستہ آہستہ نیا رنگ اختیار کرتے ہیں۔ کئی پیلے ہو جاتے ہیں۔ بعض نارنگی رنگ کے اور بعض سُرخ ہو جاتے ہیں۔ پتوں کے رنگ کی تبدیلی خزاں کی آمد کا پتہ دیتی ہے

خزاں کے پھل پک چکے ہیں اور اچھے مزے والے ہو چکے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ مالی درختوں کی بھاری اور پھل سے لدی ٹہنیوں کو ہلکا کریں اور اپنے ٹوکروں کو خزاں کے پھلوں سے بھر کر بازار میں لے جائیں۔

خزاں خراسان کے رس بھرے آڑوؤں اور سُرخ سیبوں، اصفہان کے میٹھے خربوزوں، شیراز کے سنہری انگوروں اور ساوہ کے اناروں کا موسم ہے۔ خزاں میں خوبصورت پھول مثلاً گُلِ داؤدی اور گُلِ مریم بکثرت ہوتے ہیں۔ مہر کا مہینہ خزاں کا پہلا مہینہ اور سکولوں کے کھُلنے اور کام کاج شروع کرنے کا وقت ہے۔

معانی مشکل الفاظ: پُربار = پھلدار + لکّہ = ٹکڑا + قرمزی = سُرخ + سبد = ٹوکرا + ہلوی پُر آب = رس بھرے آڑو (ہلو) + دبستاں = سکول + فراواں = کثرت کے ساتھ، بہت زیادہ

پُرسِش

(سوالات)

۱۔ روزہائے پائیز کوتاہ تر است یا روزہائے تابستاں؟

جواب: روزہائے پائیز کوتاہ تر است۔

۲۔ برگِ درختاں در چہ فصلے سبز است؟

جواب: برگِ درختاں در بہار سبز است؟

۳۔ برگِ درختاں در پائیز بہ چہ رنگہائی در مے آید؟

جواب: در پائیز بعضے برگِ درختاں زرد شود و بعضے دیگر نارنجی و بعضے قرمزی شود۔

۴۔ ماہِ مہر برائے شاگردانِ مدرسہ چہ اہمیّتے دارد؟

جواب: ماہِ مہر ہنگام باز شدن دبستان و شروع کار و کوشش است بہ این سبب ماہِ مہر برائے شاگردانِ مدرسہ بسیار اہمیّت دارد!

۵۔ آیا رنگِ برگِ ہمہ درختہائے در پائیز زرد مے شود؟

جواب: رنگِ برگِ ہمہ درختہائے در پائیز زرد نمے شود۔ بعضے نارنجی و بعضے قرمزی مے شود۔

۶- شہرے کہ در آں زندگی مے کنید بہ داشتن چہ میوہ ہا مشہور است؟
جواب: شہرے کہ در آں ما زندگی مے کنیم بہ داشتن انواع میوہ ہا مشہور است مثلاً انگور، ہلو، سیب، انبہ، خرما وغیرہ۔

تکلیف شب اوّل

مذکورہ ذیل الفاظ میں سے ہر ایک کو جملے میں استعمال کرو۔
خورشید، غروب، قطرہ، خوش مزہ، بعضی، فصل، باغبان، سبد

جواب: ہنوز خورشید طلوع نشدہ است۔ امروز وقتِ غروبِ آفتاب چہ است؟ تابستان فصل گرما است۔ قطرہ قطرہ مے شود دریا۔ انگور ثمر خوش مزہ است۔ بعضے اطفال فطرتاً شریر اند۔ باغبان را باید درختاں و بوتہ ہا را محفوظ دارد۔ ایں سبد پُر از انگور ہا است۔

تکلیف شب دوم:

۱- چہ چیز آمدنِ بہار را خبر مے دہد؟
جواب: برگ ہائے سبز و میوہ ہائے تازہ و گلہائے زیبا آمدنِ بہار را خبر مے دہد۔

۲- چہ چیز آمدنِ پائیز را خبر مے دہد؟
جواب: تغیر رنگ برگہا آمدنِ پائیز را خبر مے دہد۔

۳- پائیز چندیں فصل سال است؟

جواب: پائیز فصل ہلوی پُر آب و سیب سُرخ خراسان و انگورِ شیراز است۔

۴۔ چند میوہ ہائے پائیزی را نام ببرید و شکل آنہا را بکشید۔

جواب: نام میوہ ہائے پائیزی:

ہلو، سیب، خربُزہ، انگور، انار
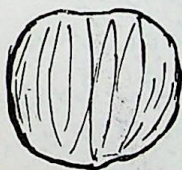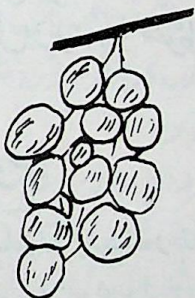
۳- سرگذشت یک نامہ

(ایک خط کی آپ بیتی)

میں سفید کاغذ کا ایک ورق تھا۔ مجھ پر کچھ بھی لکھا ہوا نہ تھا۔ اور دوسرے سفید کاغذوں کے ساتھ میرا کوئی فرق نہ تھا۔ بہروز نے مجھے اُٹھا لیا اور اس نے اپنے دوست ناہید کے لئے مجھ پر ایک خط لکھ دیا۔ اُس کا حال پوچھا اور اُسے اطلاع دی کہ وہ (بہروز) ایک نئے سکول میں چلا گیا ہے۔ پھر اس نے مجھے غور کے ساتھ طے کیا (لپیٹا) اور لفافے میں ڈال دیا۔ لفافے کے اُوپر اس نے اپنا اور ناہید کا پتہ لکھا۔ اس کے ایک گوشے پر ٹکٹ لگائی (چپکائی) اور پوسٹ بکس (لیٹر باکس) میں ڈال دیا۔

کچھ عرصہ تک میں اکیلا پڑا رہا۔ اس کے بعد کئی دوسرے لفافے پوسٹ باکس میں ڈالے گئے۔ میں تنہائی سے بچ گیا۔ ہم سب چُپ چاپ مِل جُل کر بیٹھے رہے۔ ہم آپس میں کوئی بات نہ کرتے اور ہمیں ایکدوسرے کے بھیدوں سے کوئی واسطہ نہ تھا۔

مقرّرہ وقت پر ڈاکخانے کا ملازم آیا۔ اس نے تمام لفافوں کو ایک تھیلی میں ڈالا۔ اور ڈاکخانے میں لے گیا۔ وہاں اُنہیں مختلف گروہوں میں بانٹا گیا۔ لفافوں کی ٹکٹوں پر مہر لگائی گئی۔ خطوط کے ہر گروہ کو ایک

راہ پر جانا تھا۔ میری اور میرے ساتھیوں کی راہ بہت دُور کی تھی۔ ہمیں ہوائی جہاز پر سوار کر دیا گیا۔ ایک مدّت کے بعد ہم منزل مقصود پر نیچے اُترے

دوبارہ ہمیں ڈاکخانے کے دفتر میں لے گئے اور ہماری پلیٹھ پر رسائی کی مُہر لگائی گئی۔ ڈاکیا ہماری انتظار کر رہا تھا۔ اُس نے ہمیں اپنے تھیلے میں ڈالدیا اور چل پڑا۔ وہ (لفافے پر) پتے کو پڑھتا اور ہر لفافے کو کسی گھر میں لے جاتا۔ میرا جی چاہتا تھا کہ جلد سے جلد ناہید کے ہاتھ میں پہنچوں۔ اُسے دیکھوں اور اُسے بہروز کا پیغام پہنچاؤں۔

جس وقت ڈاکیے نے ناہید کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، ایک لڑکی نے دروازہ کھولا۔ ڈاکئے نے مجھے اس کے ہاتھ میں دیدیا۔ لڑکی مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ میں سمجھ گیا کہ وہ خود ناہید ہے۔ ناہید نے مجھے غور اور شوق کے ساتھ پڑھا۔ اُس نے پختہ ارادہ کیا کہ وہ جلد تر بہروز کو جواب لکھے گی۔

معانی مُشکل الفاظ:

با دقّت: غور کے ساتھ، تا کرد: لپیٹا، پاکت: لفافہ، نشان: پتہ تمبر: ٹکٹ، ساکت: خاموش، در کنار ہم: مل جل کر، ساعت: گھنٹی، گھڑی، وقت۔ مامور: ملازم، ادارہ: دفتر، ہواپیما: ہوائی جہاز، فرودگاہ: اُترنے کی جگہ، منزل، پائیں: نیچے، کیف:

ٹھیلا ۔ تصمیم : پختہ ارادہ ۔ اسرار : جمع سرکی ، بھید ، راز ۔ سرگذشت : آپ بیتی ، بیانِ حال ۔ اشتیاق : شوق

پُرسش

۱۔ ایں داستان از زبان کیست ؟

جواب :۔ ایں داستان از زبانِ نامہ است ۔

۲۔ بہروز بر روئے کاغذ چہ نوشت ؟

جواب :۔ بہروز بر روئے کاغذ نامہ ای نوشت ۔

۳۔ پس از نوشتن نامہ بہروز چہ کرد ؟

جواب : پس از نوشتن نامہ بہروز آں را با دقّت تا کرد و در پاکت گذاشت ۔

۴۔ چرا بہ رُوئی پاکت تمبری چسپانند ۔ ؟

جواب : تمبر قیمتِ پاکت است کہ حکومت مقرر کند و از خرندہ پاکت مے گیرد ۔

۵۔ چہ کسے نامہ ہارا از صندوقِ پست بیروں مے آورد ؟

جواب : مامور پست از صندوقِ پست نامہ ہارا بیروں مے آورد ۔

۶۔ در پست خانہ نامہ ہارا چہ کردند ؟

جواب : در پست خانہ نامہ ہارا بہ دستہ ہائے مختلف تقسیم کردند و روئے تمبر پاکت ہا مُہر زدند ۔

۷۔ نامۂ بہروز چگونہ بہ شہر ناہید رفت ؟

جواب: دستۂ نامہ ہا کہ در آں نامۂ بہروز ہم بُود در ہوا پیما گذاشتند۔ پس از مدّتے ہوا پیما بہ شہر ناہید در فرودگاہ پائین آمد۔ نامہ ہارا بہ ادارہ پست بردند و بر آں ہا مہر رسید زدند۔ نامہ رساں نامہ ہارا در کیفِ خود انداخت۔ او خانہ بخانہ مے رفت۔ نشان ہائے نامہ ہارا مے خواند و ہر نامہ را بہ خانۂ مقصود مے رسانید۔ نامہ رساں در خانۂ ناہید را زد۔ ناہید در را باز کرد و نامۂ بہروز از دستِ نامہ رساں بگرفت و بسیار خوشحال شد۔

تکلیف شب اوّل: استعمالِ کلمات در جملات

نشان : بر روئے پاکت نشان را صحیح و مکمل باید نوشت

تمبر : تمبر کہ بر روئے نامہ یا پاکت چسپاں کنند در حقیقت خرج پاکت است کہ حکومت مقرر کردہ است۔

صندوق پست: مامور پست بہ وقاتِ مقررہ خطوط و پاکت ہارا از صندوقِ پست برمے آورد و بہ ادارۂ پست مے بُرد۔

فرودگاہ : ہر ہوا پیما چوں بہ منزلِ مقصود مے رسد، فرودگاہ پائین مے آید۔

مُہر : در ادارۂ پست بر ہر نامہ مُہر پست مے زنند۔

نامہ رساں : نامہ رساں خانہ بخانہ مے رود و نامہ ہارا بہ اشخاص

متعلقہ تقسیم مے کُنند۔

پست خانہ : پست خانہ ادارۂ حکومت است کہ خدمتِ مہم برائے عوام انجام دہد۔

نامہ : برائے ارسالِ نامہ از جائے بجائے دیگر بر آں تمبر چسپانیدن لازم است۔

تکلیف شب دوم :

۱۔ برائے اینکہ نامہ بگیرندہ برسد چہ باید بکنیم ؟

جواب : برائے ایں کہ نامہ بگیرندہ برسد مارا باید کہ بر آں تمبرِ مقررہ چسپاں کنیم و نشانِ گیرندہ صحیح و سالم بنویسیم۔

۲۔ خرچ پست چگونہ پرداخت مے شود ؟

جواب : خرچ پست بصورتِ تمبر باشد کہ بر روئے نامہ چسپاں کنیم۔

۳۔ آیا ہمہ تمبر ہا یک قیمت یدارد ؟

جواب : خیر۔ ہمہ تمبر ہا یک قیمت ندارد۔

۴۔ چرا در پست خانہ نامہ ہا را بہ دستہ ہائے مختلف تقسیم مے کُنند ؟

جواب : در پست خانہ نامہ ہا را بہ دستہ ہائے مختلف تقسیم مے کنند زیرا آں نامہ ہا بہ جاہائے مختلف فرستادہ شود۔ منازلِ مقصود آنہا مختلف باشد۔

۵۔ چہ کسے نامہ ہا را بہ خانہ ہا مے رساند ؟

جواب : نامہ رساں کہ ملازم ادارۂ پست باشد نامہ ہا را بخانہ ہاے رساند۔

۶۔ اگر نامہ رساں و پستخانہ نبود چہ مے شُد؟

جواب: اگر نامہ رساں و پستخانہ نہ بود تعلق ما از رشتہ داراں و دوستاں دور دست منقطع باشد۔ از ایشاں بما خبرے نہ رسد و ما مُبتلائے بیقراری باشیم۔

۴۔ داستانِ پرواز

۱۔ انسانِ پرندہ (اُڑنیوالا انسان)

بہت قدیم زمانے سے انسان اُڑنے کی تمنّا رکھتا آیا ہے۔ اس کی یہ خواہش رہی ہے کہ وہ نیلگوں خوبصورت آسمان میں اُڑے۔ عقابوں سے بھی بلند تر جائے اور بادلوں میں سے گذر جائے۔ وہ چاہتا رہا ہے کہ چمکدار چاند اور روشن ستاروں تک پہنچ جائے۔ اس تمنّا کو پورا کرنے کے لئے انسان نے کئی کوششیں اور قربانیاں کی ہیں۔

سو سال پہلے، جرمنی کے ایک گوشے میں ایک جوان اڑنے کی سوچ میں پڑ گیا۔ اس کا نام آتو (ATU) تھا۔ آتو نے پرندوں کی وسیع دنیا کے بارے میں بڑا غور و خوض کیا۔ آتو کہتا تھا، "اگر میں ایک بڑا اور طاقتور بازو بنا سکوں تو میں پرندوں کی طرح اڑ سکوں گا۔ پس اس نے اُڑنے کی کوشش اور آزمائش میں طرح طرح کے بازو بنائے لیکن کسی بھی چیز کے ساتھ نہ اُڑ سکا۔ آتو نا اُمید نہ ہوا اور کوشش ترک نہ کی۔

آخر سختی کے چند سالوں کے بعد ایکدن جب نرم نرم ہوا چل رہی تھی۔ اس نے اپنے کندھوں پر بڑے بڑے بازو باندھے اور ایک پہاڑی کے اُوپر سے فضا میں کود پڑا۔ جس وقت آتو پھیلائے ہوئے

بازوؤں کیساتھ آہستہ اور آرام سے زمین پر اُترا تو خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ سب لوگوں نے اُسے "مبارکباد" کہی۔ اس کامیابی نے اُسے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے کام کو جاری رکھے۔

اس کے بعد آتو نے بہتر اور مضبوط بازو بنائے اور سینکڑوں بار آسمان میں اُڑا۔ لیکن ایکدن اُڑان کے وقت اچانک تیز آندھی چلی اور اس کے اُڑان کے زبردست بازو ٹوٹ پھوٹ گئے۔

معانی مشکل الفاظ:-

زیبا: خوبصورت ÷ آبی: نیلگوں
درخشاں: چمکدار ÷ فداکاری:
قربانی ÷ آلمان: جرمنی ÷ گسترده: پھیلی ہوئی، وسیع ÷ دقّت: غور
نیرومند: طاقتور ÷ بالہائے گوناں گوں: قسم قسم کے بازو۔
زحمت: سختی، تکلیف ÷ فراز: چوٹی، اوپر ÷ تپّہ: پہاڑی، ٹیلہ
ہنگام: وقت ÷ فرود: نیچے ÷ پوست: چمڑی، مُراد جسم ÷ تبریک:
مبارکباد کہنا ÷ پیروزی: فتح، کامیابی ÷ ادامہ دہد: جاری رکھے
محکم: مضبوط ÷ بادتند: آندھی ÷ قہرمان: زبردست، طاقتور

پُرسش

۱۔ انسان از زمانہائے قدیم چہ آرزوئے داشت؟

جواب: انسان از زمانہائے قدیم آرزوئے پرواز داشت۔

۲۔ آتو اہل کدام کشور بود؟

جواب: آتو اہلِ کشورِ آلمان بُود۔

۳۔ فرقِ پرواز آتو با پرواز پرندگان چہ بُود؟

جواب: پرندگان بازو ہائے فطری و سُبک دارند۔ آنہا بہ آسانی و عجلت پرواز کنند۔ بازو ہائے شاں از باد سبکتر باشد۔ برعکس آں بازو ہائے مصنوعی کہ آتو ساخت خیلے گراں بود۔ بار شاں را باد متحمل نہ بُود۔ اُو جلد تر بر زمین اُفتاد۔

تکلیف شب اوّل

ہم خانوادہ کلمات کا جملوں میں استعمال :۔

زاغ پرندۂ سیاہ پر است۔ پروازِ زغن از پروازِ زاغ بالا تر باشد۔ امروز سحاب ہا در فضا گستردہ است۔ ہمہ پرندگان فضا نورد اند۔ در گلزار باد فضائی خنک و خوش گوار باشد۔ کریم از رحیم نیروئے زیاد تر دارد۔ شمیم جسم نیرومند دارد۔

مُتضاد المعنی کلمات اور ان کا جُملوں میں استعمال :۔

درس خواں۔ آموزگار ÷ سالم۔ غیر سالم ÷ تحسین۔ باستاں باشتیاق۔ بے اشتیاق ÷ شادی، درد ÷ نیرومند۔ کمزور شجاع۔ بُزدل

درس خواں را باید کہ احترام آموزگار واجب دارد۔

آموزگار ما بسیار مہربان وقابل است۔ من مے تواں چہار نانِ
سالم بخورم۔ کوشش بکن کہ ہیچ کارے غیر سالم نباشد۔ نخستیں
فرضِ طلباء احترام آموزگار باشد۔ ایں داستانِ باستان شنیدہ
بُودم۔ مطالعۂ کتب با اشتیاق تمام کنید۔ بے اشتیاق ہیچ کار را
انجام نہ تواں داد۔ در حالت شادی خدا را فراموش مکن۔ در ایں
عالم ہیچ کس از درد نجات نتواں یافت۔ سلیم مردِ نیرومند و
شجاع است ولے صدیق بُزدل باشد

	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	ق	ض	ا		س	م
۲	ر		ت	ی	ر	
۳		ہ	و	ا		
۴	ک	و		د	ش	ت
۵	م	ش	ت		ا	ن
۶			ر	ا	ہ	

۱۱۔ جدول کو حل کرو۔

دائیں سے بائیں :-

۱۔ ہوا باز وہاں اُڑتے ہیں۔
۲۔ گرمی کے موسم کا پہلا مہینہ۔
۳۔ حیوانوں اور پیڑ پودوں کی زندگی اس کے ساتھ وابستہ ہے۔
۴۔ کہاں ؟ صحرا
۵۔ ہاتھ بندھا ہوا اور اکٹھا کیا ہُوا " این" نہیں ہے
۶۔ " چہار راہ " کا آخری جُز

اوپر سے نیچے :-

۱۔ " دا " کو " فردا " سے ہٹالو۔ " بسیار " نہیں ہے ۔
۲۔ ہوش مند لوگ انسے رکھتے ہیں۔
۳۔ پہلا شخص جس نے پرواز کیا۔ " خشک " نہیں ہے
۴۔ اس جُملے کے کلمات میں سے ایک کلمہ
" من درسم را یاد گرفتم "
۵۔ مہمترین عضو بدن۔ وہ شخص جو سر پر تاج پہنتا ہے
۶۔ بدن

۵- داستانِ پرواز

نخستین ہوا پیما

پہلا ہوائی جہاز

ویلبر رآیت ایک عقلمند جوان اور طالب علم تھا۔ ایکدن کھیلتے ہوئے ٹھوکر کھاکر گر پڑا۔ ہڈی ٹوٹ جانے کے سبب چند سال گھر میں رہنے پر مجبور ہوگیا۔ اس مدت کے دوران اُسے کوئی کام نہ تھا۔ اس نے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اتفاق سے آتو (ATO) کی زندگی اور اس کے تجربوں کے بارے میں کئی کتابیں اس کے ہاتھ لگیں۔ ان کتابوں کے پڑھنے کے بعد ویلبر رایت نے پختہ ارادہ کرلیا کہ اس (آتو) کے کام کو جاری رکھیگا۔ پس اپنے بھائی اروِیل کی مدد سے اس نے بازو بنائے جن کے سہارے وہ سلامتی کیساتھ بلندی سے نیچے اُترا۔ کچھ عرصے کے بعد یہ دو امریکی بھائی اڑنے کے لئے ماشین بنانے کی سوچ میں پڑ گئے تین سال گذر گئے۔ آخر ویلبر اور اروِیل کی کوششیں اور تجربے پھل لائے۔ جس وقت ان کا پہلا ہوائی جہاز تیار ہوا تو انہوں نے اپنے دوستوں کو میدان میں آنے کی دعوت دی تاکہ وہ اُن کی پہلی اڑان کو دیکھیں۔ سبھی اس عجیب کام کو دیکھنے کے لئے

بیتابی کے ساتھ انتظار کرنے لگے۔

ہوائی جہاز کی ماشین ظاہر ہوئی۔ دونوں بھائیوں کے دل خوشی اور جوش سے دھڑکنے لگے۔ آخر ہوائی جہاز زمین سے اُٹھا اور اُڑنے لگا۔ یہ اُڑان 38 منٹ تک رہی۔ اس کے بعد دوستوں کی راحت و مسرّت کے درمیان ہوائی جہاز زمین پر آٹھہرا۔ ویلبر فخر کے ساتھ اس (جہاز) سے باہر نکلا۔ ویلبر اور اردیل نے ہوائی جہاز بنانیکا پہلا کارخانہ قایم کیا۔ اسطرح انسان کو آسمان پر اختیار حاصل ہوگیا۔

اس واقعہ کو ساٹھ سے زیادہ سال گذر چکے ہیں۔ آج بھوت کے جسم والے (بھاری بھرکم) ہوائی جہاز انسان کو تھوڑے سے وقت میں ہی زمین کی اس طرف سے دوسری طرف پہنچادیتے ہیں۔ دُنیا کے دانا کوشش کر رہے ہیں کہ ایکدن ایسا آئے جب انسان آسمان کے کسی ستارے پر اُتر سکے گا۔ اب طاقتور خلائی ہواباز قسم قسم کے راکٹوں (ROCKETS) کے طفیل دور دراز فضاؤں میں پہنچ چکے ہیں۔

معانی مشکل الفاظ:۔ درس خواں : سبق پڑھنیوالا۔ طالب علم استخواں : ہڈی ؛ دنبال کند : پیچھا کرے ، جاری رکھے ؛ کمک : مدد ؛ قلب : دل ؛ دقیقہ : منٹ ؛ خارج شد : باہر نکلا ؛ تاسیس : بنیاد ؛ غول : بھوت ، جن ؛ پیکر : جسم ؛ موشک : راکٹ (ROCKET)

پُرسش

(سوالات)

۱۔ برادرانِ رایت اہل چہ کشوری بودند؟

جواب: برادرانِ رایت اہلِ امریکہ بودند۔

۲۔ آیا ایں دو برادر از کارِ آتو باخبر بودند؟

جواب: بلے۔ ایں دو برادر از کارِ آتو باخبر بودند۔

۳۔ کوشش ہا و زحمتہائے برادرانِ رایت پس از چند سال بہ نتیجہ رسید؟

جواب: پس از سہ سال کوششہا و زحمتہائے برادران رآیت بہ نتیجہ رسید۔

۴۔ از اوّلین پرواز انسان با ہوا پیما تقریبًا چند سال مے گذرد؟

جواب: از اوّلین پرواز انسان با ہوا پیما تقریبًا شصت سال مے گذرد۔

۵۔ بہ تصویر ایں درس نگاہ کنید، ہوا پیمائے برادرانِ رایت چہ فرقے با ہوا پیمائے امروزی دارد؟

جواب: ہوا پیمائے امروزی بسیار بزرگ است و مانند غول در وقت قلیل از یک کنار زمین بکنار دیگر مے رسد۔ ہوا پیمائے برادرانِ رایت کوچک و سادہ بود۔ و از ہوا پیمائے امروزی بسیار

کمتر قوّت داشت۔ بہ وسیلۂ موشک انسانِ امروزی بہ فضاہائے دُور دست راہ یافتہ است۔

۶۔ نخستین فضا نوردی کہ بہ دور کرۂ زمین گردش کردہ بود؟ و اہلِ کدام کشور بود؟

جواب: نخستین فضا نورد کہ دَورِ کرۂ زمین گردش کرد ویلبر رایت بود۔ او اہل امریکہ بود۔

تکلیف شب اوّل

۱۔ تا صد سال پیش آسمان جائے پروازِ کہ بود؟

جواب: تا صد سال پیش آسمان جائے پروازِ آتو (ATU) بُود!

۲۔ انسان از زمانہائے قدیم چہ آرزوی داشت؟

جواب: انسان از زمانہائے قدیم آرزوی پرواز داشت۔

۳۔ نخستین کسے کہ بہ این آرزو رسید کہ بُود و اہلِ کجا بُود؟

جواب: نخستین کسے کہ بہ این آرزو رسید آتو بُود و او اہلِ آلمان بُود۔

۴۔ نخستین ہوا پیما را کہ ساخت؟

جواب: نخستین ہوا پیما را ویلبر رایت و برادرش اُرویل رایت ساختند۔

۵۔ فرق پروازِ آتو با پرواز برادران رایت چہ بود؟

جواب: پروازِ آتو با امدادِ بالہائے مصنوعی بُود۔ پروازِ

اُو در بادِ ملائم ممکن بُود۔ آنو با لہائے بزرگ بر دوشش بستہ از فرازِ تپّہ در فضا خود را انداخت۔ او با بالہائے گستردہ آہستہ آہستہ بہ زمین فرود آمد۔ چوں بادِ تندے وزید آنو پروازے نتوانید کرد۔ در باد تند بالہائے او بشکست و ریزہ ریزہ شد۔

برادرانِ رایت، ویلبر و اروِیل ماشینے برائے پرواز ساختند۔ در مدّتِ سہ سال ایشاں نخستین ہوا پیما آمادہ کردند این ہوا پیما تا سی وہشت (38) دقیقہ در فضا پرواز کرد۔ ایشاں بسلامت با ہوا پیما بر زمین فرود آمدند۔ این برادراں اوّلین کارخانۂ ہوا پیما سازی را تاسیس کردند۔ بدیں سال آسمان بہ اختیار انسان در آمد۔

تکلیف شب دوم : دئے ہوئے نامکمّل جملوں کی تکمیل

۱۔ اروِیل و ویلبر باہم برادر بُودند۔

۲۔ ویلبر رایت روزی ہنگامِ بازی بہ زمین خورد۔

۳۔ ویلبر رایت ہنگامِ بیماری کتابہائے بسیار خواند

۴۔ برادرانِ رایت بہ فکرِ ساختنِ ہوا پیما افتادند

۵۔ برادرانِ رایت برائے تماشائی اوّلین پروازِ خود از دوستانِ شاں دعوت کردند۔

۶۔ ہنگامِ پرواز قلب دو برادر از شادی و ہیجان مے تپید۔

۷۔ اوّلین پرواز با ہوا پیما ۳۸ دقیقہ بہ طول انجامید۔

۸- اوّلین کارخانۂ ہوا پیما سازی را برادرانِ رایت تا سیس کردند۔

۹- از شروع ساختنِ ہوا پیما اکنوں بیش از شصت سال مے گذرد۔

۱۰- روزی فرا خواہد رسید کہ انسان بر یکی از ستارگانِ آسمان فرود خواہد آمد۔

۶- دہقانِ فداکار

(قربانی کرنے والا کسان)

خزاں کا ایک سرد دن ڈوب رہا تھا۔ سورج آذربائیجان کے برفیلے اور اونچے پہاڑوں کے پیچھے چھپ چکا تھا۔ کسانوں کا روزانہ کام کاج ختم ہو چکا تھا۔ ریز علی بھی کام سے فارغ ہو گیا تھا اور اپنے گاؤں واپس جا رہا تھا۔ اُس سرد اور طوفانی رات میں ایک چھوٹے سے فانوس کی جھلملاتی روشنی اس کے راستے کو روشن کر رہی تھی۔

اچانک پہاڑ سے ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز اُٹھی پہاڑ سے بہت سی چٹانیں گر پڑیں اور ریلوے کا راستہ روک دیا۔ ریز علی جانتا تھا کہ چند ہی منٹوں میں مسافر گاڑی وہاں پہنچ جائے گی۔ وہ پتھر کی چٹانوں کیساتھ گاڑی کے ٹکرانے اور اُلٹ جانے کے خطرہ سے سخت گھبرا گیا۔ لیکن اس دور دراز بیابان میں وہ نہیں جانتا تھا کہ گاڑی چلانے والے ڈرائیور کو کس طرح خطرے سے آگاہ کرے۔ اسی حالت میں پہاڑ کے پیچھے سے گاڑی کی سیٹی (WHISTLE) کی آواز سنی گئی جو گاڑی کے

نزدیک آنے کی خبر دے رہی تھی۔

ریز علی نے ان دنوں کو یاد کیا جب وہ گاڑی دیکھنے جایا کرتا تھا۔ اُن مُسافروں کی مُسکراتی صورت اس کے ذہن میں آئی جو گاڑی کے اندر سے اس کی طرف ہاتھ ہلاتے تھے۔ خوفناک حادثے کے خیال سے جو درپیش تھا اسکا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا۔ وہ کسی تدبیر کی تلاش میں تھا جس سے شاید مسافروں کی جان بچ جائے۔

اچانک ایک تدبیر اس کے دماغ میں آئی۔ سخت ٹھنڈی ہوا اور سردی کے باوجود اس نے جلدی سے اپنے کپڑوں کو جسم سے اُتارا اور انہیں اپنی لاٹھی پر باندھ دیا۔ ان کپڑوں پر فانوس کا تیل ڈالدیا اور ان کو آگ لگادی۔ ریز علی نے مشعل (ٹارچ) کو اوپر اٹھائے گاڑی کیطرف دوڑنا شروع کردیا۔

آگ کو دیکھ کر گاڑی کا ڈرائیور سمجھ گیا کہ خطرہ درپیش ہے اس نے بریک (BRAKE) لگائی۔ گاڑی سخت جھٹکوں کے بعد چلنے سے رُک گئی۔ ڈرائیور اور مسافر گھبرائے ہوئے گاڑی سے باہر اُچھل پڑے۔ گرے ہوئے پہاڑ، ٹارچ اور ریز علی کو دیکھ کر جو ننگے جسم کیساتھ وہاں کھڑا تھا وہ سمجھ گئے کہ اس مرد کی قربانی نے انہیں کتنے بڑے خطرے سے بچایا ہے۔ ریز علی خدا جوی قربانی کرنے والا کسان اُس پل کی خوشی کو کبھی نہیں بھولے گا۔

معانی مشکل الفاظ:- پایاں : خاتمہ۔ آخر ÷ پایاں یافتن : ختم ہونا ÷ بازگشتن : واپس جانا۔ لوٹنا ÷ فانوس : لیمپ، (LANTERN) ÷ غرش : گرج، گڑگڑاہٹ ÷ مہیب : خوفناک مسدود کردن ÷ روکنا، بند کرنا ÷ قطار : گاڑی ÷ برخوردن : ٹکرانا ÷ تودہ : ڈھیر، چٹان ÷ واژگوں شدن : اُلٹنا ÷ مضطرب : بیقرار ÷ رانندہ : ڈرائیور ÷ صدائے سوت : (گاڑی کی) سیٹی کی آواز (WHISTLE ÷ تماشا : دیکھنا ÷ تکان دادن : ہلانا (SHAKE HAND) ÷ قلبش : اس کا دل ÷ چارہ : تدبیر ÷ سوز : ٹھنڈی ہوا ÷ درد : ٹیس ÷ چوبدست : لاٹھی ÷ نفت : تیل ترمز : بریک (BRAKE) ÷ تکان ہا : جھٹکے ÷ سراسیمہ : گھبرائے ہوئے ÷ ریزش : گرنا (ریختن مصدر سے) ÷ لحظ : دم۔ پل، لمحہ، ہیچ گاہ : کبھی۔ کسی وقت

پُرسش
(سوالات)

۱۔ ریز علی خواجوی کہ بود؟

جواب : ریز علی خواجوی دہقانے بُود۔

۲۔ درکدام فصل ایں اتفاق اُفتاد؟

جواب : در فصل سرما ایں اتفاق اُفتاد۔

۳۔ ایں واقعہ درکجا روئی داد؟

جواب: این واقعہ در بیابانِ دُور اُفتادہ روی داد۔

۴۔ چرا راہِ آہن مسدود شدہ بُود؟

جواب: سنگہائے کوہ راہ آہن را مسدود کردہ بُود۔ این سنگہائے از بالائے کوہ افتادہ بُود۔

۵۔ ریز علی برائے رفعِ خطر چہ تدبیرے اندیشید؟

جواب: ریز علی لباسہائے خود را از تن در آورد و بر چوبِ دستِ خود بست۔ پس ازاں نفتِ فانوس را بر لباسہا ریخت و آں را آتش زد۔ او این مشعل را بالا برداشت و بہ طرفِ قطار دوید تا رانندۂ قطار بداند کہ خطرہ در پیش است۔

۶۔ ریز علی چگونہ دانست کہ قطار نزدیک مے شود؟

جواب: ریز علی صدائے سوتِ قطار از پُشتِ کوہ شنید و دانست کہ قطار نزدیک مے شود۔

۷۔ رانندۂ قطار از کجا فہمید کہ خطرہ اے در پیش است؟

جواب: رانندۂ قطار آتشِ مشعل را از دُور بدید و دانست کہ خطرہ در پیش است۔

۸۔ مُسافران پس از پیادہ شدن از قطار چہ دیدند؟

جواب: مسافران پس از پیادہ شدن از قطار سنگہائے کوہ در راہِ آہن، مشعل لباسہائے سوختہ و ریز علی کہ برہنہ بود دیدند۔

۹۔ ریز علی چگونہ مردے است؟

جواب : ریز علی مردِ شجاع بود زیرا او جانِ خود را در خطر انداخت تا مُسافرانِ قطار را از خطرۂ بزرگ نجات دہد.
او نہ فقط جانِ مسافران را از خطرہ نجات داد بل ازیں کارِ قربانی بسیار شاد گشت ؛

۷۔ پایہ تخت ما تہران

ورود بہ تہران

(تہران میں آمد)

گاڑی کی سیٹی (وسل) کی بلند آواز نے تہران کے ریلوے اسٹیشن پر گاڑی کے پہنچنے کی خبر دی۔ پرویز کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اس کی تیز نظر کسی کی تاک میں تھی۔ اچانک اس نے اپنے باپ کو دیکھا۔ اس نے اپنا ہاتھ گھمایا اور چیخ کر بولا: "ابا جان! ہم یہاں ہیں"۔

جناب یگانہ نے پرویز کے باپ کو دفتر کی طرف سے چند ماہ کے لئے تہران بھیجا تھا۔ وہ چند ہفتے پہلے اس شہر میں آیا تھا تھوڑی مدت کے بعد اس نے اپنی بیوی اور بچوں کو بھی تہران بلا لیا تھا تاکہ سبھی اکٹھے مل جل کر ملک کے دارالخلافہ میں کچھ عرصہ بسر کریں۔

پرویز نے گاڑی سے سامان اتارنے میں اپنے ماں باپ کی مدد کی۔ بعد میں اس نے اپنی چھوٹی بہن منیژہ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں ملکر ماں باپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ تہران کا ریلوے سٹیشن بہت بڑا اور شور و غل والا ہے۔ سبھی جلدی میں تھے۔ کئی

تو چاہتے تھے کہ گاڑی میں سوار ہوں اور بعض چاہتے تھے کہ جلد تر سٹیشن سے باہر نکل جائیں۔ پرویز اور منیژہ تیز تیز چل رہے تھے تاکہ وہ اپنے ماں باپ سے پیچھے نہ رہ جائیں اور گم نہ ہوجائیں

ریلوے سٹیشن کے سامنے ایک بڑا میدان تھا۔ میدان کے بیچ میں بچّوں کی نظر ایک بُت پر پڑی۔ جوں ہی کہ پرویز نے یہ پوچھنا چاہا کہ یہ کس کا بُت ہے۔ اس کے باپ نے ایک ٹیکسی (TAXI) کو آواز دی اور سبھی اس میں سوار ہوگئے۔ جب ٹیکسی ایک سڑک سے گذر رہی تھی جس کے کنارے گھنے درخت لگے تھے، پرویز کے باپ نے کہا۔" بچو! یہ سڑک تہران کی سب سے لمبی سڑکوں میں سے ایک ہے۔ یہ ریلوے سٹیشن کے میدان سے شروع ہوتی ہے اور تجریش کے پُل تک ختم ہوجاتی ہے جو گرمی کے موسم میں تہرانیوں کی سیرگاہ ہے"۔

پرویز نے پوچھا!" ابّا جان! وہ بُت جو ریلوے کے میدان کے بیچ میں ہے کس کا بُت ہے؟" اس کے باپ نے جواب دیا!" یہ شہنشاہ آریہ مہر کے باپ رضاشاہ کبیر کا بُت ہے ایران کے ایک سرے سے دوسرے تک مہر ریلوے رضاشاہ کبیر کے زمانے میں بنائی گئی"۔

ٹیکسی تیزی سے چل رہی تھی۔ بچّے اونچی عمارتوں اور قسم قسم کی دکانوں کے دیکھنے میں محو تھے اور لال رنگ کی ڈبل منزلہ اومنی بسوں (OMNI BUSES) کی طرف اشارہ

کررہے تھے۔ آخر ٹیکسی ایک بُلند عمارت کے سامنے ٹھہر گئی۔ سبھی تیزی کے ساتھ سیڑھیوں سے اُوپر چڑھ گئے اور اپنے نئے گھر میں داخل ہوگئے۔ باپ بولا: "خوب! میرے بچو! تہران میں آنے پر تمھیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں نے سڑک کے سرے پر واقع مدرسے میں تمہارے نام بھی لکھوا دئے ہیں۔ تمھیں چاہیئے کہ جمعرات (ویروار) سے اس مدرسے میں جانا شروع کردو۔ تاکہ تم اپنے سبقوں میں پیچھے نہ رہو۔ کل شکروار (جمعہ) ہے۔ ہم سب مل کر تہران دیکھیں گے۔"

معانی مشکل الفاظ: سوت = سیٹی۔ ریل گاڑی کے انجن کی آواز (WHISTLE)؛ ورود قطار: گاڑی کا پہنچنا؛ ایستگاہ: سٹیشن؛ راہِ آہن: ریلوے؛ دنبال: پیچھے؛ آقا: جناب؛ ادارہ: دفتر، محکمہ؛ بسر بردند: بسر کرچکے تھے۔ بسر بودند غلط ہے اس کی جگہ بسر بردند پڑھیں؛ کمک: مدد؛ شلوغ: پُر شور؛ عجلہ: جلدی؛ مے خوانند کی جگہ نمے خوانند پڑھیں؛ شُدند کی جگہ "شوند" پڑھیں؛ عقب: پیچھے؛ جلو: سامنے؛ مجسّمہ: بُت؛ تاکسی: ٹیکسی (TAXI)؛ خیابان: سڑک؛ تجریش: نامِ پُل؛ تابستان: گرمی کا موسم؛ محل گردش: سیرگاہ، گھومنے کا مقام؛ غرقِ تماشا: دیکھنے میں محو؛ ساختمان: عمارت؛ مغازہ: دوکان؛ اتوبس: اوٹوبس، اومنی بس؛ قرمز: سُرخ۔ لال؛ اسمتان:

تمہارے نام :: "شنبہ" کی جگہ "پنج شنبہ" پڑھیں :: پنج شنبہ : جمعرات ۔ ویروار ::

پُرسش

(سوالات)

۱۔ چرا پدر پرویز بہ تہران آمدہ بُود ؟

جواب: آقائی یگانہ پدر پرویز را از طرفِ ادارہ برائے چند ماہ بہ تہران فرستادہ بُودند۔

۲۔ چرا پدر پرویز زن و بچہ ہالیش را بہ تہران خواستہ بُود؟

جواب: پدر پرویز زن و بچہ ہالیش را بہ تہران خواستہ بود تاہم مدتے باہم در پایتختِ ایران یعنی تہران بسر برند۔

۳۔ چرا در ایستگاہ ہمہ عجلہ داشتند ؟

جواب: در ایستگاہ ہمہ عجلہ داشتند زیرا بعضے مے خواستند کہ بہ عجلت سوار قطار شوند و بعضے دیگر مے خواستند کہ زودتر از ایستگاہ بیروں روند۔

۴۔ در میدانِ ایستگاہ راہِ آہن تہران مجسمۂ چہ کسی دیدہ مے شود؟

جواب: در میدانِ ایستگاہ راہِ آہن تہران مجسمہ رضا شاہ کبیر پدر شاہنشاہ آریہ مہر دیدہ مے شود۔

۵۔ غرق تماشا بودند یعنی چہ؟

جواب: بچّہ ہائے آقائی یگانہ غرقِ تماشائی عماراتِ بلند و دوکاناتِ گوناگوں بوُدند۔

تکلیف شب اوّل

ورود: خروج: مسافرانِ اتوبوس رابوقتِ ورود وخروج خیلے دقّت درپیش باشد۔

تند: آہستہ: درشہرِ بزرگ مارا باید آہستہ راہ رویم۔

پائین۔ بالا: برادرم احساسِ شدّتِ سرماکردہ بالا رفت تا برسقف نشنید۔

عقب: پیش: درپیشِ خانۂ ما بلغے دلکش وروح فزا است۔

پرسید: پاسخ داد: چوں آموزگار ازمن چیزے پرسید من فی الفور پاسخ دادم۔

طولانی: کوتاہ: در دیہات خیابان ہا بمقابلۂ قصبات کوتاہ باشد۔

ختم مے شود: شروع مے شود: امتحاناتِ مدارس بالعموم در آخرِ فصلِ سرما شروع مے شود۔

پُر: خالی: مراظرفِ خالی بدہ تا شیر در آں اندازم۔

فردا: دوش: دوش چوں از ادارہ بازمے آمدم حادثہ اے در راہ رُود داد۔

تکلیف شب دوم:

۱۔ راہِ آہن سرتاسری ایران درزمانِ کدام بادشاہ ساختہ شد؟

جواب : راہِ آہن سرتاسری ایران در زمانِ رضاشاہ کبیر ساختہ شد۔

۲۔ نام پدر شاہنشاہِ آریہ مہر چیست ؟

جواب : نام پدر شاہنشاہِ آریہ مہر رضاشاہ کبیر است۔

۳۔ برائے آں کہ بچہ ہا از درس عقب نمانند آقائی یگانہ چہ کردہ بود ؟

جواب : آقائی یگانہ اسم ہائی بچہ ہا را در مدرسۂ سرِ خیابان نوشتہ بود تا از پنج شنبہ (جمعرات)، باید بہ آں مدرسہ بروند و از درس عقب نمانند۔

۴۔ (i) تہران پایتخت ایران است

(ii) نزدِ ایست گاہ راہِ آہن در تہران خیابان پُرشجر است کہ خیلے طویل است۔

(iii) بچہ ہائی آقا یگانہ بطرفِ اتوبوسہا اشارہ کردند

(iv) گوناگوں عمارات بلند در تہران قابل دید باشد۔

(v) مجسمۂ رضاشاہ کبیر در وسطِ میدانے بزرگ نزد ایست گاہ تہران است۔

۸- پائتخت ما تہران

گردش در تہران

تہران کی سیر

جمعہ کے دن سیر اور نظاروں کے شوق میں بچّے جلدی جاگ اُٹھے اور تیار ہو گئے۔ جناب یگانہ نے کہا ! " آج دُکانیں دوپہر تک کھُلی ہیں۔ بہت خوب ! دوپہر سے پہلے پہلے عمارتوں اور دُکانوں کو دیکھیں گے۔" یہ فیصلہ ہوا کہ شہر کے بیچ تک ٹیکسی میں جائیں اور وہاں سے جس جگہ چاہیں پیدل جائیں۔

جس وقت ٹیکسی چوڑی سڑک پر پہنچی جس کے درمیان میں باغیچہ لگا ہوا تھا۔ پرویز کے باپ نے کہا ! " یہ شاہ رضا سڑک ہے۔ وہ بڑا باغ جو تم سڑک کے اس طرف دیکھ رہے ہو تہران یونیورسٹی ہے۔ یہ ایران کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے"۔

ٹیکسی بڑی تیزی سے آگے جا رہی تھی۔ ابھی کچھ بھی وقت نہ گذرا تھا کہ وہ ایک بہت بڑے میدان میں پہنچ گئے۔ پرویز نے خوش ہو کر کہا: " یہ فردوسی کا بت ہے۔ میں نے اس کی تصویر کئی بار دیکھی ہے"۔

اس کے باپ نے جواب دیا: "ہاں بیٹا! تو نے ٹھیک سمجھا۔ یہ سڑک بھی جس پر ہم اب چل رہے ہیں فردوسی سڑک ہے"۔

ٹیکسی اسی طرح آگے جا رہی تھی۔ آخر ایک بڑے چوک میں پرویز کے باپ کی ہدایت کیمطابق ٹیکسی رُک گئی۔ سبھی پیدل چلنے لگے۔ جناب یگانہ صاحب بولے! "اب ہم شہر تہران کے مرکز میں ہیں۔ چیزیں خریدنے کے لئے لوگ شہر کے اِسی حصّے میں آتے ہیں یہ استانبول سڑک ہے"۔ ابھی وہ اس سڑک کے شروع میں ہی تھے کہ بچّوں کی نظر ایک بہت اونچی عمارت پر پڑی۔ منیژہ نے پوچھا! "ابّا جان! یہاں کس کا گھر ہے؟" اس کے باپ نے جواب دیا: "یہاں کسی کا گھر نہیں ہے۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، اس کی نیچے کی منزل میں ایک دوکان ہے۔ اس کی دوسری منزلوں میں بھی دفتر، سکول اور اس قسم کی چیزیں ہیں۔ شہر کے مرکز کی سڑکیں زیادہ تر کام کاج کی جگہیں ہیں اور لوگ ان سڑکوں پر کم ہی گھر بناتے ہیں"۔

بچے اپنے ماں باپ کیساتھ قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھ رہے تھے۔ کبھی کبھی وہ کھیل کا سامان بیچنے والی دکانوں کے شیشوں کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور دیکھتے۔ تھوڑی دیر بھی نہ گذری تھی کہ ایک اور بڑے چوک میں پہنچ گئے۔ یہاں زیادہ بھیڑ بھاڑ تھی۔ لوگ پاسبان کی راہنمائی سے یا چراغ کی نشانی سے سڑک کی ایک طرف سے دوسری طرف جا رہے تھے۔ جس وقت سبھی سڑک کے اُس پار پہنچے

جناب یگانہ نے کہا! "پرویز جان! یہ جگہ شاہ آباد سڑک ہے۔ تہران کے زیادہ تر مشہور کتب فروش اس سڑک پر ہیں۔ ہر قسم کی کتاب جو تو چاہے ان کتب فروشوں سے حاصل کرسکتا ہے"۔

منیژہ اور یگانہ کی بیوی آگے آگے اور پرویز اور اس کا باپ عین ان کے پیچھے پیچھے جارہے تھے۔ اچانک منیژہ نے اپنی ماں کا ہاتھ کھینچا اور کہا! "ماں! ماں! دیکھو، کیا خوبصورت فوارے ہیں! وہ کون سی جگہ ہے؟" اس کی ماں نے جواب دیا! "میرا خیال ہے۔ میدانِ بہارستان ہوگا"۔ اس کے باپ نے کہا! "ٹھیک ہے۔ یہ جگہ میدانِ بہارستان ہے۔ اور وہ سامنے والا باغ بھی قومی مجلس شوریٰ ہے"
.(THE FIRST HOUSE OF PARLIAMENT)

اس جگہ جناب یگانہ اور ان کا کنبہ (FAMILY) دوسری بار ٹیکسی میں سوار ہوگئے۔ پرویز جب دیکھنے میں بہت محو تھا بولا: "کیا اچھا ہوا کہ ہم تہران میں آئے اور نزدیک سے اس شہر سے واقف ہوگئے واقعی یہ بڑا بھی ہے اور خوبصورت بھی!"۔

معانی مشکل الفاظ:۔

گردش: سیر ÷ ظہر: دوپہر ÷ پہنی: چوڑی ÷ دانش گاہ: یونیورسٹی آرے: ہاں ÷ الآن: اب ÷ چہار راہ: چوک، چوراہا ÷ دستور: ہدایت، حکم ÷ قسمت: حصہ ÷ طبقۂ پائیں: نیچے کی منزل ÷ آموزش گاہ: درس گاہ، سکول ÷ قبیل: قسم ÷ جمیعت: بھیڑ، ہجوم ÷ معروف: مشہور ÷ خانم: بیوی ÷ قشنگ: خوبصورت ÷ مجلس شورائے ملی۔

ایران کی پارلیمنٹ (NATIONAL CONSULTATIVE ASSEMBLY)
خانوادہ : خاندان، گھر، کنبہ ؛ آقائے یگانہ : جناب یگانہ، یگانہ صاحب

پُرسش

(سوالات)

۱۔ نام خانوادہ ای کہ در تہران گردش کردند چہ بود؟
جواب: خانوادۂ آقائی یگانہ پدر پرویز در تہران گردش کردند و اراکین آں خانوادہ بودند: آقائی یگانہ پدر پرویز، مادر پرویز، پرویز، منیژہ یعنی خواہر پرویز)
۲۔ دانش گاہ تہران در کدامیک از خیابانہای آں قرار دارد؟
جواب: دانش گاہ تہران در خیابانِ شاہ رضا قرار دارد؟
۳۔ در کدامیک از خیابانہای تہران کتاب فروشی بسیار دیدہ مے شود؟
جواب: در خیابانِ شاہ آبادِ تہران کتاب فروشی بسیار دیدہ مے شود۔
۴۔ اولین نشانہ ای کہ منیژہ از میدانِ بہارستان دید چہ بود؟
جواب: اولین نشانہ کہ منیژہ از میدانِ بہارستان دید فوارہ ہائی قشنگی بود۔
۵۔ مجلس شورٰی ملی در کدام میدانِ تہران قرار دارد؟

جواب: مجلسِ شورای ملی در میدانِ بهارستانِ تہران قرار دارد۔

تکلیف شب اوّل:۔

۱۔ چرا تہران را پایتخت ایران مے گویند۔؟

جواب: تہران را پایتختِ ایران مے گویند زیرا این بزرگ ترین شہرہائے ایران است کہ آں جا از صدہا سال شاہاں وحکمراناں بر تخت نشستہ حکومت کردہ اند۔

۲۔ آقای یگانہ چند دختر وچند پسر داشت ونام آں ہا چہ بود؟

جواب: آقائ یگانہ یک دختر داشت کہ نامش منیژہ بود۔ آقا یگانہ یک پسر داشت کہ نامش پرویز بود۔

۳۔ چگونہ پرویز مجسمۂ فردوسی راشناخت؟

جواب: پرویز مجسمۂ فردوسی راشناخت زیرا او عکس آں را زیاد دیدہ بود۔

۴۔ اگر در تہران بخواہید کتاب بخرید بہ کدام خیابانِ آں خوا رفت؟

جواب: برائے خریدن کتاب در تہران ما بہ خیابان شاہ آباد خواہیم رفت۔

۵۔ مردم شہر تہران بیشتر در کدام قسمتِ شہر زندگی مے کنند؟

جواب: مردم شہر تہران بیشتر در خیابانِ استانبول زندگی مے کنند کہ آں در مرکزِ شہر تہرانِ قرار دارد۔

۶۔ از کجا مے شود فہمید کہ پرویز از نیکہ بہ تہران آمدہ بود راضی بود؟

جواب: پرویز در تہران مشغولِ تماشا بودہ گفت:

"چہ قدر خوب شد کہ ما تہران آمدیم و از نزدیک با ایں شہر آشنا شدیم۔ واقعاً کہ ہم بزرگ ست وہم زیبا!"

از الفاظ مذکورہ بالا مے تواں فہمید کہ پرویز از سیر و تماشائے تہران راضی بود۔

تکلیف شب دوم:

در فصلِ بہار نظارہ ہائے کشمیر و بالخصوص شہر سرینگر دیدنی است۔ اہل سرینگر برائے لُطفِ دیدارِ شگوفہ ہا بہ باغات مے روند۔ مرد و زن، پیر و برنا، اعلیٰ و ادنےٰ، امیر و فقیر ہمہ سکّانِ سرینگر بہ بادام واری بروند کہ آنجا ہمہ باغات گرد کوہ ماراں باشد۔ ہمہ فرحاں و شاداں اوقاتِ خود را صرف نمایند۔ کودکاں چالیک بازی مے کنند۔ بعضے بہ بادبدک مصروف باشند۔

۹۔ سفری بہ شیراز

شیراز کا سفر

(سعدی اور حافظ کا شہر)

عید میں دو دن رہ گئے تھے کہ جناب محمدی اور ان کا کنبہ گاڑی میں سے تہران آئے۔ تہران میں وہ آٹو بس (AUTO-BUS) میں سوار ہو گئے اور شیراز کو چلے گئے۔ جناب محمدی کے بھائی نے انہیں دعوت دی تھی کہ وہ عید کی چھٹیاں شیراز میں گذاریں۔ ماہِ فروردین کے پہلے دن محمدی صاحب اپنی بیوی اور بچوں علی اور پروین کے ساتھ شیراز میں پہنچ گئے۔ دونوں خاندان ایکدوسرے کو ملکر بہت خوش ہوئے۔

اگلے دن صبح سبھی اکٹھے شیراز کے خوبصورت شہر کو دیکھنے گئے۔ پہلے شاہ چراغ کی زیارت کی۔ اس کے بعد پارس (ایران) کا عجائب گھر (MUSEUM) دیکھنے گئے۔ اس کے بعد زند سڑک پر قدم رکھے اور اس کے گُل صلیبی دیکھے۔ ناشتے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ سعدی اور حافظ کے مقبروں کو دیکھنے جائیں۔ حافظ کے مقبرے کے

خوبصورت باغ میں لوگوں کی بھیڑ تھی جو اُسے دیکھنے آئے تھے۔ بعض لوگ اس کا فوٹو لے رہے تھے اور کئی دیوانِ حافظ کو کھولے شعر پڑھ رہے تھے۔

سعدی کے مقبرے پر بھی خوب رونق تھی۔ لوگ اس کے رنگارنگ پھولوں والے باغیچے میں ٹہل رہے تھے۔ جس وقت جناب محمدی کے کنبے کے اراکین ٹیکسی سے اُترے تاکہ سعدی کے مقبرے پر جائیں۔ علی اس شعر کو جو مقبرے میں داخل ہونیکے دروازے پر لکھا تھا بلند آواز کیساتھ پڑھنے لگا:-

ہ شیراز کے سعدی کی قبر (مٹی) سے عشق کی بُو آئے گی اگر تو اس کی موت کے ہزاروں سالوں کے بعد بھی اسے سونگھے گا۔

مقبرے کی دیوار اور برآمدے پر بھی خوبصورت اور دلکش شعر لکھے ہوئے تھے۔ سب جگہ ہریالی ا پھول ہی پھول تھے۔ بچے ہر طرف دوڑ رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ بڑے بھی گفتگو اور شعر پڑھنے میں مشغول تھے۔ اچانک علی بولا: چچا جان! کیا شہر ہے! خوبصورت بھی ہے اور دلربا ہوا بھی رکھتا ہے۔ یقیناً اسی کے لئے ہی تھا جس کے بارے میں حافظ نے کہا:

ہ واہ وا شیراز! اس کی بے مثال صورت! اے خدا اسے زوال سے بچائے رکھ!

آفتاب کے غروب ہونے پر سبھی شیراز کی طرف چل پڑے۔ شیراز کا آسمان سُرخ رنگ کیساتھ خوبصورت دکھائی دے

رہا تھا۔ جب وہ شہر میں پہنچے تو بچوں کا چچا سب کو فالودہ کھلانے کے لئے لے گیا۔ جناب محمدی صاحب نے کہا: "بچو! کل تختِ جمشیدی دیکھنے جائینگے اور تم ان مشہور ویرانوں کو نزدیک سے دیکھو گے۔"

پروین بولی: کیا ہم نے یہ سارا راستہ اس لئے طے کیا ہے کہ کسی اُجڑے ہوئے مقام (ویرانہ) کو دیکھیں؟ ویرانہ تو دیکھنے کی کوئی چیز نہیں۔"

علی نے کہا: "تو کیا کہتی ہے؟ تخت جمشید کے ویرانے ان ویرانوں میں سے نہیں جو تو خیال کرتی ہے کہ دیکھے گی۔"

معانی مشکل الفاظ:-

انوار اتوبس کی جگہ "اتوبوس" پڑھیں۔ اتوبوس: اومنی بس۔ آٹوبس ÷ آقائی: جناب، صاحب ÷ تعطیلات: چھٹیاں رُخصتیں ÷ ہمسر: بیوی ÷ شاہ چراغ: حضرت رضاؑ کے بھائی کے مزار کا نام ÷ بازدید: دیکھنا ÷ موزہ: عجائب گھر (MUSEUM) ÷ سپس: اس کے بعد، پھر ÷ ساعت گل: گلِ صلیبی، ایک قسم کا پھول جو حضرتِ مسیح کے آلاتِ عقوبت سے مشابہ تھا۔ (PASSION FLOWER) ÷ ناہار: ناشتہ ÷ آرام گاہ: مقبرہ ÷ عکس: فوٹو (PHOTO) ÷ جمیعت: بھیڑ ÷ ورود: داخل ہونا ÷ خاک: مٹی، قبر ÷ مرگ: موت ÷ پس: بعد ÷ بوئی: تو سونگھے ÷ ایوان: برآمدہ ÷ لابد: بے شک ÷ نگہ دار: بچا

(نکہ کی جگہ نگہ پڑھیں)۔ "بودند" کی جگہ "بردند" پڑھیں یعنی لیگئے
خرابہ : ویرانہ ؛ معروف : مشہور
نوٹ :۔ آخری سطر کے لفظ 'نیست' کو اس سے پہلی سطر میں لفظ "خرابہ ہای" کے بعد پڑھیں۔ یعنی "خرابہ ہای نیست"۔

پُرسش
(سوالات)

۱۔ علی و پروین درکدام شہر زندگی مے کردند ؟
جواب : علی و پروین در شہر تبریز زندگی مے کردند ؟
۲۔ خانوادہ محمدی چگونہ از تبریز بہ شیراز رفتند ؟
جواب : خانوادہ محمدی بہ قطار از تبریز بہ تہران آمدند۔ در تہران ایشاں سوار اتوبوس شدند و بہ شیراز رفتند۔
۳۔ ساعت گل شیراز درکدام خیابان قرار دارد ؟
جواب : ساعت گل شیراز در خیابان زند قرار دارد ؟
۴۔ بر در آرام گاہ سعدی چہ شعرے نوشتہ شدہ است ؟
جواب : بر در آرام گاہ سعدی شعر مذکورہ ذیل نوشتہ شدہ است :
زخاک سعدی شیراز بوئے عشق آید
ہزار سال پس از مرگ وی گرش بوُئی
۵۔ حافظ در بارہ شیراز چہ گفتہ است ؟

جواب: درباره شیراز حافظ گفته است؟

خوشا شیراز وضع بے مثالش
خداوندا نگہ دار از زوالش

تکلیف شب اوّل:-

۱- شیراز را شہر سعدی و حافظ مے گویند زیرا کہ سعدی و حافظ دو مشہور ترین شعرائے شیراز اند۔ در کلام ایشاں ذکرِ شیراز جا بجا مے آید۔ برائے شیراز ایشاں محبّت بیحد داشتند۔

۲- علی از شہر شیراز خوششش آمدہ بود زیرا ایں شہر در نظرش بے مثال بود۔ ہم قشنگ بود و ہم ہوائے خوبی داشت۔

۳- ہنگامِ غروب آسمانِ شیراز بہ رنگ سُرخ و زیبا در آمدہ بود۔

۴- علی گفت: "خرابہ ہائے تختِ جمشید از آں خرابہ ہائی کہ تو خیال مے کنی نیست" زیرا خواہر او پر دین خرابہ ہا را نہ پسندید۔ او از حقیقت نا بلد بود۔

ایں سال مے خواہم در تعطیلات گرما بہ شملہ روم۔
موزہ کہ در لاہور قرار دارد مشہورِ عالم است۔
برائے دیدار دوستانِ قدیم دلِ من مے تپد۔
زیارتِ مقابر بزرگاں بر ما واجب است۔
در آسمان ستارہ ہائے بیشمار باشد کہ از آفتاب ہم بزرگ تر است۔ تحفظِ خرابہ ہائے قدیم فرضِ اہم حکومت است۔

چوں ناگہاں یادِ ے کہن دیدم دل من بسیار شاد شُد۔
حافظ در غزل گوئی شاعر بیمثال است۔

تکلیف شب دوّم:-

آقای محمدی مع خانواده برائے دیدن شیراز بہ تہران آمدند
علی و پروین پسر و دختر آقای محمدی بودند۔
آقای محمدی و بچگانِ او زیارتِ شاہ چراغ کردند۔
ایشاں ساعت گل راہم در خیابان زند دیدند۔
آرام گاہِ سعدی در باغیچۂ قرار دارد۔
تختِ جمشید کہ در ایران است از خرابہ ہائے معروفِ عالم است۔
حافظ در توصیفِ شیراز بسے اشعار نوشتہ بود۔

۱۰۔ سفری بہ شیراز

شیراز کو سفر

تختِ جمشید

صبح نو بجے سبھی تختِ جمشید میں تھے۔ پتھر کی بڑی بڑی سیڑھیوں سے اوپر چڑھ گئے۔ بڑے ستونوں کو دیکھا جن کی چوٹیاں آسمان تک پہنچی ہوئی تھیں۔ پتھر کی ایک دیوار پر ایران کے بڑے شہنشاہ دارا کی تصویر دکھائی دے رہی تھی کہ تخت پر بیٹھا ہے۔ شاندار ستونوں کی چوٹیاں گوشوں اور کناروں پر نظر آ رہی تھیں۔ سبھی خاموش تھے۔ کوئی بھی کچھ نہ کہتا تھا۔ علی پر عجب حالت طاری تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ غمزدہ نہیں ہے۔ وہ کسی چیز سے ڈرتا نہیں ہے۔ وہ کسی درد میں مُبتلا نہیں۔ صرف یہ محسوس کرتا تھا کہ اس پر عجیب حالت اور خوشی کا عالم طاری ہے۔

آخر علی کے چچا نے پھر خاموشی کو توڑا اور پوچھا: "اچھا، علی جان! کہو، میں دیکھوں کہ تختِ جمشید کے بارے میں تو کیا جانتا ہے"۔ علی نے اپنی آواز کو صاف کیا اور بولا! "تقریباً دو ہزار پانچ سو سال ہوئے تختِ جمشید عظیم درجہ دارا کے حکم پر

بنایا گیا۔ ایران کے بادشاہ گرمی کا موسم یہاں گذارتے تھے۔ ناظر رجسٹری (NOTARY PUBLIC) کا بڑا کمرہ وہ ہال (HALL) تھا جس میں جشن اور دعوتیں ہوتی تھیں"۔

محمدی کی بیوی بولی! "علی جان! اسی جگہ جہاں ہم کھڑے ہیں ہال کمرہ ہے جس کے صرف یہ ستون باقی رہ گئے ہیں۔ یہ وہی پتھر کی سیڑھیاں ہیں جن سے دُور و نزدیک کے ملکوں کے حکمران اور سفیر اوپر چڑھتے تھے اور شہنشاہِ ایران کی خدمت میں پہنچتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہخامنشی بادشاہوں کے دربار میں نوروز منانے کی رسوم خاص شان و شوکت رکھتی تھیں۔ یہ تصویریں جو تو سیڑھیوں کی دیوار پر دیکھ رہا ہے زیادہ تر ان ہی رسوم کا پتہ دیتی ہیں"۔

پروین نے اپنے ارد گرد دیکھا۔ وہ ہال کمرے کو اُسی قدیم شان و شوکت کیساتھ دیکھ رہی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ کیوں سبھی تختِ جمشید کے ویرانوں کو دیکھنے کے لئے آنا چاہتے ہیں۔

ناشتے کے بعد سبھی نقشِ رُستم کو دیکھنے گئے جو تختِ جمشید کے نزدیک ہے۔ بزرگ دارا، خشایارشا (xerxes) اور دارا سوم کے مقبروں کو دیکھا۔ یہ تینوں مقبرے پہاڑ کے بیچ میں واقع ہیں۔ اُن کے آس پاس اب بھی پُرانے نقش بخوبی دکھائی دیتے ہیں۔

آفتاب کے غروب ہونیکے وقت مسافر شیراز کو واپس آگئے راستے میں تختِ جمشید، شیراز کی خوبصورتی اور اس کے لوگوں کے ہُنر

کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ محمدی کی بیوی نے کہا! "سچ مچ اب ہم تحفہ لیجانے کی فکر کریں"۔

بچّوں کا چچا بولا: "تم جانتے ہو کہ شیراز کی مرصع کاری مشہور ہے۔ تم ڈبیا، فریم (FRAME) اور منقش انگوٹھی خرید سکتے ہو۔ یہ ایک اچھا تحفہ بھی ہے اور شہرِ شیراز کی یادگار بھی"۔ اُسی رات انہوں نے بعد کے دنوں کا پروگرام بنایا۔ یہ فیصلہ ہوا کہ کسی دن شیراز کے مشہور باغوں کو بھی دیکھنے جائیں۔ علی کے چچا نے کہا: "تم سچ کہتے ہو۔ وکیل بازار اور مسجد وکیل بھی یقیناً دیکھنے جو ایران کی نہایت خوبصورت مسجدوں میں سے ایک ہے"۔

محمدی کی بیوی بولی: "ہم آپ کے بہت شکر گذار ہیں کہ آپ نے ہمیں اس خوبصورت اور تاریخی شہر میں آنے کی دعوت دی لیکن آپ بھی وعدہ دیں کہ گرمی کے موسم میں آپ تبریز آئینگے، کیوں کہ تبریز بھی شیراز کی طرح ایک قدیم شہر ہے اور بہت سے قابلِ دید مقام رکھتا ہے"۔

معانی مشکل الفاظ :-

ساعت : گھنٹہ، بجے، گھڑی ؛ پلّہ : سیڑھی ؛ دار یوش : دارا به چشم مے خورد : دکھائی دیتی ہیں (چوٹیاں) ؛ ساکت : خاموش دست دادہ است : حاصل ہوئی ہے ؛ سکوت : خاموشی ؛ دستور : حکم، ہدایت ؛ تابستاں : گرمی کا موسم ؛ سر دفتر :

ناظر رجسٹری تمسکات (کاغذات قانونی) (NOTARY PUBLIC)
تالار: کمرہ ÷ آپادونا: ہال۔ بڑا کمرہ ÷ پذیرائی: استقبال،
دعوت، ضیافت ÷ خانم: بیوی ÷ الآن: اب، اس وقت ÷
فرستادہ: سفیر، ایلچی ÷ کشور: ملک ÷ مراسم: رسوم، رسمیں
برگزاری: منانا ÷ نوروز: پارسیوں کا سال کا پہلا دن جو
خوشیوں کے ساتھ منایا جاتا ہے ÷ ہخامنشی: ایران کے ایک
قدیم شاہی خاندان کا نام ÷ خرابہ: ویرانہ ÷ آرام گاہ: مقبرہ ÷
خشا یارشا: ایران کے قدیم بادشاہ کا نام (xerxes) ÷ سوغات
تحفہ ÷ خاتم کاری: مرصع کاری، زیور میں موتی ہیرا وغیرہ جڑنا ÷
جعبہ: ڈبیا ÷ قاب: فریم یا بکس (FRAME OR CASE) عکس: فوٹو
گراف، تصویر ÷ برنامہ: پروگرام (PROGRAMME) ÷ حتماً: یقیناً
متشکر: شکر گذار ÷ ممنون ÷ زیرا: کیوں کہ ÷ دیدنی: قابل
دید۔ دیکھنے کے لائق ÷

پُرسش

(سوالات)

۱۔ تختِ جمشید بہ فرمانِ کدام پادشاہ ساختہ شد؟
جواب: تختِ جمشید بہ فرمانِ داریوش، شہنشاہِ بزرگِ
ایران ساختہ شد
۲۔ تختِ جمشید چند سال پیش ساختہ شُد؟

جواب : تخت جمشید تقریبًا دو ہزار و پانصد سال پیش ساختہ شد
۳- تالار آپادنا در زمانِ پادشاہانِ ہخامنشی چہ اہمیّت داشت ؟
جواب : در زمانِ پادشاہانِ ہخامنشی جشن ہا و پذیرائی ہای بزرگ در تالارِ آپادنا برگذار مے شد-
۴- بر روی دیوار پلہ ہای کہ بہ تالار آپادنا مے رسد چہ نقشہائی دیدہ مے شود ؟
جواب : نقشہائی کہ بر روی دیوار پلہ ہای (کہ بہ تالار آپادنا مے رسد) دیدہ مے شود مراسم برگذاری نوروز (در زمانِ شاہان ہخامنشی) را نشان مے دہد-
۵- آرام گاہ کدام یک از پادشاہان در نقش رستم است ؟
جواب : در نقش رستم سہ آرام گاہِ پادشاہان است یعنی آرام گاہِ داریوش بزرگ، آرام گاہِ خشا یارشاہ و آرام گاہِ داریوش سوم-
۶- در راہِ شیراز گفتگو از چہ بود؟ مادر علی چہ گفت ؟
جواب : در راہِ شیراز گفتگو از تخت جمشید و زیبائی شیراز و ہنر مردم آں بود- مادر علی گفت : " راستی، ما باید بہ فکرِ سوغات ہم باشیم "
۷- عموی علی سفارش کرد از چہ جا ہای دیگری دیدن کنند ؟
جواب : عموی علی سفارش کرد کہ از بازار وکیل و مسجد وکیل

دیدن کنند۔

تکلیف شب اوّل؛

تختِ جمشید بہ فرمانِ داریوش بزرگ ساختہ شد۔ این ستونہای عظیم دارد۔ تالارِ آں را آپادنا گویند کہ در آں جشنہائے و پذیرائی ہای بزرگ برگزار مے شد۔ برگذاریٔ نو روز و دیگر مراسمِ کہن در دربارِ شاہانِ ہخامنشی شکوہ و عظمت خاصی داشت۔ تختِ جمشید یادگارِ معروفِ ایران است ۔ نقشِ داریوشِ بزرگ نشستہ بر تخت خیلے دلکش و دیدنی است ۔

تکلیف شب دوم؛

(I) ا۔ داریوش فرمان داد تا تختِ جمشید راساختند

۲۔ ہمہ بہ نقشِ رستم رفتند و آرام گاہِ داریوش بزرگ و خشتا پارشاد داریوش سوم را دیدند۔

۳۔ آقای محمدی ہماں شب برنامۂ روزہائے بعد را ترتیب داد۔

۴۔ عموی بچہ ہا گفت باید بازار وکیل و مسجد وکیل راہم بنید۔

۵۔ مسافرانِ شیراز برائے سوغات جعبہ وقاب عکس خاتم خریدند۔

II (۱) دُزد در وسطِ شب بخانۂ اُو وارد شد و

اشیائے گراں بہا دُزدید و فرار شُد۔
۲۔ ستونہائے عمارت سر بہ آسمان کشیدہ است۔
۳۔ بوقتِ گردش در باغ نظارہ ہائے دلکش بہ چشم مے خورد۔

۱۱- کوچ پرستوہا

(ابابیلوں کا نقلِ مکان)

بہار کے شروع میں جب ہوا پھر پُر لطف ہو جاتی ہے۔ درخت اور پودے ہرا لباس پہن لیتے ہیں اور بادام کے درخت پر کلیاں ظاہر ہو جاتی ہیں تو ابابیلیں، یہ محبت بھرے اور پیار کے قابل پرندے، دور دراز کے سفر سے واپس آجاتے ہیں۔

سفر سے واپس آنے پر اِن مسافروں کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ اپنے پچھلے سال کے گھونسلوں کو ڈھونڈ پائیں۔ اگر ان میں کوئی خرابی دکھائی دے تو اس کی مرمت کریں اور اگر وہ تباہ ہو گئے ہوں تو انہیں نئے سرے سے بنائیں۔ جوان ابابیلیں بھی جنہوں نے پچھلا سال اپنے ماں باپ کے گھونسلے میں گذارا تھا اب کوشش کرتی ہیں کہ خود اپنے لئے ایک گھونسلا بنائیں۔

جُوں ہی گھونسلا بنانے سنوارنے کا کام ختم ہوا مادہ ابابیل انڈے دینے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ ہر ابابیل سفید رنگ کے چار سے چھ تک انڈے دیتی ہے اور بارہ دنوں کے عرصے تک اِن

پر سوتی ہے۔ اس مدت کے دوران نر ابابیل اپنی جوڑی (مادہ ساتھی) کے لئے خوراک مہیا کرتا ہے۔ جس وقت انڈوں سے چوزے باہر نکل آتے ہیں تو تین ہفتے تک کی مدت تک ماں باپ ان کو شکار کئے ہوئے کیڑے کھلا کھلا کر پالتے ہیں۔ اس کے بعد چوزے ماں باپ کے پیچھے اُڑتے ہیں اور ان کے شکار کرنے کے طور طریقے سیکھتے ہیں۔

ابابیلوں کی مادری محبت کی مثال دوسرے جانوروں میں نہیں ملتی۔ ایسی ابابیلوں کو دیکھا گیا ہے کہ جس وقت ان کا گھونسلا آگ میں جل رہا تھا تو وہ بے پروا ہو کر آگ میں کود پڑیں تا کہ اپنے چوزوں کو بچائیں۔

ابابیلیں بہار اور گرمی کے موسم کو آرام سے گذارتی ہیں صرف خزاں کے موسم میں انہیں مشکلات پیش آتی ہیں کیوں کہ اس وقت کیڑے مکوڑے کم پائے جاتے ہیں اور ہوا ٹھنڈی ہو کر چلنے لگتی ہے۔ مجبوراً ابابیلوں کو اپنے گھونسلے چھوڑنے پڑتے ہیں اور معتدل تر مقامات کی طرف کوچ کرنا پڑتا ہے۔ جب ان کے کوچ کرنے کا وقت آ جاتا ہے تو ان کے گروہ کے گروہ چھتوں پر یا ٹیلیفون اور ٹیلیگراف (TELEGRAPH) کی تاروں پر جمع ہو جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا سچ مچ اہم گفتگو میں مشغول ہیں۔ آہستہ آہستہ ان کی تعداد اور جذبہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک دن صبح جب سو کر اٹھتا ہوں تو ابابیلوں کا نام و نشان بھی نہیں پاتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابابیلیں کوچ کر گئی ہیں۔

اس لمبے سفر میں بہت سے خطرے ہوتے ہیں۔ پہلا خطرہ ہوا کی تبدیلیاں ہیں۔ دوسرا خطرہ شکاری پرندے مثلاً عقاب (EAGLE) گدھ اور چکور جو ان کی راہوں میں گھات لگاتے ہیں اور اچانک ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور اپنے خوفناک پنجوں کیساتھ ان کو اٹھالیجاتے ہیں۔

ان تمام خطروں کے باوجود زیادہ تر ابابیلیں اپنے سفر کو سلامتی کیساتھ انجام دیتی ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ان میں سے بعض (ابابیلوں) نے متواتر کئی سال کوچ کیا ہے اور ہر کوچ کے بعد اپنے گھونسلے میں واپس پہنچ گئی ہیں۔

وہ دُنیا جس میں ہم زندگی بسر کرتے ہیں، بہت سے عجائبات رکھتی ہے۔ ان میں سے ایک یہی ابابیلوں کی واپسی ہے۔ یہ چھوٹا سا جانور طویل مدت کے خاتمے اور ایک لمبا راستہ طے کرنے کے بعد بغیر غلطی کے دوبارہ نئے سال، گھونسلے میں واپس پہنچ جاتا ہے۔

ایک ابابیل نے ایک موچی کی دوکان کی چھت میں گھونسلا بنا رکھا تھا۔ اس موچی نے جو استراسبورگ کا رہنے والا تھا، ایک دلچسپ کام کیا۔ ابابیل کے کوچ کرنے کے وقت اس نے اس کے پاؤں پر ایک کاغذ باندھ دیا جس پر لکھا تھا: "ابابیل! تو کہاں جا رہی ہے؟" اگلی بہار میں جس وقت ابابیل کوچ سے واپس لوٹی تو جو کاغذ اس کے پاؤں پر بندھا تھا اس پر یہ لکھا

پڑھا گیا: " پیرہ کو نیکو پولوس کے گھر میں"۔ اس طریقے سے موچی سمجھ گیا کہ اس ابابیل کا موسم سرما کا گھونسلا اس کے موسم گرما کے گھونسلے سے سینکڑوں کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

معانی مشکل الفاظ:۔ اوائل: شروع ؛ بوتہ: پودا، بوٹا ؛ شگوفہ: کلی ؛ نخستین: پہلا ؛ لانہ: گھونسلا ؛ آسیب: خرابی، نقص ؛ خراب: تباہ، برباد ؛ بپایاں رسید: ختم ہوگیا ؛ تخم گذاری: انڈے دینا ؛ جوجہ: چوزہ حشرات: کیڑے مکوڑے ؛ دنبال: پیچھے ؛ ہمتا: برابر، مثال پائیز: خزاں ؛ بامہا: جمع بام کی، چھت ؛ سیمہا: جمع سیم کی تار ؛ تلفن: ٹیلی فون ؛ تلگراف: ٹیلیگراف ؛ عدّہ: تعداد جاذب: جذبہ ؛ اثر: نشان ؛ سفر درا کی جگہ سفر دراز پڑھیں طویل سفر ؛ کرکس: گدھ ؛ فرق: چکور ؛ کمین: گھات ؛ چنگالہای (چنگالہا غلط ہے) پنجے ؛ شگفتی ہا: عجیب وغریب باتیں، عجائبات ؛ فراواں: کثرت کیساتھ ؛ بازگشت: واپسی سپری شدن: ختم ہونا ؛ اشتباہ: غلطی، شک وشبہ، خطا۔ سقف: چھت ؛ کفشدوز: موچی ؛ جالبی: دلکش، دلچسپ زمستانی: سردی کے موسم کا ؛ تابستانی: گرمی کے موسم کا ؛ قبلی: پہلا، سابقہ۔

پُرسش

(سوالات)

۱۔ چہ وقت پرستوہا از سفر باز می گردند؟

جواب: پرستوہا در اوائل بہار از سفر باز می گردند۔

۲۔ نخستین کارِ پرستوہای از راہ رسیدہ چیست؟

جواب: نخستین کارِ پرستوہای از راہ رسیدہ این است کہ لانہ ہای سالِ گذشتہ خود را بیابند۔

۳۔ پرستوہای جوان کہ تازہ از راہ رسیدہ اند چہ مے کنند؟

جواب: پرستوہای جوان کہ تازہ از راہ رسیدہ اند باید کہ لانۂ نو برائے خود بسازند۔

۴۔ پرستوی مادہ چہ وقت بہ تخمگذاری مشغول مے شود؟

جواب: پرستوی مادہ بعد ساختن و پرداختنِ لانہ بہ تخمگذاری مشغول مے شود

۵۔ پرستوی مادہ چند روز رُوی تخمہا مے خوابد؟

جواب: پرستوی مادہ دوازدہ روز رُوی تخمہا مے خوابد۔

۶۔ وقتی کہ پرستوی مادہ رُوی تخمہا مے خوابد پرستوی نر چہ وظیفہ ای دارد؟

جواب: وقتیکہ پرستوی مادہ رُوی تخمہا مے خوابد پرستوئی نر برائے جفتِ خود غذا فراہم مے کُند۔

۷- چه چیز پرستو ها در میانِ جانورانِ دیگر ہمتا ندارد؟
جواب: عشقِ مادری پرستو ها در میانِ جانورانِ دیگر ہمتا ندارد۔
۸- چرا در آغازِ پائیز برائے پرستو ها دشواریهای پیش مے آید؟
جواب: در آغاز پائیز برائے پرستو ها دشواریهائی پیش مے آید زیرا در آں وقت حشرات کمیاب مے شود و ہوا رو بہ سردی مے رود۔
۹- پرستو ہا چہ وقت لانہ ہائی خود را ترک مے کنند؟
جواب: پرستو ہا در فصلِ پائیز لانہ ہائی خود را ترک مے کنند۔
۱۰- پرستو ہا در زمستان بہ کجاہے روند؟
جواب: پرستو ہا در زمستان بہ جا ہائی معتدل تر مے روند۔
۱۱- چہ خطر ہائی در راہ پرستو ہائی وجود دارد؟
جواب: در راہِ پرستو ہا خطراتِ بسیار وجود دارد اول خطرۂ تبدیلی ہوا است۔ خطرۂ دیگر از پرندگانِ شکاری است مثلاً عقاب، کرگس، قرق وغیرہ۔
۱۲- درختان جامۂ سبزی پوشند یعنی چہ؟
جواب: در آغازِ بہار ہمہ درختان و بوتہ ہا جامۂ سبز مے پوشند یعنی بر شاخ ہائی درختاں برگ ہائی سبز مے رویند برگ ہا جامۂ درختان و بوتہ ہا است۔
۱۳- درختِ بادام شگوفہ بر سر مے آورد یعنی چہ؟

جواب: درختِ بادام در فصلِ بہار ثمردار مے شود. ثمرِ آں مُشابہ به شگوفه است. بعد مدّتِ موزون آں ثمر یعنی شگوفہ سخت تر گردد و درمیان آں تخم باشد۔

تمرین : (EXERCISE)

1. افعال (VERBS) جو فارسی میں لکھی داستان میں استعمال ہوئے ہیں: (فعل وہ کلمہ ہے جس سے کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو) پرسیدند۔ رسیدی۔ جواب داد (یا صرف 'داد') گریختم۔ بہ بردم (پناہ بردم)۔ مے کردم (اندیشہ مے کردم) افتاد۔ گرفتہ بود۔ مے رفت۔ مے رسید۔ مے اُفتاد۔ مے آمد۔ مے کشید۔ شمردم۔ اُفتاد۔ نایستاد۔ رسید۔ رسانید۔ گفتم۔ نیستم۔ نرسیدم۔ برنداشتم

II. خالی جگہوں کو پُر کرو:

۱. کفشم پارہ شدہ بود، آں را بہ کفشں دوز دادم تا مرمّت کند۔

۲. وقتی کہ کار ساختن و پرداختن لانہ تمام شد، پرستوی مادہ بہ تخم گذاری مشغول مے شد۔

۳. یک روز صبح از خواب برمے خیزیم و از پرستوہا اثری نہ بینیم

۴. وقتی کہ ہوا رُو بہ سردی شود (سرد شود) پرستوہا بہ جاہائے معتدل تری کوچ مے کنند۔

III. پرندگان و جانوراں ہم برائے آرام و آسائش خود و بچگان خود

تعمیرِ خانہ کنند۔

پرداختنِ خانہ کارے سہل نیست. ہوائے معتدل را بسیار پسندم۔ در استعمال کارد احتمال آسیب باشد۔ بر تو اعتماد کامل داریم۔ در حمایت من چہ خواہی کرد؟ عوضِ محنت نقد یا جنس لازم است۔ سقفِ خانۂ شما کہن شدہ است و باید رمتِ آں بکنی. جذب و جوش برائے ہر نوع کامرانی لازم باشد۔ براستی، تو یارِ وفادار ہستی:

جواب: درختِ بادام در فصلِ بہار ثمردار مے شود. ثمرِ آں مُشابہ
بہ شگوفہ است۔ بعد مدّتِ موزوں آں ثمر یعنی شگوفہ سخت تر
گردد و درمیان آں تخم باشد۔

تمرین : (EXERCISE)

1. افعال (VERBS) جو فارسی میں لکھی داستان میں استعمال
ہوئے ہیں: (فعل وہ کلمہ ہے جس سے کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو)
پرسیدند۔ رسیدی۔ جواب داد (یا صرف 'داد') گریختم۔ بہ دم
(پناہ بردم)۔ مے کردم (اندیشہ مے کردم) افتاد۔ گرفتہ۔ بود۔
مے رفت۔ مے رسید۔ مے اُفتاد۔ مے آمد۔ مے کشید۔ شمردم۔
اُفتاد۔ نایستاد۔ رسید۔ رسانید۔ گفتم، نیستم، نرسیدم، برنداشتم

II. خالی جگہوں کو پُر کرو:

۱. کفشم پارہ شدہ بود، آں را بہ کفش دوز دادم تا مرمّت کند۔
۲. وقتی کہ کارِ ساختن و پرداختن لانہ تمام شد، پرستوی مادہ بہ تخم
گذاری مشغول مے شد۔
۳. یک روز صبح از خواب برخیزیم و از پرستوہا اثری نہ بینیم۔
۴. وقتی کہ ہوا رُو بہ سردی شود (سرد شود) پرستوہا بہ جاہائے معتدل تری
کوچ مے کنند۔

III. پرندگان و جانوراں ہم برائے آرام و آسائشِ خود و بچگانِ خود

تعمیر خانہ کنند۔

پرداختن خانہ کارے سہل نیست. ہوائے معتدل را بسیار پسندم۔ در استعمال کارد احتمال آسیب باشد۔ بر تو اعتماد کامل داریم۔ در حمایت من چہ خواہی کرد؟ عوضِ محنت نقد یا جنس لازم است۔ سقفِ خانۂ شما کہن شدہ است و باید رمتِ آں بکنی. جذب و جوش برائے ہر نوع کامرانی لازم باشد۔ براستی، تو یارِ وفادار ہستی:

۱۲- نامہ ای اصفہان (کشمیر)

فرانک اور سیمیندخت تہران کے ایک سکول میں پڑھتے تھے اور دونوں آپسمیں محبت رکھتے تھے۔ ایکدن سیمیندخت سکول آئی اور فرانک سے کہا: "میرے باپ کو کمپنی کی طرف سے جس میں وہ کام کرتا ہے ملازمت کے سلسلے میں اصفہان بھیجا گیا ہے۔ اور ہم سب جلد اصفہان چلے جائیں گے"۔ فرانک اور سیمیندخت نے باہم اقرار کیا کہ ایکدوسرے کو خط لکھیں گے اور انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

فرانک اپنے خطوط میں دوستوں کے حالات اور سکول سے متعلق خبریں بھی لکھتا تھا۔ سیمیندخت کے خطوط زیادہ تر شہر اصفہان اور اس کے نئے دوستوں کے بارے میں ہوتے تھے۔ اس جگہ ہم سیمیندخت کا ایک خط پڑھتے ہیں جس میں اُس نے اپنے دوست (فرانک) کو شہر اصفہان کے بارے میں واقفیت بہم پہنچائی ہے۔

جمعہ مورخہ ۱۴ آبان ۱۳۵۰

سیمبندخت ایران خواہ

اصفہان - چہار باغ۔ شمارہ ۸۷۵

میرے پیارے فرانک،

لگ بھگ ایک مہینہ ہوا کہ میں تم سے جُدا ہوئی۔ میرا دل کس قدر تمہارے محبت بھرے چہرے کو دیکھنے کے لئے بیتاب ہے: تم نہیں جانتے کہ تمہارا خط پہنچنے پر میں کس قدر خوش ہوئی، خاص طور پر جب اس کے ساتھ سب دوستوں اور ہم درسوں (ہم جماعتوں) کی سلامتی کی خوشخبری بھی تھی۔

تم نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ خوبصورت اور پیارے شہر اصفہان کے نظاروں کے بارے میں حالات لکھوں۔ تم جانتے ہو کہ اصفہان اتنا بڑا نہیں جتنا تہران ہے۔ لیکن تاریخی یادگاریں رکھتا ہے اور یہی تاریخی یادگاریں ہیں جو مسافروں کو دنیا کے کونے کونے سے اس شہر کی طرف کھینچ لاتی ہیں۔ میں اس عرصے کے دوران ان مشہور ترین یادگاروں کو کم ہی دیکھ سکی ہوں۔ میں نے ان یادگاروں کی تصویریں خریدی ہیں جو تمہارے لئے اس خط کیساتھ بھیج رہی ہوں۔ اصفہان بہت قدیم شہر ہے اور اس کی تاریخی یادگاریں تاریخ کے مختلف دَوروں (ادوار) سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ شہر ماضی میں کئی بار دارالخلافہ رہ چکا ہے لیکن جب صفوی خاندان کے بڑے بادشاہ شاہ عباس نے اسے اپنا دارالخلافہ بنایا تو اس کی شان وشوکت درجہ

کمال کو پہنچی۔ اس بادشاہ اور اس کے جانشینوں کے عہد میں اصفہان اس حد تک بڑھ گیا کہ اسے 'آدھی دنیا' کہہ کر پکارتے تھے۔ لیکن ایک شاعر نے اس سے بھی بلند تر ہو کر یوں کہا ہے ؎

اصفہان کو آدھی دنیا کہا جاتا ہے !!!
میں نے تو اصفہان میں سو جہاں دیکھے ہیں

شاید تم نے اب تک 'نقشِ جہاں' کے میدان کا نام سُنا ہوگا میدانِ نقشِ جہاں ایک بہت بڑا میدان ہے۔ پُرانے زمانے میں عید کے دنوں میں بازیگر اس میدان میں اپنے جوہر دکھاتے رہے ہیں۔ اور گھوڑ سوار گیند بلا کھیلتے رہے ہیں۔ اس میدان کے ارد گرد تاریخی عمارتیں کھڑی ہو گئی ہیں جن میں سے ہر ایک کو اپنے آپ میں فنِ تعمیر و انجینئری کا شاہکار (MASTER-PIECE) تصور کیا جاتا ہے۔ عمارت 'بلند دروازہ' اس میدان کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ شاہ عباس بزرگ پوری شان اور شوکت کیساتھ اس عمارت میں بیٹھتا رہا ہے اور گیند بلا اور تماشے دیکھتا رہا ہے۔ عمارت بلند دروازہ کے سامنے مسجد شیخ لطف اللہ واقع ہے اور اس کے جنوب میں مسجدِ شاہ واقع ہے۔ مسجد شاہ شاہ عباس کے حکم سے بنائی گئی۔ اس مسجد میں عظمت اور خوبصورتی کا مرکب ظاہر ہے اور اس سے ایرانی فنِ تعمیر نمایاں ہے۔

اصفہان میں ایک بڑا دریا بہتا ہے جسے "زاینده رود" کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ دریا اپنے دائمی سکون کیساتھ مشہور پلوں مثلاً پل خواجو، پُل اللہ وردی خان (جسے ۳۳ چشمہ پل بھی کہا جاتا ہے) کے نیچے سے

گذرتا ہے:

پیارے دوست! اگر میں اصفہان کے تمام قابلِ دید مقامات کو تیرے لئے بیان کرنا چاہوں تو یہ خط بہت زیادہ طویل ہو جائیگا۔ اس کے علاوہ اصفہان صرف تاریخی شہر ہی نہیں بلکہ صنعتی اور تعلیمی شہر بھی ہے۔ اس میں بہت سے کارخانے ہیں اور اسی وجہ سے اسے ایران کا اہم صنعتی شہر سمجھا جاتا ہے۔ اب بھی اس شہر کے قریب لوہا پگھلانے کا کارخانہ تعمیر کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ جس وقت یہ کارخانہ کام شروع کریگا، اصفہان ایران کا سب سے بڑا صنعتی شہر ہوگا۔

اصفہان کے زیادہ تر لوگ کاریگر اور دستکار ہیں (دُند، کی جگہ 'اند' پڑھیں) وہ دھات کے کام، سوزن کاری (کپڑے پر کڑھائی)، انگوٹھی میں موتی جڑنے اور کھپریل (TILE) ڈالنے میں ماہر ہیں۔ اصفہان کی بروکیڈ (BROCADE) اساٹن (SATIN) اور منقش چھینٹ (CLINTZ) خوب مشہور ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا اصفہان ایک تعلیمی شہر بھی ہے۔ اس شہر کی یونیورسٹی ایران کی بڑی یونیورسٹیوں میں سے ہے۔ اس میں چند ہزار طالب علم تعلیم پا رہے ہیں۔

اچھا، پیارے فرانک! جیسا کہ میں زیادہ لکھ چکی ہوں۔ اب یہاں تمہیں "خدا حافظ" کہتی ہوں اور تمہارے خط کی منتظر ہوں میری طرف سے تمام دوستوں کو سلام کہو۔

تمہاری دوست

(سیمیندخت)

معانی مشکل الفاظ: شرکتی : ایک شرکت، ایک کمپنی ؛ مامور : مقرّر، کام پر لگایا ہوا ؛ بزودی : جلد ؛ فراگذاشتند : فیصلہ کیا نیز : بھی ؛ شناسانده : واقف ؛ رسیدن : رسیدن نامہ : خط کا پہنچنا ؛ مژده : خوش خبری ؛ ہم کلاس : ہم جماعت ؛ بہمراہ : ساتھ، یعنی خط کیساتھ ؛ دیدن ہای : نظارے ؛ دوست داشتنی : محبت کے قابل ، پیارا ؛ مطالب : جمع مطلب ، مضامین . واقعات بہ اندازه : کے اندازے یا مقابلے میں ؛ آثار تاریخی : قدیم یادگاریں عکس : تصویر، فوٹو ؛ شہریار : بادشاہ ؛ نیمۂ جہاں : آدھی دنیا ؛ خوانند : پکارتے ہیں ، کہتے ہیں ؛ صد : سو ؛ شنیده باشی : سُنا ہوگا ؛ نمائش : فن کا مظاہرہ ، تماشا ، کھیل ؛ چوگاں بازی : گیند بلا ؛ بناہای : عمارتیں ؛ معماری : فنِ تعمیر ؛ مہندسی : انجنیری (ENGINEERING) ؛ قاپو : دروازه ، گیٹ ؛ عالی قاپو : بلند دروازه (نام عمارت) ؛ زیبائی : خوبصورت ؛ رُود : دریا ؛ زاینده رود : نام دریا ؛ آرامش : سکون ؛ عبور می کند : گذرتا ہے ؛ پُرطولانی : بہت لمبا ؛ دانش گاہی : تعلیمی مرکز ، یونیورسٹی والا ؛ ازیں جہت : اس وجہ سے ؛ ذوب آہن : لوہا پگھلانا ؛ صنعت گر : دستکار کاریگر ؛ فلز کاری : دھات تیار کرنے کا کام ؛ قلاب دوزی : کپڑے پر کڑھائی کرنا . سوزن کاری ؛ کاشی پزی : ٹایل (TILE) یا کھپریل ڈالنا ؛ زری : ایک قسم کا رشیمی کپڑا (BROCADE) اطلس : ساٹن (SATIN) ؛ چیت : چھینٹ (CHINTZ)

(OR PRINTED COTTON) ؛ قلم کار : منقش ، جس پر نقاشی کی گئی ہو ؛ دانش جو : طالب علم ، درس خواں ؛ منتظر : انتظار کرنیوالا

پرسش

۱- فرانک وسیمیندخت در کجا درس مے خواندند ؟
جواب : فرانک وسیمیندخت در یکے از دبستانہائے تہران درس مے خواندند۔

۲- فرانک وسیمیندخت باہم چہ قراری گذاشتند ؟
جواب : فرانک وسیمیندخت باہم قراری گذاشتند کہ باہم نامہ بنویسند۔

۳- آیا فرانک وسیمیندخت بہ قول خود وفا کردند ؟
جواب : بلے ! فرانک وسیمیندخت بہ قول خود وفا کردند۔

۴- فرانک در نامۂ خود از سیمیندخت چہ خواستہ بود ؟
جواب : فرانک در نامۂ خود از سیمیندخت خواستہ بود کہ دربارۂ نظارہ ہائے اصفہانِ زیبا حالات وواقعات برائے او بہ نویسد۔

۵- آثار تاریخیٔ اصفہان از چہ دورہ ہا است ؟
جواب : آثار تاریخیٔ اصفہان از دورہ ہای مختلف تاریخ است۔

۶- شکوہ وجلال اصفہان در زمانِ کدام بادشاہ بکمال رسید ؟
جواب : شکوہ وجلالِ اصفہان در زمانِ شاہ عباس صفوی بہ

کمال رسید۔

۷۔ "صد جہاں من دیدہ ام در اصفہان" یعنی چہ ؟

جواب: در زبانِ شاہ عبّاس شہرِ اصفہان را از جہت ترقی و بزرگی "نیمۂ جہاں" مے خواندند۔ امّا شاعرے آں را خیلے بیشتر قابلِ توصیف دانست و در تعریف و توصیف آں یعنی اصفہان را برابر صد جہاں بخواند و گفت:

؎ اصفہان را نیمۂ خواند از جہاں
صد جہاں من دیدہ ام در اصفہان

۸۔ نام میدانِ معروفِ اصفہان چیست ؟

جواب: نام میدانِ معروفِ اصفہان "نقشِ جہاں" است۔

۹۔ عمارتِ عالی قاپو در کجا قرار دارد ؟

جواب: عمارتِ عالی قاپو در طرفِ مغربِ نقشِ جہاں قرار دارد۔

۱۰۔ مسجدِ شاہ در کجا قرار دارد ؟

جواب: مسجدِ شاہ در جنوبِ عمارتِ عالی قاپو قرار دارد۔

۱۱۔ نام رودِ معروفِ اصفہان چیست ؟

جواب: نام رودِ معروفِ اصفہان "زایندہ رود" است۔

۱۲۔ پلہائے معروفِ اصفہان کدام است ؟

جواب: پلہائے معروفِ اصفہان پلِ خواجو و پلِ اللہ وردیخان است۔

۱۳۔ آیا اصفہان تنہا شہرِ تاریخی است۔

جواب: خیر۔ اصفہان تنہا شہر تاریخی نیست بلکہ شہر صنعتی و دانش گاہی ہم است۔

۱۴- بزودی در اصفہان چہ کارخانہ ای دایر خواہد شد؟

جواب: بزودی در اصفہان کارخانۂ ذوب آہن دایر خواہد شد۔

۱۵- مُردم اصفہان درچہ صنعتہائی مہارت دارند؟

جواب: مُردم اصفہان در فلز کاری و قلابدوزی و خاتم کاری و کاشی پُری مہارت دارند۔

تمرین

فارسی میں مذکورہ ذیل سوالات کے جوابات لکھو:

۱- چرا بہ اصفہان نیمۂ جہاں مے گفتند؟

جواب: در زمانِ شاہ عباس اصفہان در جلال و شکوہ بکمال رسید۔ ایں شہر بحدّے بزرگ شد کہ آں را نیمۂ جہاں مے گفتند۔

۲- در زمانہائی گذشتہ در روز عید در میدان نقشِ جہاں چہ مے کردند؟

جواب: در زمانہائی گذشتہ در روزہائی عید بازیگراں در میدانِ نقشِ جہاں نمائش مے دادند و سواران چوگان بازی مے کردند۔

۳- مسجد شاہِ اصفہان چگونہ بنائی است؟

جواب: در مسجد شاہ عظمت و زیبائی باہم در آمیختہ و شاہکاری

از هنر ایرانی رونما شد۔

۴۔ نامۂ سیمیندخت کو کتاب سے دیکھ کر نقل کرو۔

۵۔ خالی جگہوں کو دیئے ہوئے کلمات سے پُر کرو:

(۱) شهری که دارای "صنعتهای" باشد شهر صنعتی نامیده می‌شود۔

(۲) در مسجد شاه عظمت و زیبائی با هم در آمیخته است۔

(۳) کسی که در دانشگاه درس می‌خواند دانشجو نامیده می‌شود۔

(۴) اصفهان تنها شهر تاریخی نیست بلکه شهر صنعتی و دانشگاهی نیز است۔

(۵) شاهنامهٔ فردوسی معروف به هنر شاعری است۔

(۶) هر کدام از بناهائی که درین میدان قرار دارد شاهکاری از هنر معماری و مهندسی است۔

(۷) شاه عباس در این میدان چوگان بازی و نمایش ها را تماشا می کرده است۔

۱۳- محمد بن زکریا رازی کاشف الکل

لگ بھگ ہزار سال ہوئے رے (RAI) کے شہر میں ایک جوان رہتا تھا جو بعد میں رازی کے نام سے مشہور ہوا۔ وہ بڑا حقیقت جو اور نکتہ شناس تھا۔ اسے علم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ ریاضی، جوتش اور اپنے زمانے کے بہت سے علوم جوانی میں ہی حاصل کر لیئے چوں کہ اس زمانے میں عقلمند لوگ علم کیمیا (CHEMISTRY) کے حصول پر مایل تھے اسں لئے وہ بھی اس کام سے وابستہ ہوگیا۔ یعنی وہ چاہتا تھا کہ ایک ایسا مادہ حاصل کرے جس کے ساتھ وہ دوسری دھاتوں کو سونے میں تبدیل کرلے۔

اس مقصد کو پانے کے لئے وہ دن رات قسم قسم کے تجربے کرتا رہتا۔ ان ہی تجربات کے نتیجہ میں وہ آنکھ کی بیماری (OPTHA-LMIA) میں مُبتلا ہوگیا اور مجبوراً ایک طبیب کے پاس گیا۔ کہتے ہیں کہ طبیب نے رازی کی آنکھوں کے علاج کے لئے اس سے سونے کے پانچ سو سکے لئے اور بولا: "یہ کیمیا ہے۔ وہ کیمیا نہیں جس کی

تلاش میں تو ہے"۔

اس بات نے رازی پر بہت اثر ڈالا۔ اس کے بعد وہ علم طب (MEDICINE) کے حصول میں محو ہوگیا۔ اس زمانے میں بغداد علوم کا مرکز تھا۔ رازی وہاں گیا اور مدت تک اپنی زندگی کو طب کے حصول میں صرف کیا اور بڑی شہرت حاصل کی۔ پھر اپنے وطن کو لوٹ آیا۔ رازی نے شہرِ رے میں ایک ہسپتال قائم کیا اور وہاں بیماروں کے علاج معالجے اور طب پڑھانے میں مصروف ہوگیا۔

چوں کہ رازی کو اپنے زمانے کا سب سے بڑا طبیب تسلیم کرلیا گیا تھا۔ اس لئے بہت سے امیر اور رئیس اُسے بیماروں کے علاج کے لئے اپنے دربار میں آنے کی دعوت دیتے تھے۔

رازی نے بیماروں کے علاج اور ہسپتالوں کے قیام کے علاوہ تقریباً دو سو پچاس کتابیں لکھی ہیں۔ زیادہ تر یہ کتابیں علم طب سے متعلق ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور "حاوی" نام کی کتاب ہے۔ رازی کی اہم کتابوں کا غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے بڑے بڑے اُستادوں نے سالوں دُنیا کی مشہور یونیورسٹیوں میں ان کتابوں کی تعلیم دی ہے۔ الکوہل (ALCOHOL) جو آج صنعت اور طب میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ اس بلند رتبہ عالم کا انکشاف ہے۔

یہ بلند درجہ طبیب، عاقل اور دریافت کنندہ جو ہمارے ملک کی بڑی اور قابلِ فخر ہستیوں میں سے ہے۔ زندگی کے آخر میں

آنکھ کے سخت درد میں مبتلا ہو گیا اور آخر کار اندھا ہو گیا اور شہر
رَے میں جہاں پیدا ہوا تھا گزر گیا ؛

معانی مشکل الفاظ :

در حدود : لگ بھگ ، تقریباً ؛ کنجکاؤ : حقیقت معلوم کرنیوالا ۔
دقیق : باریک بین ، نکتہ شناس ؛ کسب : حاصل کرنا ؛ فراوالہ :
کثرت سے ، زیادہ ؛ ، دانِ جوانی : جوانی کا وقت ، جوانی کے لمحات
فراگرفت : حاصل کئے ؛ کیمیا گری : علم کیمیا ، کیمسٹری (CHEMISTRY)
علاقہ : تعلق ، لگاؤ ؛ طلا : سونا ؛ نیل : پانا ، حصول ؛ ناگزیر :
مجبوراً ؛ پزشک : طبیب (PHYSICIAN ؛ پزشکی : طِبّ ؛
تاسیس : بنیاد رکھنا ، قایم کرنا ؛ مداوا ، علاج ؛ گذشتہ از :
علاوہ ؛ دویست : دوصد ، دوسو ؛ مربوط : متعلق ؛ الکل :
الکوہل (ALCOHOL) ؛ موارد : جمع وارد ، مواقع ؛ کشفیات :
انکشافات ۔ دریافت کی ہوئی چیزیں ؛ کاشف : انکشاف کرنیوالا
دریافت کرنیوالا ؛ مفاخر : قابل فخر ہستیاں ؛ کشور : ملک ،
اواخر : جمع آخر کی ؛ عاقبت : آخر ؛ نابینا : اندھا ؛ درگذشت :
گذر گیا ، مر گیا ؛

پُرسش

(سوالات)

۱۔ رازی چند سال پیش مے زیست ؟
جواب : رازی ہزار سال پیش مے زیست ۔

۲۔ رازی اہل کدام شہر ایران بود؟
جواب: رازی اہل شہر رے (RAI) بود۔
۳۔ رازی پسر کہ بود؟
جواب: رازی پسر زکریا بود۔
۴۔ چرا رازی بہ چشم درد مبتلا شد؟
جواب: رازی بوجہ آزمائش ہای گوناگون کہ روز و شب بہ آنہا مے پرداخت بہ چشم درد مبتلا شد۔
۵۔ رازی پس از تحصیل دانش پزشکی بہ کجا رفت؟
جواب: رازی پس از تحصیل دانش پزشکی بہ بغداد رفت۔
۶۔ رازی جز پزشکی چہ مے کرد؟
جواب: رازی جز پزشکی کتاب ہامے نوشت۔
۷۔ رازی در حدود چند کتاب نوشتہ است؟
جواب: رازی در حدود دویست و پنجاہ کتاب نوشتہ است۔
۸۔ معروف ترین کتاب رازی کدام است؟
جواب: معروف ترین کتاب رازی "حاوی" است۔
۹۔ رازی کاشف چیست؟
جواب: رازی کاشف الکل است۔
۱۰۔ آیا از اینکہ کشور شما دانش مندانی را مانند رازی داشتہ است احساس غرور نمے کنید؟
جواب: گر کشور ما دانش مندانی مانند رازی داشتہ است ما

احساس فخر و غرور می کنیم۔
۱۱۔ آیا شما هم آرزو دارید کہ روزے از مفاخر کشور عزیز ایران بشوید؟
جواب: ما هم آرزو داریم کہ روزے از مفاخر کشور عزیز ایران بشویم۔

سوال:۔ برائے رسیدن بہ این آرزو چہ باید بکنید؟
جواب: برائے رسیدن بہ این آرزو کارہائے نیک و بزرگ خواهیم کرد۔ در تعریف و توصیف وطن کتاب ها خواهیم نوشت تاریخ قدیم ملک خود خواهیم نوشت کہ مبنی بر حالات بزرگاں بشود۔ از آں حالات ترقی ہر نوع کہ در علوم و فنون مختلف شده باشد بخوبی ظاهر خواهد شد۔ علاوه ازیں ہرگاه کہ مصیبتے یا آفتے بر ملک ما نازل شود ما در رفع آں مصیبت یا آفت ہر خدمت ممکن انجام خواهیم داد۔ برائے عظمت و آزادیٔ ملک خود گر لازم آید از قربانیٔ جان خود ہم گریز نخواهیم کرد۔

تمرین

جملات از کلمات ہم خانوادہ :-

(i)
امروز درس چہارم خواہیم خواند۔
در مدرسۂ ما دو صد طلبا تعلیم ے یابند
در مدرسۂ ما تعلیم و تدریس بذریعہ زبانِ انگلسی باشد۔

(ii)
الکل کشفے اہم است۔
کاشف الکل رازی بود۔

(iii)
ہر دوا بمقدارِ مناسب باید خورد
مداوائی سرطان ہم امروز ممکن است۔

(iv)
در دُنیائے سیاسیات نام مہاتما گاندھی شہرتِ خاص دارد۔
پنڈت جواہر لال نہرو مرحوم از مشہور ترینِ راہنمایانِ ہند بودہ است۔

II. درس کے بند اوّل میں استعمال شدہ افعال:-

مے زیست - کرد - بود - داشت - گرفت - مے پرداختند - کرد - مے خواست - بیاورد - کند

III. (۱) رازی پس از بازگشت بہ وطنِ خود چہ کرد؟

جواب: پس از بازگشت بہ وطنِ خود رازی در شہرِ رے بیمارستانی تاسیس کرد و در آں جا بہ درمانِ بیماراں و تدریس دانشِ پزشکی پرداخت۔

(۲) منظور پزشکی کہ بہ رازی گفت: "کیمیا ایں است نہ آنچہ تو در جستجوی آنی" چہ بود؟

جواب: منظور یا مقصود پزشکی کہ بہ رازی گفت "کیمیا ایں است نہ آنچہ تو در جستجوی آنی"۔ ایں بود کہ کوشش تبدیل فلز بہ طلا بے سود احمقانہ است۔ کیمیائے حقیقی قابلیت است کہ بآں زر حاصل شود۔

(۳) بجز رازی چہ کسان دیگری را مے شناسید کہ از مفاخر کشورِ ما بشمار مے روند؟

جواب: شیخ سعدی، خواجہ حافظ، شیخ عراقی ہمدانی، مولانا جامی فردوسی، رودکی، حضرت علیؓ، حضرت امام حسینؓ، شہنشاہ جمشید، حضرت ابراہیمؑ۔

IV. خالی جگہوں کو پُر کرد:۔

جواب: (۱) رازی در شہر رے بیمارستانی تاسیس کرد۔
(۲) رازی بچشم درد مبتلا شد و بہ پزشکی مراجعہ کرد
(۳) رازی مدتہا عمر خود را صرف تحصیل پزشکی کرد۔
(۴) رازی یکے از مفاخرِ کشور ما بشمار مے رُود۔
(۵) الکل امروزہ در پزشکی و در صنعت مواردِ استعمالِ فراوانی دارد۔

۱۴- راہِ آہن
(ریلوے)

قدیم زمانے میں دُنیا ایسی نہیں تھی۔ بار برداری اور آمد و رفت کے یہ سارے وسیلے جو آج ہم دیکھ رہے ہیں وجود میں نہیں آئے تھے، ملکوں، شہروں حتیٰ کہ نزدیکی دیہات کے لوگ ایکدوسرے کی حالت سے بہت کم واقف ہوتے تھے۔ سفر سُست رفتار کیساتھ ہوتا تھا۔ مسافر بڑی تکلیفوں کیساتھ دن بھر میں چند کلومیٹر کا سفر گھوڑے اونٹ پر یا پیدل طے کرتے تھے۔ شام کے وقت تھکے ٹوٹے راستے کے گرد و غبار کیساتھ کسی منزل پر پہنچتے تھے تاکہ آرام کریں اور اگلی صُبح سفر کو جاری رکھیں۔ آج دنیا کی صورت ہی بدل گئی ہے۔ بھوت کا جسم رکھنیوالے ہوائی جہاز تھوڑی سی مدّت میں ہی مسافروں کو دنیا کی ایک طرف سے دوسری طرف لیجاتے ہیں۔ جہاز، ریل گاڑی وغیرہ نے ایک طرح سے شہروں اور ملکوں کو ایکدوسرے کے قریب کردیا ہے۔ ریلوے لائینوں نے جسم کی رگوں کی مانند ساری دُنیا کو باہم ملادیا ہے۔ بڑی اور ہیبت ناک ریل گاڑیاں سیٹی بجاتی لوہے کی لائینوں کے اوپر پھسلتی جاتی ہیں۔ بیابانوں اور جنگلوں اور

پہاڑوں کو پیچھے چھوڑتی جاتی ہیں۔ دریاؤں اور درّوں کو پار کر جاتی ہیں اور ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک کو چلی جاتی ہیں جبکہ مسافر آرام کے خیال سے آرام کرسیوں پر بیٹھے بات چیت میں مصروف ہیں۔ اخبار یا کتاب پڑھ رہے ہیں یا گاڑی کے کھانا کھانے کے کمرے میں کھانا کھا رہے ہیں۔ خوب! بہت سے مسافر گاڑی میں سوار ہونے کے بعد گاڑی کے آرام دہ تختوں کے اوپر سو جاتے ہیں اور اب جب ان کی آنکھ کھلتی ہے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دوسرے شہر میں پہنچ گئے ہیں۔

ریلوے لائن اور گاڑی کی بہتر پہچان

ریلوے دو متوازی لائینوں پر مشتمل ہے جو لوہے کے ٹکڑوں سے بنائی گئی ہیں۔ ان ٹکڑوں کو لائن یا ریل (RAIL) کہتے ہیں۔ گاڑی ان لائینوں کے اوپر آگے بڑھتی ہے۔ اپنے ساتھ مسافروں اور بوجھ کو اٹھا لیجاتی ہے۔ گاڑی ایک انجن (LOCOMOTIVE) اور چند ڈبوں (WAGGONS) سے بنی ہوئی ہے۔ انجن ڈبوں کو اپنے ساتھ پیچھے کھینچتا ہے۔

کئی ریل گاڑیاں صرف مسافر لیجاتی ہیں۔ ان گاڑیوں میں ہر ڈبہ چند چھوٹے چھوٹے کمروں سے بنا ہوتا ہے۔ بعض گاڑیاں بوجھ یا جانوروں کو اٹھا کر لیجانے کے لئے مخصوص ہیں۔

ریلوے لائن کیساتھ لمبائی کے رُخ مقررہ فاصلوں پر گاڑی کے

کے لئے سٹیشن بنائے گئے ہیں۔ سٹیشن پر بجائے ایک ریلوے لائن کے دو یا چند ریلوے لائنیں ہوتی ہیں۔ جس وقت کوئی گاڑی سٹیشن پر پہنچتی ہے وہ وہاں ٹھہر جاتی ہے تاکہ مسافروں کو اتارا اور چڑھایا جائے۔ اور جو گاڑی سامنے کی طرف سے آرہی ہو سٹیشن پر پہنچ جائے۔ اگر یہ کام نہ کیا جائے تو راستے میں اس گاڑی کی اُس گاڑی سے ٹکر ہو جائے گی جو سامنے کی طرف سے آرہی ہو گی۔

اگر ہم کسی بُلند مقام سے اُس گاڑی پر نگاہ ڈالیں جو حرکت کی حالت میں ہے تو ہم اُسے ایک سانپ کی مانند دیکھیں گے جو نہ در نہ پہاڑوں اور دّروں میں بل کھاتا جارہا ہو اور آگے بڑھ رہا ہو کبھی تو وہ جنگل میں داخل ہوتی ہے اور کبھی پہاڑ کے اندر غائب ہو جاتی ہے۔ اس وقت گاڑی سرنگ (TUNNEL) میں داخل ہو چکی ہے۔ ٹنل (سُرنگ) ایک دالان یا راستہ ہوتا ہے جسے پہاڑ کے بیچ میں سے کھودتے ہیں تاکہ ریلوے کو اُس میں سے گذارا جائے۔ اور لوگ سے (گاڑی کو) پہاڑ کے اوپر سے کھینچنے یا پہاڑ کو ہٹانے پر مجبور نہ ہوں۔

پہلی ریلوے لگ بھگ دو سو سال ہوئے بنائی گئی۔ اس سے پہلے لکڑی کی لائنیں بنائی گئی تھیں اور ڈبوّں کو ان پر گھوڑے کے ساتھ کھینچا جاتا تھا۔ اس روایتی وسیلے کو کان سے باہر پتھر کے کوئلے کو اٹھا کر لیجانے کے کام میں لایا جاتا۔ آہستہ آہستہ بھاپ کی قوت نے گھوڑے کی جگہ لے لی اور لائنیں بھی لوہے کی بن گئیں۔

ایران کی پہلی ریلوے اَسّی (۸۰) سال پہلے بنائی گئی۔ اس ریلوے

کی لمبائی آٹھ کلومیٹر تھی اور تہران کو رَی کے شہر کیساتھ ملاتی تھی۔
اس کے بعد ایران کے چند گوشوں میں بھی ریلوے لائنیں بنائی گئیں۔
اب ایران بھر میں مُلک کے شمال کو جنوب کیساتھ اور مشرق کو مغرب
کے ساتھ ریلوے نے ملا دیا ہے۔
سارے ایران میں ریلوے بنانیکی تمنّا طویل مدّت تک ایران
کے تمام لوگوں کی تھی۔ ایسی ریلوے بنانے کے لئے بہت سی دولت
چاہیئے تھی۔ یہ دولت ایک سو اٹھاسی ہزار (188000) کلو گرام
سونے کے برابر تھی جس وقت رضا شاہ پہلوی تخت نشین ہُوا
اس کو اس آرزو کو پورا کرنے کے لئے ایک اچھوتا خیال سُوجھا۔
اس بڑے بادشاہ نے کہا: "ایران کے تمام لوگوں کو چاہیئے کہ مکمّل
ریلوے بنانے میں مدد دیں۔ یہ مدد اس طرح ہونی چاہیئے: ہر شخص جو
چینی اور چائے خریدتا ہے ہر تین کلو چینی میں دو ریال اور ہر کلو چائے
میں بھی دو ریال کا اضافہ کرے۔ یہ رقم سالوں جمع ہوتی رہی اور مکمّل
ریلوے بنانے میں صرف ہوئی۔ اس سلسلے میں یہ بڑی حقیقت ظاہر
ہوگئی کہ بہت سے بڑے کاموں کو عوام کی مدد سے انجام دیا جا سکتا
ہے۔ اگرچہ یہ امداد (مدد یں: یاریہا) بہت ہی معمولی ہو۔

معانی مشکل الفاظ:-

روزگار: زمانہ ÷ حمل و نقل: ایک جگہ سے اٹھانا اور دوسری
جگہ لیجانا ÷ وسایل: جمع وسیلہ، ذریعہ ÷ کشور: ملک ÷ دہکدہ:
گاؤں ÷ کندی: سُستی۔ آہستگی ÷ رنجہائے فراواں: بہت زیادہ

تکلیفیں ÷ اُشتر : اونٹ ÷ خستہ وکوفتہ : تھکے ماندے ÷ استراحت :
آرام ÷ ادامہ دہند : جاری رکھیں ÷ عوض کردن : تبدیل کرنا
ہواپیما : ہوائی جہاز ÷ غول پیکر : بھوت کا جسم رکھنے والا ۔ بہت بڑا
اور ڈراونا ÷ اتوموبیل (AUTOMOBILE) موٹر کار ÷ بنحوی :
ایکطرح سے ÷ مہیب : خوفناک ÷ سوت : ریلوے انجن کی سیٹی
(WHISTLE) ÷ در رُوی : اوپر ÷ رشتہ ہائے آہن : لوہے
کی لائینیں ÷ مے لغزند = پھسلتی یا تھرکتی ہیں ÷ رودخانہ : دریا
صندلی : کُرسی ÷ صندلی ہائے راحت = آرام کرسیاں ÷ سالن =
ڈبہ ریلوے (SALOON) ÷ تخت خواب : سونے کا تختہ ÷ موازی =
متوازی ÷ ریل = لائین (RAIL) ÷ لوکوموتیو : (LOCOMOTIVE)
واگن : (WAGGON) ÷ دنبال = پیچھے ÷ قطار = گاڑی ÷ اُتاق =
کمرہ ÷ کوچک : چھوٹا ÷ ایستگاہ = سٹیشن ÷ ایستد = ٹھہر جاتی
ہے : کھڑی ہوجاتی ہے ÷ تصادف = ٹکّر ÷ لابلا = تہ بہ تہ ، قطار در
قطار ، مسلسل ÷ نہاں = چھپی ہوئی ÷ تونل = سُرنگ (TUNNEL)
عبور دہند = گذاریں ÷ دولیست = ۲۰۰ دوسو ÷ ریلہا = لائینیں (RAILS)
نقلیہ = انتقال ۔ نقل بار = اُٹھا کر لیجانا ÷ زغال سنگ : پتھر کا
کوئلہ ÷ کم کم : آہستہ آہستہ ÷ نیروی بخار : بھاپ کی قوّت ÷ مربوط :
وابستہ ، ملا ہوا ÷ متصل : ملا ہوا ، وابستہ ÷ پول = روپیہ
رقم ، دولت ÷ معادل = برابر ÷ طلا = سونا ÷ فکری بکری = اچھوتا یا
نیا خیال ÷ یاری = مدد ÷ قند = چینی ÷ ریال = ایران میں مُروّج

ایک سکّہ ÷ آشکار = ظاہر ÷ یاریہا = جمع یاری، مدد۔ "باریہا" غلط چھپا ہے۔÷

پُرسِش

(سوالات)

(۱) در روزگاران قدیم دُنیا چگونہ بود؟

جواب: در زمانِ قدیم وسائلِ حمل ونقلِ جدید نہ بُود۔ مردمِ یک کشور یا شہر یا دہکدہ از حالِ مردمِ کشورِ دیگر یا شہر و دہکدۂ نزدیک ہم کمتر خبر داشتند۔

(۲) مردم در روزگارِ قدیم چگونہ مسافرت مے کردند؟

جواب: در روزگارِ قدیم مردم با تندی و رنج بسیار مسافرت مے کردند۔ در یک روز چند کلومتر با اسپ و شُتر یا با پا پیادہ سفر مے کردند۔ در راہ خستہ و کوفتہ با گرد و غبار بہ منزلے استراحت مے کردند و صُبح روز دیگر مُسافرت از نو آغاز مے کردند۔

(۳) چرا امروزہ مُسافرت آسان و لذّت بخش است؟

جواب: مسافرت امروزہ خیلے آسان و لطف آمیز است۔ مسافر در ہواپیما صدہا کلومتر در وقتِ قلیل بالائے کوہ و بحر گذشتہ بہ منزلِ مقصود مے رسد۔ در سفر ہیچ رنج و گزند نباشد او کتابے مے خواند یا بخواب فرو مے رُود و چوں چشم خود کشاید خود را بہ شہر دیگرے دور دراز مے یابد۔

(۴) راہِ آہن از چہ تشکیل شدہ است؟
جواب:۔ راہِ آہن از قطعہ ہائے آہن تشکیل شدہ است کہ بر زمین ہموار متوازی نہادہ شد۔
(۵) قطعہ ہائے راہ آہن را چہ مے نامند؟
جواب: قطعہ ہائے راہ آہن را ریل (RAIL) مے نامند۔
(۶) قطار از چہ چیز ہا تشکیل شدہ است؟
جواب: قطار از یک لوکوموتیو و چند واگن ہا تشکیل شدہ است
(۷) اگر از نقطۂ مرتفعی بہ قطاری کہ در حالِ حرکت است نگاہ کنیم آں را چگونہ مے بینیم؟
جواب: اگر از نقطۂ بلند بہ قطاری کہ در حال حرکت است نگاہ کنیم آں را مانندِ مارے مے بینیم کہ در کوہ لابہ لا یا درہ ہا بہ پیچ و تاب پیش مے رود۔
(۸) قطار چہ وقت در دل کوہ نہاں مے گردد؟
جواب: قطار در دِل کوہ نہاں مے گردد چوں آں در تونل (TUNNEL) داخل مے شود۔
(۹) تونل بہ چہ مے گویند؟
جواب: تونل دالان یا راہروئی است کہ در کوہ مے کنند تا راہ آہن را از آں عبور دہند۔
(۱۰) رضا شاہ برائے ساختن راہِ آہن چہ فکری کرد؟
جواب: برائے ساختن راہ آہن رضا شاہ فکر بکری کرد۔ او گفت:

" برائے ساختن راہ آہن ہمہ عوام ایران را باید کہ یاری کنند۔ ہر کسے کہ قند و چائے مے خرد در ہر سہ کلو قند دو ریال و در ہر کلو چائی نیز دو ریال اضافہ کند۔

تمرین EXERCISE

(I) جملات از کلمات و ترکیبات:

حمل و نقل: قطار وسیلۂ حمل و نقل است

حمل مے کند: قطار مردم و نیز اشیا را از یک جا بجائے دیگر حمل مے کند۔

رشتہ: قطار بر روئے رشتہ ہای آہن پیش مے رود۔

شامگاہ: دستکار از صبح تا شامگاہ بکار مصروف باشد

صبحگاہ: من در صبحگاہ سیر باغ مے کنم۔

صرف مے کنند: امروز ہر شے گران است و مردماں پول بسیار برائے فراہم آوردن ضروریات زندگی صرف مے کنند

معادل: یک کلومتر معادل ہزار متر است۔

چہ بسا: چہ بسا ایجادات بوجود آمدہ است!

بنحوی: برنج یا براحت بنحوی زندگی بسر مے کنم۔

II. خالی جگہوں کو پُر کرنا:

ا۔ اگر ہر روز پول بسیار ناچیز پس انداز کنیم سرانجام ثروتی

بزرگ گرد مے آید۔

(۲) سالیانی دراز مردم ایران در آرزوی ساختن راه آہن سرتاسری بودند۔

(۳) برائے بہ انجام رسانیدن کارہائے بزرگ علاقہ و کوشش و پائیداری لازم است۔

(۴) چہ بسیار دختران و پسرانی کہ روز ہا کار کردہ اند و شبہا درس خواندہ اند۔

(۵) رود با جوش و خروشِ تمام درمیانِ درّہ ہا دکوہ ہا پیچ و تاب مے خورد و پیش مے رود۔

۱۵۔ اختراعِ تلفن

(ٹیلی فون کی ایجاد)

لوگوں کی زندگی روز بروز زیادہ آسان اور دلکش ہوتی جارہی ہے اور ہر روز کسی نہ کسی طرح بلند درجہ عالموں اور موجدوں کی کوشش کے پھل سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ عام طور پر ہر ایجاد کی کہانی یوں شروع ہوتی ہے:

کوئی سادہ سا نکتہ کسی عالم میں تعجب پیدا کرتا ہے۔ وہ جوش و خروش اور استقلال کے ساتھ اس کے درپے ہو جاتا ہے۔ ناکامی پر بے حوصلہ نہیں ہوتا بلکہ اس سے کچھ سیکھتا ہے اور اپنے کام کے نقصوں کو دور کرتا ہے۔ آخر محنت اور مشقت کے کئی سالوں کے بعد اپنی تمنّا کو پورا کرتا ہے اور اپنی ایک دائمی یادگار باقی چھوڑ جاتا ہے۔

الیگذینڈر گراہم بَل موجد ٹیلیفون کی زندگی کی کہانی بھی اسی طرح شروع ہوئی۔ بَیل بہرے اور گونگے بچوں کا ٹیچر تھا اُسے اپنے شاگردوں کے بہرے ہونے پر بڑا دُکھ ہوتا تھا۔ آخر وہ

اس سوچ میں پڑ گیا کہ وہ ایک کان بنائے جس کی مدد سے بہرے آوازوں کو سُن سکیں۔ اس سلسلے میں اس نے بڑی زحمت اٹھائی اور تجربے کئے۔

ایکدن تجربہ کرتے وقت بیل نے اچانک دیکھا کہ بجلی کے ذریعہ سے آواز کی لہروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاسکتا ہے۔ اُس نے سمجھ لیا کہ اس نے ایک بڑا بھید پالیا ہے۔ پھر وہ ایک آلہ بنانے کی فکر میں پڑ گیا جس کیساتھ لوگ دُور سے ایکدوسرے کیساتھ بات چیت کرسکیں۔

اس مقصد کو پانے کے لئے اس نے بجلی کی تار حاصل کرنے پر توجہ دی۔ اس کے بعد اس کا چھوٹا سا کمرہ ہمیشہ تار اور بجلی کے سامان سے بھرا رہتا۔ کئی بار جب ایک لمحہ میں وہ خیال کرنے لگتا کہ میں کامیاب ہوگیا ہوں اُسے شکست کا سامنا ہوتا۔ کیوں کہ پھر کوئی ناقص تار باندھ دی جاتی یا کسی جگہ کام کے اندازے میں غلطی ہوجاتی۔ کئی سالوں کے بعد ایکدن بیل اپنے ساتھی واٹسن کے ساتھ دو الگ الگ کمروں میں آواز پکڑنے والے اور آواز بھیجنے والے آلات کے پیچھے تجربے میں مشغول تھے۔ اچانک بیل نے اپنے آواز پکڑنے والے آلہ کیساتھ ایک آواز کو سُنا جو بھیجنے والے آلہ نے پیدا کی تھی۔ وہ اس دریافت سے بہت خوش ہوا اور اپنے آلے کو مکمل کرنے میں مشغول ہوگیا۔ ایکدن جب پہلا ٹیلیفون بنایا گیا۔ بیل نے آواز پکڑنے والے آلے کو زمین میں نیچے اپنے ساتھی کے پاس رکھدیا اور خود اوپر کی منزل میں ٹیلیفون کے پیچھے یوں بولا!

:"جناب واٹسن صاحب! مہربانی کرکے اوپر تشریف لائیے"۔
ایک ہی لمحہ کے بعد واٹسن بڑے جوش و خروش کیساتھ کمرے میں داخل ہوا اور چلاکر بولا۔ آلہ کام کر رہا ہے! تمہاری آواز کو میں نے سُنا! آخر تم کامیاب ہوگئے!"

اس طور تھا کہ پھر ایک موجد نے بہت دلیری، کوشش اور استقلال کیساتھ انسانوں کی آسانی کے لئے ایک وسیلہ تیار کیا۔ اب جبکہ اس تاریخ سے لگ بھگ نوّے سال گذر چکے ہیں تمام دنیا کے سبھی شہر اور بڑے شہروں میں تمام گھر ٹیلیفون کی تاروں سے آپس میں وابستہ ہو چکے ہیں اور آسانی کے ساتھ ایک گھر سے دوسرے گھر کے ساتھ اور ایک شہر سے دوسرے شہر کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں۔

معانی مشکل الفاظ:

دلپذیر = دلکش ؛ بنوعی = کسی طرح ؛ ثمرہ = پھل ؛ دانش مند = عالم پڑھا لکھا انسان ؛ مخترع = موجد، ایجاد کرنیوالا ؛ برخوردار = پھل کھانیوالا، لطف اٹھانیوالا۔" برخوردارد" غلط چھپا ہے ؛ معمولاً = عام طور پر ؛ کنجکاوی = تعجب، اشتیاق (CURIOSITY) ؛ شہامت = جوش و خروش، دلیری ؛ پشتکار = استقلال ؛ دنبا = پچھلا حصّہ۔ دُم ؛ دنبال گرفتن = پیچھا کرنا، درپے ہونا، لگن ہونا ؛ دلسرد = بے حوصلہ، دل شکستہ، ناامید ؛ پند = سبق، نصیحت ؛ زحمت = سختی، دقّت ؛ اثر = نشان، یادگار ؛ جاویدان = دائمی، ہمیشہ کیلئے

آموزگار = ٹیچر۔ اُستاد ؛ کودکان = بچے ؛ کر = بہرہ ؛ لال = گونگا، بے زبان ؛ عاقبت = آخرکار ؛ یاری، مدد ؛ آزمائش = تجربہ متوجہ شد = دیکھا، نوٹ کیا ؛ ارتعاشات : لہریں، کپکپیاں ؛ راز = بھید ؛ پے بردن = پالینا، سمجھ لینا ؛ دستگاہ = آلہ، مشین رشتہ = تاگا، تار ؛ برق = بجلی ؛ اتاق کوچک = چھوٹا کمرہ ؛ سیم = تار ؛ وسایل برقی = بجلی کا سامان ؛ موّفق = کامیاب ؛ باز = پھر حساب کار = کام کا اندازہ ؛ ہمکار = ساتھ کام کرنے والا، ساتھی گیرندہ = پکڑنے والا (یعنی آواز کو پکڑنے والا) ؛ فرستندہ = بھیجنے والا ؛ ایجاد کردہ بُود : پیدا کی تھی ؛ کشف = انکشاف، دریافت نئی بات معلوم ہونا (DISCOVERY) ؛ طبقۂ بالا = اوپر کی منزل، لطفاً = مہربانی کر کے ؛ شغف، دلی جوش و خروش، شور و غوغا وارد = داخل ؛ فراواں = بہت زیادہ ؛ کثیر ؛ تہیّہ کرد = تیار کیا بود = تھے ؛ مربوط = ملا ہوا، وابستہ ؛

پرسش

(سوالات)

۱۔ چرا زندگیٔ ما آدمیاں روز بروز آسان تر و دلپذیر تر مے شود؟

جواب: زندگیٔ آدمیاں روز بروز بہ وسیلۂ اختراعات و ایجادات آسان تر و دلپذیر تر مے شود۔

(۲) معمولاً داستان ہر اختراعی چگونہ شروع مے شود؟

جواب: معمولاً نکتۂ نو دانش مندے را متعجب کند و او با زحمت و استقلال در پئے آں شود و حقیقتِ آں را دریابد۔ ایں طور داستانِ ہر اختراع شروع مے شود۔

(۳) معمولاً مخترعان افراد با شہامت و پشتکاری ہستند یا افرادی مایوس و نا اُمید؟

جواب: معمولاً مخترعان افراد با شہامت و پشتکاری ہستند۔

(۴) مخترعِ تلفن چگونہ بہ فکرِ ساختنِ تلفن افتاد؟

جواب: مخترعِ تلفن آموزگارِ کودکانِ کر بود۔ او از کر بودنِ ایشاں بسیار غم زدہ بود۔ عاقبت بہ فکرِ ساختنِ تلفن افتاد تاکر ہا بوسیلۂ آں صدا ہا را بشنوند۔

(۵) مخترعِ تلفن کیست؟

جواب: الکساندر گراہام بل مخترعِ تلفن است۔

(۶) بل ہنگام آزمائش متوجہ شد کہ بہ وسیلۂ چہ چیزی مے

تواں ارتعاشات صدا را از جای بہ جای دیگر فرستاد؟
جواب: بل ہنگام آزمایش متوجہ شد کہ بہ وسیلۂ برق مے تواں ارتعاشات صدا را از جای بہ جای دیگر فرستاد۔
(۷) چرا بل بہ تحصیل در رشتۂ برق پرداخت؟
جواب: بل در رشتۂ برق بہ تحصیل پرداخت تا بہ یاری آں دستگاہی بسازد کہ باآں دستگاہ مردم از راہ دور با یکدیگر گفتگو کنند
(۸) نخستین جملۂ کہ در تلفن گفتہ شد چہ بود؟
جواب: نخستین جملہ کہ در تلفن گفتہ شد ایں بود:
"آقای واٹسن" لطفاً تشریف بیاورید بالا"۔
(۹) چرا ہمکار بل باشادی وارد اتاق شد و گفت: "عاقبت موفق شدید"۔
جواب: ہمکار بل باشادی وارد اتاق شد و گفت "عاقبت موفق شدید"۔ زیرا او از کامیابی بل بسیار خوشحال شدہ بود۔ ہمکار بل واٹسن یار وفادار بل بود۔ علاوہ ازیں تلفن ایجاز نو وحیرت انگیز بود و قابل توصیف و باعث شادی بود۔
(۱۰) اکنوں تلفن چہ نقشی در جہاں دارد؟
جواب: اکنوں ہمہ شہر ہای سراسر جہاں باسیم ہای تلفن بہم مربوط شدہ است۔
(۱۱) تقریباً چند سال از اختراع تلفن مے گذرد؟

جواب : تقریباً نود سال از اختراع تلفن مے گذرد۔

تمرین (EXCERCISE)

۱۔ مخترع هواپیما که بود؟
جواب: دِ تیلر رایت مخترع هواپیما بود۔
(۲) الکل را که کشف کرد؟
جواب: محمد بن زکریای رازی الکل را کشف کرد۔
(۳) کتاب "شاهنامه" را که سرود؟
جواب: کتاب "شاهنامه" را . فردوسی سرود۔
(۴) ابوعلی سینا که بود؟
جواب: ابوعلی سینا حکیمے معروفِ ایران بود۔
(۵) با هر یک ازیں کلمه هائی هم خانواده یک جمله بسازید۔
مخترع . اختراع . اثر ۔ آثار ۔ تاثیر ۔ عمل . اعمال ، معمولاً ۔
جواب: بل مخترع تلفن بود۔ او از اختراعِ تلفن همه عالم را از یک سر تا سر دیگر مربوط ساخت۔
تقریر من در دلِ دوستان اثر شدید کرد۔
او اشتیاق دیدنِ آثار قدیم دارد۔
از تاثیر غم دلش تپید۔
بر نصایح بزرگان ما را باید عمل کنیم۔ اعمالِ بد انجام بد دارد

ترا فرض است کہ معمولاً ہر روز بوقت صبح سیر باغے کنی تا از بیماری خود نجات یابی۔

خالی جگہوں کو پُر کریں:۔

۱۔ پارسال از روئی در آمد شہر ما محصول خوبی داشت۔
۲۔ دوست من برائے اضافۂ علم بیشتر اوقات کتاب ے خواند۔
۳۔ علی برائے گاؤ میش بہ ہمسایہ اش علف داد۔
۴۔ در کیف من یک قلم، دو کتاب و سہ روزنامہ وجود دارد۔
۵۔ مخترع تلفن نخست آموزگار بود
۶۔ حافظ یکے از شاعران بزرگ ایران است۔
۷۔ فردوسی شاہنامہ را بنظم آورد۔
۸۔ شاہ عباس صفوی یکے از مفاخر ایران است۔
۹۔ قطرہ قطرہ جمع گردد وانگہی دریا شود۔
۱۰۔ ہر کہ بالائی اش بیش برفش بیشتر۔

۱۶- سعدی

سات سو سال ہوئے مشرف الدّین نام کا ایک طالب علم زندگی کاٹ رہا تھا۔ مشرف الدّین جلد اپنے باپ سے محروم ہو گیا اور اس کا کوئی سرپرست نہ رہا۔ لیکن اس نے علم حاصل کرنا ترک نہ کیا۔ جس وقت بھی پڑھنے لکھنے سے فرصت پاتا شیراز کے آس پاس سیرگاہوں میں گھومنے پھرنے لگتا۔ مشرف الدّین کو فطرت کے ساتھ محبت تھی اور حُسن کی پوجا کرتا تھا۔ صبح کی ہلکی ہوا، بلبل کی راگنی اور گلاب کا نظارہ اس میں ایک نئی روح پھونک دیتے۔ جس وقت موقعہ ملتا حُسن کی تعریف میں شعر کہنے لگتا۔

شیراز میں ابتدائی علوم حاصل کرنے کے بعد مشرف الدّین زیادہ حصولِ علم کے لئے بغداد چلا گیا۔ سالوں دُنیا میں گھومتا پھرتا رہا اور بہت سے شہروں کا سفر کیا۔ قسم قسم کے لوگوں سے واقف ہو گیا۔ ان سفروں کے دَوران بہت سی باتیں سیکھیں آخر شیراز کو لوٹ آیا۔ اس وقت تک وہ بحیثیت ایک بڑے شاعر کے مشہور ہو چکا تھا اور اُسے سبھی سعدی کے نام سے جانتے تھے۔

سعدی پچاس سال کا تھا جب اُس نے کتاب "گلستان" لکھی۔ گلستان نثر کی کتاب ہے جس میں اشعار شامل ہیں گلستان میں سعدی کے زیادہ تر مضامین سادہ اور سہل ہیں۔ گلستان میں سعدی کی دیکھی سُنی باتوں پر مبنی حکایتیں اور کہانیاں ہیں۔ کبھی کبھی گلستان میں سعدی کسی حکایت کو چند چھوٹے چھوٹے جملوں میں بیان کرتا ہے جو دلکش بھی ہیں اور نصیحت آموز بھی۔ سعدی کی دوسری کتاب "بوستان" ہے جو سراسر نظم میں ہے۔ اس میں بہت سے اخلاقی اور سماجی نکتے اور نصیحتیں کہانی کی صورت میں بیان کئے گئے ہیں۔

علاوہ "بوستان" اور "گلستان" سعدی کے کئی اور کارنامے بھی ہیں۔ سعدی کے مجموعۂ کلام کو "کُلیاتِ سعدی" کہا جاتا ہے۔

سعدی کے بعض شعر ضرب المثل (PROVERB) بن چکے ہیں مثلاً اشعار ذیل :۔

نابردہ رنج گنج میسر نمے شود ⁖ مُزد آں گرفت جان برادر کہ کار کرد

(محنت کئے بغیر دولت حاصل نہیں ہوتی۔ مزدوری اسی کو ملی بھائی جان جس نے کام کیا)

سعدیا مرد نکو نام نمیرد ہرگز ⁖ مردہ آں است کہ نامش بہ نکوئی نبرند

(اے سعدی! نیک نام والا آدمی کبھی نہیں مرتا۔ مرتا وہ ہے جس کا نام نیکی کے ساتھ نہیں لیا جاتا)

گنج خواہی در طلب رنجے ببر ⁖ خرمنی مے بایدت تخمی بکار

(اگر تو خزانہ چاہتا ہے تو اسے حاصل کرنے کے لئے رنج اٹھا۔ اگر تجھے کھلیان چاہیئے تو بیج بولے)

معانی مشکل الفاظ :-

دانش آموز = طالب علم ؛ بزودی = جلدی سے۔ جلد یعنی چھوٹی عمر میں
از دست داد = کھو دیا۔ محروم ہو گیا ("دست داد" غلط چھپا ہے)
سرپرست = پالنے والا، مربی، سر کا سایہ ؛ فراغت = فرصت، خالی وقت ؛ طبیعت = فطرت = قدرت ؛ دوست داشت = محبت رکھتا تھا ؛ زیبائی = حسن، خوبصورتی ؛ بامداد = صبح ؛ فرصت = موقعہ
مقدماتی ؛ ابتدائی، شروع کا ؛ یاد گرفت = سیکھیں ؛ آموزندہ = سکھانے والی ؛ عبرت انگیز = نصیحت آموز ؛ اندرز = نصیحت ؛
اجتماعی = سوشل، سماجی ؛ جز = علاوہ، سوائے ؛ آثار = جمع اثر کی۔ کارنامے، یادگاریں۔ کلام ؛ کلیات سعدی = سعدی کا کلام
مثل = ضرب المثل، کہاوت، جمع ہے ضرب الامثال، کہاوتیں
مزد = مزدوری ؛ بہ نکوئی نبرند = نیکی کیساتھ نہیں لیتے ؛ نبرند = نہ برند (بردن مصدر سے) رنجی ببر = رنج اٹھا، محنت کر ؛ ببر = اٹھا (بردن سے) تخم = بیج ؛ بکار = بو، کاشتن مصدر سے مضارع "کارد" ہے۔ اور "کار" فعل امر ہے ؛ خرمن = اناج کا بڑا ڈھیر، کھلیان ؛

پرسش

(سوالات)

۱۔ سعدی چند سال پیش مے زلیسته است؟

جواب: سعدی هفت صد سال پیش مے زلیسته است۔

۲۔ سعدی ایام فراغت را چگونه مے گذرانید؟

جواب: سعدی ایام فراغت را در گردش و تماشائے گردش گاه هائے نزد شیراز مے گذرانید۔

۳۔ چه چیز هائی به سعدی جانے تازه مے بخشید؟

جواب: نسیم صبح، سرود بلبل و نظارۂ گل به سعدی جانے تازه مے بخشید۔

۴۔ سعدی پس از کسب دانش به چه کاری پرداخت؟

جواب: پس از کسب دانش (در بغداد) سعدی به جهانگردی پرداخت۔

۵۔ سعدی چه کتابهائی نوشته است؟

جواب: سعدی کتاب "گلستان" و کتاب "بوستان" نوشته است

۶۔ "گلستان" چگونه کتابی است؟

جواب: "گلستان" کتابے به نثر است اما آمیخته به نظم مضامین "گلستان" مشتمل بر حکایت هائی ساده و روان است۔ این

حکایت ہا حاصلِ تجرباتِ سعدی است۔ ایں کتاب در طرزِ دلکش نوشتہ شدہ است. کتاب خیلے درس آموز است۔

۷۔ "بوستان" چگونہ کتابی است۔؟

جواب:۔ کتاب "بوستان" سراسر بہ نظم است۔ ایں کتاب اند زہا و نکتہ ہائے اخلاقی و اجتماعی بسیار دارد کہ بصورتِ حکایت نوشتہ شدہ۔

۸۔ بہ مجموعۂ آثار سعدی چہ مے گویند؟

جواب: مجموعۂ آثار سعدی را "کلیاتِ سعدی" مے گویند۔

۹۔ مراد ازیں شعر چیست؟

سعد یا مردِ نکو نام نمیرد ہرگز ؛ مردہ آں است کہ نامش بہ نکوئی نبرند

جواب: مردے کہ کارہائے نیک مے کند نامش بعد از مرگ ہم زندہ بماند۔ مردم ماں کارہائے نیک اورا یاد کنند + کسے کہ کارہائے نیک نہ کند اہلِ دنیا اورا بعد مردن ہرگز یاد نمے کنند۔ مرگِ او نام اورا از دل ہائے مردمان محو کند۔ او کاملاً و دائماً فراموش شود۔

۱۰۔ کسی کہ خرمن مے خواہد چہ کار باید کند؟

جواب: کسی کہ خرمن مے خواہد اورا باید کہ تخم بکارد۔ بے کاشتنِ تخم چیزے نہ روید۔

۱۱۔ آرام گاہ سعدی در کجا است؟

جواب: آرامگاہ سعدی در شیراز است۔

۱۲- بر آرام گاہ سعدی چہ شعری نوشتہ شدہ است؟
جواب: بر درِ آرام گاہ سعدی شعر ذیل نوشتہ شدہ است۔

سعدیا مرد نکو نام نمیرد ہرگز!! !!!
مُردہ آں است کہ نامش بہ نکوئی نبرند

تمرین (EXCERCISE)

1. جملات : من شوق تحصیل علم دارم۔ خوشحالی حاصل رنج و مشقّت است۔ ترا باید محصول را بہ تحفّظ داری۔ عالم بے عمل نتواں ترقی نمود۔ معلوم من است کہ او بہ الزام سرقہ گرفتار شدہ است۔ امروزہ علمِ طبعیات خیلے اہمیّت دارد۔ برائے شنیدنِ تقریرش مردمانِ بسیار گردِ آمدند۔ من ہم در آں اجتماع حاضر بودم۔ زرِ مجموعہ را بہ حفاظت دار۔ جمع کردنِ زر خیلے مشکل باشد۔

2 : خالی جگہوں کو پر کریں:۔

۱۔ نسیم بامدادی بہ انسان جانے تازہ مے بخشد۔
۲۔ سعدی بسیار سفر کرد و با اشخاص گوناگوں آشنا شد۔
۳۔ گلستان کتابی است بہ نثر آمیختہ بہ نظم
۴۔ بیشتر نوشتہای سعدی در گلستان سادہ و رواں است۔
۵۔ در وصفِ زیبائی ہا شعرے سرود۔
۶۔ سعدی جزُ "بوستان" و "گلستان" آثاری دیگر نیز دارد۔

۷۔ مجموعۂ آثار سعدی را "کلیاتِ سعدی" مے گویند۔

پانچ کہاوتیں (پنج مثل) در فارسی

۱۔ چوں از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
(ایک مچھلی سارے پانی کو گندا کرتی ہے)

۲۔ فرزند اگرچہ عیب ناک است!
در چشم پدر از عیب پاک است
(اپنا پوت پرایا ڈھینگرہ)

۳۔ خانہ کہ دو کد بانو باشد
خاک تا بزانو باشد!
(دو گھروں کا مہمان بھوکا)

۴۔ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود (یا)
نہ باشد مار را بچہ بجز مار!
(سانپ کا بچہ سپولیا)

۵۔ ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد۔
اگر خارے بود گلدستہ گردد۔
(ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا)

۱۷- چند سخن از سعدی

(سعدی کی چند کہاوتیں)

دو آدمیوں نے بیہودہ رنج اٹھایا اور بے فایدہ کوشش کی۔ ایک وہ جس نے جمع کیا اور نہ کھایا۔ دوسرا وہ جس نے سیکھا اور عمل نہ کیا۔

خواہ تو کتنا ہی زیادہ علم حاصل کرتا ہے جب تو اس پر عمل نہیں کرتا تو بے علم (نادان) ہے۔

کسی سے پوچھا گیا: عمل نہ کرنیوالا عالم کس چیز سے مشابہ ہے؟ شہد کی مکھی بغیر شہد کے۔

لقمان سے پوچھا گیا: تونے ادب کس سے سیکھا؟ اُسنے کہا: "بے ادبوں سے۔ جو کچھ مجھے ان میں ناپسند نظر آیا اس سے میں نے پرہیز کیا"۔

کستوری وہ ہے جو خوشبو دے نہ کہ وہ جسے عطار کہتے ہیں۔ دانا عطار کی پٹاری کی مانند: خاموش ہے اور ہنر کا دکھاوا

کرنیوالا اور جاہل غازی کے ڈھول کی مانند شور کرنیوالا اور اندر سے خالی۔ (گلستان سعدی سے)

معانی مشکل الفاظ:

رنج = محنت ÷ سعی = کوشش ÷ نادانی = تو نادان ہے۔ جاہل یا بے علم ہے ÷ ماند = ملتا جلتا ہے، مانند ہے، مشابہ ہے ÷ زنبور = شہد کی مکھی ÷ عسل = شہد ÷ عطّار = خوشبوئیں بیچنے والا، عطر بیچنے والا ÷ طبلہ = پٹاری، چھوٹا سا ڈبہ، صندوقچہ ÷ طبل: بڑا ڈھول ÷ غازی = مذہب کی خاطر لڑنیوالا، مجاہد ÷ میان: اندر سے ÷ تہی = خالی ÷ لقمان = قدیم زمانے کا ایک یونانی فلاسفر یا حکیم ÷

پرسش

(سوالات)

۱- چہ کسانے رنج بیہودہ بردند؟

جواب:- دو کس رنج بیہودہ بردند۔ یکے آں کہ مال وزر جمع کرد ولے آں را استعمال نہ کرد و ازاں لطف اندوز نہ شد دوم آں کہ تحصیل علم کرد اما برآں علم عمل نہ کرد۔

۲- چرا عالمے کہ بر علم خود عمل نمے کند نادان است؟

جواب:- اگر کسے بر علم خود عمل نہ کند او بے علم است زیرا از علم خود استفادہ نہ کند۔ علمش بیفایدہ است و مساوی نہ نشدن است۔

۳- سعدی عالم بے عمل را بہ چہ تشبیہ کردہ است؟

جواب:- سعدی عالم بے عمل را بہ زنبور عسل مشابہ کردہ است۔

۴- لقمان کہ بودہ است؟

جواب:- لقمان حکیمے بودہ است در یونان قدیم۔

۵- چگونہ مے تواں از بے ادباں ادب آموخت؟

جواب:- از بے ادباں ایں طور ادب تواں آموخت کہ ہر چہ در ایشاں بد و ناپسند بینیم آں را ترک کنیم۔

۶- آیا اگر عطر فروش مشک را تعریف کند، دلیلِ آں است کہ مشک بوئے خوبی دارد؟

جواب:- اگر عطر فروش مشکِ خود را تعریف و توصیف کند آں دلیل ایں نیست کہ مشک بوئے خوب دارد۔

۷- سعدی دانا را بہ چہ و نادان را بہ چہ تشبیہ کردہ است؟

جواب:- سعدی دانا را بہ طبلۂ عطار و نادان را بہ طبلِ غازی تشبیہ دادہ است۔

۸- گفتہ ہائے سعدی دریں درس از کدام کتابِ او نقل شدہ است؟

جواب:- گفتہ ہائے سعدی دریں درس از " گلستانِ سعدی " نقل شدہ است۔

تمرین (EXCERCISE)

شرح حال سعدی: شیخ مشرف الدین سعدی شیرازی غالبًا در ۱۱۸۴ء ولادت یافت۔ در مدرسۂ نظامیہ بغداد از علامہ ابنِ جوزی تعلیم حاصل کرد۔ او بہ فقر و درویشی، دینیات و علم و ادب رغبت بیش داشت۔ شیخ تا ۱۲۲۶ء بحصولِ تعلیم معروف ماند۔

سعدی سیاحتِ ممالکِ دور دراز نمود۔ بالخصوص سیاحتِ او در دُنیائے اسلام وسیع بود۔ بہ ہندوستان ہم چہار بار بیامد دہ دُوازدہ بار حجِ مکہ معظمہ پا پیادہ کرد۔

دَور اہم ترین زندگیٔ سعدی از ۱۲۵۶ء تا ۱۲۹۱ء بود۔ درین زمانہ شاہکارہائے ادبیٔ او مثلًا "بوستان" و "گلستان" بمعرضِ وجود آمد۔ مثنوی "بوستان" در ۱۲۵۷ء نوشتہ شد و "گلستان" در ۱۲۵۸ء اشاعت یافت۔ در غزل گوئی ہم سعدی دستگاہِ کامل داشت۔ غزلیات بچہار نوع منقسم است:۔

(۱) غزلیات قدیم (۲) خواتیم (۳) بدائع (۴) طیبات۔

مثالِ اشعارِ غزل: دل و جانم بتو مشغول و نظر در چپ و راست
تا نداند حریفاں کہ تو منظورِ منی
گر کند میل بہ خوباں دلِ من خوردہ مگیر
کایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند!

اس درس میں استعمال شدہ افعال:

بُردند۔ کردند۔ اندوخت۔ نخورد۔ آموخت۔ نکرد۔ نخوانی۔ نیست گفتند۔ ماند۔ گفتند۔ آموختی۔ گفتہ۔ آمد۔ کردم۔ است۔ بجوید۔ بگوید

جدول فاعل ہا:

جملہ	فاعل
۱۔ مشک بوی خوش مے دہد	۱۔ مشک
۲۔ عطار عطر مے فروشد۔	۲۔ عطار
۳۔ جنگجویانِ قدیم در جنگہا طبل مے زدند	۳۔ جنگجویان
۴۔ دوکس رنج بیہودہ بردند۔	۴۔ دوکس
۵۔ عالم بے عمل بہ زنبور عسل ماند۔	۵۔ عالم بے عمل
۶۔ لقمان از بے ادباں ادب آموخت	۶۔ لقمان
۷۔ نسیم بامدادی بہ انسان جانی تازہ مے بخشد	۷۔ نسیم بامدادی
۸۔ سعدی سالہا جہانگردی کرد۔	۸۔ سعدی
۹۔ ما از خواندنِ آثار سعدی لذت مے بریم	۹۔ ما

۱۸۔ نفت

(مٹی کا تیل۔ پٹرول)

قدیم ایرانی آگ کو مقدس سمجھتے تھے اور تمام عبادت گاہوں میں جنہیں وہ "آتش کدہ" کہتے تھے آگ جلاتے تھے۔ قدیم ایران کے بڑے اور مشہور آتش کدوں میں سے ایک کا نام "آذر گشپ" تھا۔ کہتے ہیں کہ اس آتش کدہ میں سات سو سال تک آگ روشن رہی اور نہ کبھی وہ بجھنی تھی اور نہ ہی کسی وقت راکھ باقی چھوڑتی تھی۔ دانش مندوں کا کہنا ہے کہ آذر گشپ کو ایک کنویں کے اوپر بنایا گیا تھا جس سے مٹی کے تیل کی گیس (GAS) نکلتی رہی ہے اسطرح مورخ کہتے ہیں کہ قدیم ایرانی جنگوں میں اس تیل سے فائدہ اٹھاتے رہے۔

موجودہ صورت میں پٹرول کے استعمال کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ امریکہ میں پٹرول کے پہلے کنویں کی کھدائی کو ابھی سو سال سے زیادہ نہیں گذرا۔

آج دنیا میں پٹرول نے بہت زیادہ اہمیت حاصل کرلی ہے۔ موٹر کار (AUTO-MOBILE) جس پر ہم سوار ہوتے ہیں،

ٹریکٹر (TRACTOR) جسے ہم کھیتی باڑی کے کاموں میں استعمال کرتے ہیں، جہاز جو سمندر میں چلتے ہیں، ہوائی جہاز جو آسمان میں اُڑتا ہے اور زیادہ تر کلیں (MACHINES) اور کئی کارخانے پیٹرول کی مدد سے کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پیٹرول سے سینکڑوں مادّے حاصل ہوتے ہیں۔ پلاسٹک کی بہت سی چیزیں مثلاً بیٹری، (BATTERY) نل (PIPE)، گراما فون ریکارڈ (RECORD) کھلونوں کا کئی قسموں کا سامان، کمرے کا فرش (دری) اور دوسری، چیزیں پیٹرول کے مادّوں سے بنائی جاتی ہیں۔ جس وقت تم تارکول (TAR) بچھے راستوں اور سڑکوں پر چلتے ہیں، کیا تم کبھی سوچتے ہو کہ جو کچھ تمہارے پاؤں کے نیچے ہے پیٹرول کے مادّے سے بنایا گیا ہے؟ جو کچھ اسفالٹ (ASPHALT) میں استعمال ہوتا ہے وہ تارکول ہے۔ تارکول کالے رنگ کا ایک مادّہ ہے جو کچّے پیٹرول سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کو ریت اور بُورے (POWDER) کے ساتھ ملا دیتے ہیں اور راستوں پر بچھا دیتے ہیں۔ اُسے کُوٹتے ہیں اور دباتے ہیں تاکہ ایک سخت تہ (LAYER) بن جائے۔

پیٹرول کہاں سے حاصل کیا جاتا ہے؟ زمین کے کئی حصّوں میں خاص طور پر اُس کے گڑھوں میں پیٹرول زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اُسے نکالنے کے لئے گہرے کنویں کھودے جاتے ہیں۔ کچے پیٹرول کو جو کنویں سے نکلتا ہے، صاف کن کارخانے، (REFINERY) میں صاف کیا جاتا ہے اور اس کے مختلف مادّوں کو

الگ الگ کیا جاتا ہے۔

ہمارے ملک کے بہت سے حصّوں میں پٹرول زمین کی گہرائیوں میں پایا جاتا ہے۔ ہمارا ملک دُنیا کے پٹرول پیدا کرنے والے خطوں میں شمار ہوتا ہے۔ ہر سال ایران کے پٹرول کی بھاری مقدار دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہے۔ ایران کے زیادہ تر پٹرول کے کنوئیں خوزستان میں ہیں۔ جو پٹرول خوزستان کے کنوؤں سے نکلتا ہے اُسے ریت کے ساتھ آبادان کو بھیجا جاتا ہے تاکہ اس شہر کے صاف کن کارخانے میں اسے صاف کیا جائے۔ آبادان کا صاف کن کارخانہ دنیا کے سب سے بڑے کارخانوں میں سے ایک ہے۔ ایران کے چند دوسرے شہروں میں خاص طور پر کرمانشاہ اور تہران میں بھی صاف کن کارخانہ موجود ہے۔

پہلے پٹرول کو آبادان سے پٹرول بردار ماشینوں کے ذریعہ تہران میں لاتے تھے لیکن اب آبادان سے تہران تک نل (PIPES) بچھا دیئے گئے ہیں۔ یہ نل جو پستیوں، بلندیوں سرنگوں اور بلند میدانوں کو عبور کرتا ہے اور پٹرول کو تہران میں پہنچاتا ہے، صنعتی نشاہکاروں میں شمار ہوتا ہے۔ تہران سے مشہد اور رشت کو بھی پٹرول نل کے ذریعہ بھیجا جاتا ہے:

معانی مشکل الفاظ: آذرگشپ = ایران کے ایک قدیم آتش کدہ کا نام ہے: خاکستر = راکھ: بہ جا = باقی: گاز = گیس (GAS): نفت = پٹرول۔ مٹی کا تیل: استفادہ کردن = فایدہ اٹھانا۔ استعمال کرنا: معمول = عمل میں۔ مستعمل: ہنوز =

ابھی :: حفر = کھودنا :: نخستین = پہلا :: فراوانی = کثرت کیسانه، زیاده
اتومبیلی = موٹر کار (AUTOMOBILE) تراکتور = ٹریکٹر (TRAC-
TOR) کشاورزی = کھیتی باڑی۔ کاشتکاری :: ازاں گذشتہ =
اس کے علاوہ :: پلاستیکی = پلاسٹک (PLASTIC) بطری =
بیٹری (BATTERY) لولہ = نل (PIPE) صفحہ گراما فون = ریکارڈ
گراما فون (RECORD) کف = فرش :: کف پوش = دری
اتاق = کمرہ :: جادہ ہا = راستے :: خیابانہا = سڑکیں :: آسفالت =
(ASPHALT) تارکول (TAR) قیر = تارکول :: شن = ریت :: ماسہ =
بورا۔ کیری (STONE POWDER) مخلوط کردن = ملانا :: ریزند =
گراتے ہیں، بچھاتے ہیں۔ "زیزند" غلط چھپا ہے :: مے کوبند = کوٹتے
ہیں (مصدر کوفتن سے) "مے گوئید" غلط چھپا ہے :: فشار دادن
دبانا۔ دباؤ ڈالنا، جیسے گاڑی (ROLLER) سے :: پوشش = تہ
پرت (LAYER) اعماق = جمع عمق کی = گہرائی۔ گڑھا :: استخراج =
نکالنا :: عمیق = گہرا :: حفر = کھودنا :: پالائشگاہ = صاف کرنے کی
مشین والا کارخانہ (REFINERY) سرزمین = خط، علاقہ ::
نفت خیز = پٹرول پیدا کرنے والا :: سابقاً = پہلے :: نفتکش
پٹرول کھینچنے والی، پٹرول بردار :: تونلہا۔ جمع تونل کی، سُرنگ
(TUNNEL) جلگہ = بُلند میدان۔

پُرسِش

(سوالات)

۱۔ در نظرِ ایرانیانِ قدیم آتش چگونہ بود ؟
جواب: در نظرِ ایرانیانِ قدیم آتش مقدّس بود۔
۲۔ چرا ایرانیانِ قدیم بہ عبادت گاہ ہائے خود آتش کدہ مے گفتند ؟
جواب: ایرانیانِ قدیم عبادت گاہ ہائے خود را آتش کدہ مے گفتند زیرا در عبادت گاہ ہائے ایشاں ہموارہ آتش روشن مے بود
۳۔ یکے از مشہور ترین آتش کدہ ہائے ایرانِ قدیم چہ نام داشت؟
جواب: یکے از مشہور ترین آتش کدہ ہائے ایران قدیم آذر گشپ نام داشت۔
۴۔ بہ عقیدۂ مورّخاں چرا آتش آتش کدۂ آذر گشپ ہفت صد سال روشن بود و ہرگز خاکستر بہ جا نمے گذاشت ؟
جواب: آتش کدۂ آذر گشپ بر روئے چاہے ساختہ بودند دراں چاہ نفت بود۔ ازاں نفت آتش مے افروختند۔ بدیں وجہ آں آتش ہیچ وقت خاموش نمے شد و خاکستر

بجائے گذاشت۔ این آتش کدہ بنام آذرگشپ بُود زیرا آذرگشپ شاہِ ایران قدیم اولاً آتش دراں روشن کرد۔ بعد ہفت صد سال از روئے دریافت این حقیقت معلوم شد۔

۵۔ استفادہ از نفت بہ صورتِ امروزی چند سال است کہ معمول گردیدہ؟

جواب: استفادہ از نفت بہ صورتِ امروزی بیشتر از صد سال نیست کہ معمول گردیدہ۔

۶۔ چہ وسائلے با موّاد نفتی کار مے کُند۔؟

جواب: اتو مبیلے (MOTOR CAR OR AUTOMOBILE) ترا کتوری (TRACTOR)، کشتیہا، ہوا پیما۔ بیشتر ماشینہا و بعضے از کارخانہ ہا با موّاد نفتی کار مے کُند۔

۷۔ از نفت چہ چیز ہا بدست مے آید؟

جواب: از نفت خیلے چیز ہا بدست مے آید۔ بسیارے از وسایل پلاستیکی مانند بطری، لولہ، صفحۂ گرامافون، انواع اسباب بازی، کف پوشِ اتاق و چیز ہائے دیگر از موّاد نفتی ساختہ مے شود۔ قیر کہ در آسفالت جادہ ہا و خیاباں ہا بکار مے رُود از نفتِ خام بدست مے آید۔

۸۔ نفت را از کجا بدست مے آورند۔؟

جواب: در بعضی نقاطِ زمین نفت بہ مقدار فراواں وجود

دارد۔ نفتِ خام در اعماق آں نقاطِ زمین بکثرت یافتہ مے شود و برائے استخراج آں نفت چاہ ہائے عمیق حفر مے کُنند۔

۹۔ بیشتر چاہہائے نفتِ ایران در کجا است؟

جواب: بیشتر چاہہائے نفتِ ایران، در خوزستان است۔

۱۰۔ نفتی کہ از چاہہائے خوزستان استخراج مے شود چگونہ بہ آبادان فرستادہ مے شود؟

جواب: نفتی کہ از چاہہائے خوزستان استخراج مے شود با لولہ بہ آبادان فرستادہ مے شود۔

۱۱۔ نفت چگونہ از آبادان بہ تہران مے رسد۔؟

جواب: نفت از آبادان بوسیلۂ لولہ (PIPE) بہ تہران مے رسد۔

تمرین (EXCERCISE)

I. وسائل نقلیہ (MEANS OF TRANSPORT)

۱. اتومبیل: (AUTOMOBILE) موٹر کار
آموزگار ما ہر روز در اتومبیل بہ مکتب مے رود۔

۲. کشتی: جہاز بحری۔
بوسیلۂ کشتی دریائے بزرگ و عمیق را عبور تواں کرد۔

۳. ہواپیما: ہوائی جہاز
ہواپیما مسافراں را زود تر بہ منزلِ مقصود مے رساند

۴. لولہ: نل (PIPE)
میانِ آباداں و تہران بسے پستیہا و بلندیہا، تونلہا و جلگہ ہا وجود دارد۔ بدیں سبب نفت از آباداں بہ تہران بوسیلۂ لولہ (PIPE) فرستادہ شود۔

۵. ماشینِ نفت کش:
سابقاً نفت را از آباداں بہ تہران بذریعہ ماشینِ نفت کش مے رساندند۔

II. مذکورہ ذیل بارہ کلمات سے دو دو کلموں کے چھ الفاظ بناؤ۔

کار، گراں۔ گاہ، خانہ۔ پالائش۔ نفت۔ کدہ۔ خیز۔ آتش

بہا۔ کار۔ شاہ

جواب : (۱) کارخانہ (۲) گراں بہا (۳) پالائش گاہ (۴) آتش کدہ (۵) نفت خیز (۶) شاہکار (شاہ کار)

III اسم خاص: (PROPER NOUN) کسی شخص، چیز یا جگہ کے نام کو اسم خاص کہا جاتا ہے۔

مثلاً ایران۔ نام ملک + (آذرگشسپ۔ نام بادشاہ)

امریکہ۔ نام ملک + خوزستان = نام خطّ یا صوبہ ایران +

آبادان۔ نام شہر ایران + کرمانشاہ = نام شہر ایران

تہران = نام شہر ایران

مشہد = نام شہر ایران

رشت = نام شہر ایران

۱۹- عصرِ فضا

(THE AGE OF SPACE)

(زمانۂ خلا)

جس زمانے میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں اہم اور نئی دریافتیں اس طرح متواتر ہو رہی ہیں کہ ہر بار اس زمانے کو ایک نیا نام دیا جاتا ہے۔ کچھ ہی عرصہ ہوا ہمارے زمانے کو "ماشینی زمانہ" کہتے تھے۔ ابھی ماشینی زمانے کے چند سال بھی نہ گذرے تھے کہ ہمارے زمانے کا نام "ایٹمی زمانہ" پڑ گیا۔ اب سائینسدان تیزی کے ساتھ خلائی سفر کے بارے میں اطلاعات جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ خلا وسیع، حیران کن اور پُر راز ہے لیکن صرف اطلاعات جمع کرنے سے سائینسدان کی تسلی نہیں ہوتی۔ وہ اُن راستوں کو معلوم کرنے کی فکر میں ہیں جن سے انسان ستاروں تک سفر کر سکے اور ان میں اُتر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانے نے ایک نیا نام اختیار کیا ہے "زمانۂ خلا"۔

اس کے باوجود کہ چند سال بھی نہیں ہوئے کہ زمانہ

خلا شروع ہوا۔ لیکن آسمانوں میں جانے کا خیال طویل مدت سے آتا رہا ہے۔ ایران کے بڑے شاعر فردوسی کے شاہنامہ میں ہم پڑھتے ہیں کہ کاوس شاہ چاہتا تھا کہ آسمانوں میں جائے اور چاند اور سورج کو نزدیک سے دیکھے۔ ایسا ہوا کہ اس کے حکم دینے پر ایک تخت تیار کیا گیا۔ اس کے چاروں طرف نیزے باندھے گئے۔ ہر نیزے کے سرے پر بکرے کی ران لٹکائی گئی۔ پھر تخت کے چاروں طرف رسیوں کیساتھ عقابوں کے پاؤں کو باندھا گیا۔ رسیاں اتنی اونچی نہیں تھیں کہ عقاب بکرے کی ران تک پہنچ سکیں۔ کاوس شاہ تخت پر بیٹھ گیا۔ چوں کہ عقاب بھوکے تھے وہ گوشت تک پہنچنے کے لئے اُڑے اور کاوس شاہ کو اپنے ساتھ آسمان تک لے گئے۔

فرانس کا مشہور مصنف ژول ورن بھی سو سال پہلے " زمین سے چاند تک " نام کی ایک کتاب میں چاند کے کرہ تک انسان کے سفر کو بیان کرتا ہے۔

یہ کہانیاں اس زمانے میں لکھی گئی تھیں جب انسان یہ تصور بھی نہ کرسکتا تھا کہ ایکدن سچ مچ خلائی سفر انجام پائے گا۔ کوئی شخص بھی نہیں جانتا تھا کہ ایکدن انسان راکٹ (ROCKET) بنائیگا اور ان کے وسیلے سے چاند اور دوسرے ستاروں تک جہاز

بھیجے گا۔

لیکن چوں کہ انسان رازجُو ہے۔ اُسے یہ خیالی کہانیاں بھاتی نہیں، اور وہ اُنہیں بڑے مزے کیساتھ پڑھتا تھا۔ اسی رازجوئی کے طفیل سائینسدان آہستہ آہستہ اس قابل ہوگئے کہ ایسے وسیلے مہیّا کریں، جن سے وہ چاند، سورج اور دوسرے ستاروں کے بھید ظاہر کریں۔ انسان کو چاہیئے کہ کسی جگہ جانے کے لئے پہلے اس جگہ کو پہچانے اور اس کے راستے کو جانے۔ وہاں جانے کے لئے اس کے پاس کوئی وسیلہ ہو۔ یہی وجہ تھی کہ سائینسدانوں نے کوشش کی کہ پہلے آسمان کو اچھی طرح پہچانیں۔

گالیلہ، سائینسدان اٹلی، پہلا شخص تھا جس نے اس راہ میں بڑا قدم اٹھایا۔ چار سو سال ہوئے اُس نے پہلی دُوربین بنائی اور اس کے ساتھ آسمان کا مشاہدہ کیا۔ گالیلہ پہلا آدمی تھا جس نے دوربین کیساتھ چاند کا مطالعہ کیا۔

قدیم سائینسدانوں نے کہا تھا کہ چاند کی سطح بالکل ہموار ہے۔ اور یہ پستی اور بلندی نہیں رکھتا۔ لیکن جس وقت گالیلہ نے اپنی دُوربین کیساتھ چاند پر غور سے نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ چاند کا کرّہ بھی زمین کی طرح پہاڑیاں اور درّے رکھتا ہے۔

اس کے بعد ہر روز جو گذرتا تھا چاند، سورج اور ستاروں کے بارے میں سائنسدانوں کی اطلاعات بڑھتی گئیں۔ یہاں تک کہ سائنسدان اس قابل ہو گئے کہ انسان کو چاند کے کرّے پر چلا سکیں۔ چاند پر انسان کا چلنا تاریخ کے بڑے واقعات میں شمار ہوتا ہے اور دُور دراز ستاروں اور خلاؤں تک سفر کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اس کے باوجود ابھی ستاروں تک انسان کے سفر کی راہ میں مشکلیں اور رکاوٹیں موجود ہیں۔ لیکن کون سی مشکل ہے جس پر انسان کی عقل غلبہ نہیں پا سکتی اور کون سی رکاوٹ ہے جسے انسان کا ارادہ دُور نہیں کر سکتا؟

معانی مشکل الفاظ:

عصر = زمانہ + کشف = انکشاف، دریافت + ہر چند گاہ = کئی بار + تا چندی پیش = کچھ عرصہ، ذرا + ہنوز = ابھی + عصر ماشین = ماشینوں کا زمانہ + عصر اتم = زمانۂ اتم (ATOM AGE) + بسرعت = تیزی کے ساتھ + فضا = خلاء (SPACE) پہناور = وسیع، پھیلا ہوا + شگفت انگیز = حیران کرنے والا اسرار آمیز = پُر راز + راضی نمے کند = تسلی نہیں کرتا + فرود آید = نیچے اُترے + عصرِ فضا = خلاء کا زمانہ (AGE OF SPACE) + فکر = خیال + دیر باز = طویل مدت + دستور = حکم + گوسفند = بکری، بھیڑ + عقاب = پرندے کا نام

(EAGLE) بندہا : رسّیاں + گرسنہ : بھوکا + قرن : صدی
کرۂ ماہ : چاند کا کرہ یا گولا (GLOBE) + شرح دادن : بیان
کرنا + واقعًا : واقعی، سچ مچ + موشک : راکٹ (ROCKET)
سفینہ : کشتی، جہاز + کنج کاو = رازجُو، حقیقت کا متلاشی
دوست داشتن = پیار کرنا، چاہنا + فراواں : بہت
زیادہ + کشف کردن = ظاہر کرنا۔ فاش کرنا + اسرار =
جمع سر کی بھید + نخست : پہلے + ایتالیائی : اٹلی کا
(ITALIAN) تیلسکوپ = دُوربین (TELESCOPE)
بدقّت : غور کے ساتھ + تپّہ ہا : پہاڑیاں + درّہ =
پہاڑوں کے بیچ راستہ + دانستنیہا : اطلاعات۔
جاننے کی باتیں + روئیداد = واقعہ + دوردست : دُور
دراز + راہِ مسافرت ہموارے سازد : سفر کے لئے راہ
ہموار یعنی آسان کرتا ہے (چاند پر انسان کا چلنا)
دُشواریہا = مشکلات + موانعی : رکاوٹیں + فائق شدن :
قابو یا غلبہ پانا:

پرسش

۱۔ چرا بہ عصرِ ما عصرِ فضا مے گویند؟
جواب: عصرِ مارا عصرِ فضا مے گویند زیرا انسان در دانش مندی خیلے ترقی کرد و اطلاعات در بارۂ ماہ حاصل کرد۔ عاقبت انسان بر ماہ قدم زد کہ در فضا است۔ اکنوں دانش منداں سعی ہا مے کنند کہ بہ ستارگانِ دیگر رسند۔ برائے حصولِ ایں مقصد راکٹ ایجاد کردہ اند۔ ایں راکٹ یا موشک انسان را بہ فضا مے رساند۔ بدیں سبب عصرِ حاضر را عصرِ فضا مے گویند۔
۲۔ آیا فکرِ رفتن بہ آسمانہا، تازہ است؟
جواب: فکرِ رفتن بہ آسمانہا، تازہ نیست۔ در زمانۂ قدیم کاؤس شاہ، حکمرانِ بزرگِ ایران، ہم مے خواست کہ بہ آسمانہا رود۔ او بر تخت نشست و با مددِ عقاب ہا بالا رفت و بہ آسماں رسید۔
۳۔ در کدام کتاب نوشتہ شدہ است کہ کاؤس شاہ مے خواست بہ آسماں برود؟
جواب: در شاہنامۂ فردوسی نوشتہ شدہ است کہ

کاؤس شاہ مے خواست بہ آسمان برود۔

۴۔ آیا مردمانِ قدیم مے دانستند کہ روزی بشر بہ ستارگان خواہد رسید۔

جواب: مردمانِ قدیم نمے دانستند کہ روزی بشر بہ ستارگان خواہد رسید۔

۵۔ داستانہائی خیالی دربارۂ سفر بہ ستارگانِ دیگر چہ فایدہ ای داشت؟

جواب: داستانہای خیالی دربارۂ سفر بہ ستارگانِ دیگر خیلے فایدہ داشت؟ مردماں ایں داستانہارا بالذت فراواں مے خواندند۔ دانش مندان از روئے تیج کاوی سعی ہا آغاز کردند کہ اسرار ماہ و خورشید و ستارگان را کشف کنند۔ برائے حصولِ ایں مقصد ایشاں کم کم وسایل ساختند کہ تاں ہا اسرار ماہ و خورشید وغیرہ فاش کنند و عاقبت برائے رسیدنِ ماہ وسیلہ ہا جُستند و راہ مسافرت ہموار کردند۔

۶۔ گالیلہ اہل کجا بود؟

جواب: گالیلہ اہل ایتالیا (ITALY) بوُد

۷۔ گالیلہ چہ کار کرد؟

جواب: گالیلہ در چہار قرن پیش نخستین تلسکوپ را ساخت و باآں ماہ را مطالعہ و مشاہدہ کرد۔

۸- دانش مندانِ قدیم درباره ماه چه گفته بود ؟
جواب: دانش مندانِ قدیم گفته بودند که سطح ماه کاملاً هموار است و پستی وبلندی ندارد۔

۹- با تیلسکوپ چہ مے کنند ؟
جواب: با تیلسکوپ جاہائے دور دست را مے بینند واز ہر چہ آں جا وجود دارد واقف گردند۔ اشیائے کوچک ہم بدیدن بوسیلۂ تلسکوپ بزرگ تر شوند۔

۱۰- اکنوں بشر در راہِ مسافرت بہ فضا بہ کجا رسیدہ است ؟
جواب: اکنوں بشر در راہِ مسافرت بہ فضا بر ماہ رسیدہ است۔

EXCERCISE تمرین

جواب I کلمات مخالف المعنی:

بستند = کشادند: دزد درخانہ را کشاد ومال وزر بردہ برفت
نشستند۔ برخاستند: چوں وزیر تعلیم بمدرسہ بیامد ہمہ آموزگاراں وطلبا برخاستند واحترام نمودند
دشواری۔ آسانی: ایں مسئلہ را بآسانی حل نتواں کرد۔

انجام پذیر۔ ناانجام پذیر: باہمہ سعیٔ او کارش ناانجام پذیر بماند۔
آغاز۔ آخر: آخرِ تقریرش واضح نہ بُود۔
پہناور۔ تنگ: راہِ آہن از درّۂ تنگ مے گذرد۔
بسرعت۔ بسُستی: حمید بہ حکمِ آقا توجہ نہ دارد و کار را بسستی انجام داد۔
نخستین۔ آخرین: پدرش مردِ آخرین بود کہ از جائے حادثہ برفت۔
فراواں۔ اندک: برائے انجام دادنِ ایں کار اہم پولِ اندک فائدہ اے ندارد۔
پائیں آمدند۔ بالا رفتند: ایشاں از درّۂ کوہ پا پیادہ بالا رفتند۔

II ہم خانوادہ کلمات:

لذّت: لذیذ + نقص: ناقص
مواظب: مواظبت + تصمیم: مصمّم + تحصیل: حاصل + معلوم: عالم۔ علم + تحقیق: محقق + نظر: منظور + طول: طویل + معالجہ: علاج

III سوالیہ عبارتوں کو غیر سوالیہ صورت میں لکھا گیا ہے:
جواب: (۱) ہرکس میہنِ خود را دوست داشتہ باشد۔
۲۔ ہرکس بداند کہ دانائی بہتر از نادانی است۔

۳۔ مشکلے نیست کہ آں را با تصمیم و ارادہ حل نتواں کرد۔

IV: گالیلہ کہ بود و چہ کار کرد؟

جواب: گالیلہ دانش مندِ ایتالیا بُود۔ او در چہار قرن پیش نخستین تلسکوپ را ساخت۔

V: کاؤس شاہ حکمرانِ بزرگِ ایران بود۔ او مے خواست کہ بہ آسمانہا برود و ماہ و خورشید و ستارگانِ دیگر را بغور مشاہدہ کند۔ برائے ایں مقصد او فرمود کہ تختے بسازند و بر چہار گوشۂ آں چہار نیزہ بہ بندند۔ بہ سر ہر نیزہ رانِ گوسفندے آویختند۔ بعد ازاں بحکمِ شاہ پاہائے چہار عقاب با ریسمانہا بہ چہار طرفِ تخت بستند۔ ریسمانہا آں قدر دراز نہ بود کہ عقاب ہا بہ رانِ گوسفند برسند۔ کاؤس شاہ بر آں تخت نشست۔ عقابہا گرسنہ بودند۔ آں ہا سعی نمودند کہ بہ گوشت برسند۔ امّا بہ گوشت نتوانستند رسید۔ آنہا بہ ہوا پرواز کردند و کاؤس شاہ را با خود بہ آسمان بُردند۔

VI: مشکلے نیست کہ آساں نشود؛ مرد باید کہ ہراساں نشود

معنی:

کوئی ایسی مشکل نہیں ہے جو حل نہ ہوسکے۔ انسان

کو چاہیئے کہ پریشان نہ ہو۔ مطلب یہ کہ محنت اور لگن سے
کام کیا جائے تو کوئی بھی مشکل یا مسئلہ ناقابل حل نہیں
ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ مشکلات کا سامنا دلیری سے
کرے اور کبھی نہ گھبرائے، آخر اُسے کامیابی نصیب ہوگی۔

۲۱- دهکده نو

ایکدن ایک کوّے نے جس کے چوزوں کو ایک ظالم عقاب اٹھا کر لے گیا تھا اپنا گھونسلہ اور شہر چھوڑ دیا۔ اور تن تنہا جنگل کی راہ لی۔ جہاں تک ممکن تھا آسمان میں اونچا چلا گیا۔ وہاں سے خشک اور خالی جنگل میں نظر ڈالی۔ چوزوں کی موت کے غم سے اس کے آنسو گرنے لگے۔

جبکہ وہ بلا مقصد اپنے بازو پھڑ پھڑا رہا تھا جنگل کے بیچ میں بلند پہاڑ کے دامن سے دور اس نے چنار کا ایک درخت دیکھا۔ نیچے اترا اور آہستہ سے چنار کی سب سے اونچی شاخ کے اوپر بیٹھ گیا اور بولا:

"اے ناواقف درخت! سلام۔ میں ایک اکیلا اور رنج زدہ کوّا ہوں۔ بہت زیادہ اڑ چکا ہوں اور تھک گیا ہوں۔ کیا اجازت ہے کہ تیری شاخ کے اوپر ایک گھڑی آرام کر لوں"۔؟

چنار کا درخت جو خود بھی اکیلا تھا خوش ہوا کہ کوئی

اس کا پتہ کرنے آیا ہے۔ کوّے سے بولا:
"بے شک میں بھی تیری طرح اکیلا ہوں۔ کئی طویل سال ہو چکے ہیں کہ اس جنگل میں تنہا زندگی بسر کر رہا ہوں۔ کبھی کبھار کوئی تھکا ماندہ مسافر میرے سایہ میں بیٹھ جاتا ہے۔ تھوڑا سا آرام کرتا ہے اور میرے ساتھ کوئی بات کئے بغیر اپنا بُقچہ اٹھا لیتا ہے اور چل دیتا ہے"۔
کوّے نے آہ بھری اور چنار کو اپنا حال سُنایا۔
چنار نے کوّے کو حوصلہ دیا اور کہا:-
"فکر مت کر۔ زمانہ ہی ایسا ہے۔ غم ہی غم ہے۔ برداشت کرنا چاہیئے۔ کیا تو اس شاخ کو دیکھ رہا ہے؟ اسے طوفان نے توڑ دیا ہے۔ اُسی طرح یہ خشک اور پتوں کے بغیر میرے جسم سے چمٹی ہوئی ہے۔ میں کیا کرسکتا ہوں؟"
کوّا جس نے تھوڑی سی آسائش پالی تھی بولا:
"ہم دونوں ایک ہی درد میں مُبتلا ہیں۔ میرا دِل شہر سے اکتا گیا ہے۔ اگر تیرے آرام میں کوئی خلل نہ ڈالوں تو مجھے اجازت دے تاکہ تیری اسی شاخ پر اپنے لئے ایک گھونسلا بنا لوں"۔
درخت نے کہا! "یہ تو میرے لئے خوش بختی کا سبب ہے۔ تو بازو رکھتا ہے۔ تو اڑ سکتا ہے اور میرے لئے پہاڑ چشموں اور میرے خوش قسمت بھائیوں (درختوں) کی

خبر لا سکتا ہے۔ میری تمنّا ہے کہ میں جانوں کہ اُس پہاڑ کے پیچھے کیا حال ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں ٹھنڈے اور صاف میٹھے پانی کے چشمے بہہ رہے ہیں اور درخت میری طرح پیاسے نہیں ہیں۔ آہ! کہاں ہے وہ چشمہ جو آئے صاف میٹھے پانی کو میرے پاؤں میں نثار کرے اور مجھے تروتازہ کرے"!

کوّا بولا: "اگر میں یہاں گھونسلہ بناؤں تو مجھے اس طرح اکیلا اور نا امید نہ رہنے دوں گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو بھی کام میرے ہاتھوں ہو سکتا ہے تیرے لئے انجام دوں گا۔ اب جبکہ میرے جسم کی تھکاوٹ دور ہو گئی ہے میں جاتا ہوں تاکہ پہاڑ کے پیچھے چکر کاٹوں اور خبر لاؤں"

یہ کہا اور بازو پھڑ پھڑاتا ہوا آسمان کے سینے میں جا پہنچا۔ جس وقت پہاڑ کے پیچھے پہنچا اس نے ایک صاف درّہ دیکھا دلکش فضا کے ساتھ۔ ندیاں دیکھیں صاف میٹھے پانی والی چشمے کے کنارے بیٹھ گیا چشمے کا ٹھنڈا اور میٹھا پانی پیا۔ اس کے بعد ایک قاری کی بلند آواز اُٹھی۔ چشمہ جو ریت کے نرم اور چمکدار ذرّوں کیساتھ جوش کھا رہا تھا اور ان کو آفتاب کے نور میں نکھار رہا تھا بولا:

"اے خوبصورت کوّے! تو کیا چاہتا ہے؟"

کوّے نے کہا! " افسوس کہ اس بیابان میں ایک درخت تیری آرزو رکھتا ہے اور تو اُس سے بہت دور ہے"۔
چشمے نے کہا! " اُس تک پہنچنے کو کتنا لمبا راستہ ہے"۔
کوّا بولا! " لگ بھگ ایک فرسنگ کے برابر ہے"۔
چشمے نے سوچا اور کہا! " میں اپنے آپ کو اس تک پہنچاؤں گا۔ اس کا اتہ پتہ بتا تاکہ آج ہی سے اپنا کام شروع کریں"۔
کوّے نے بیابان اور درخت کے مقام کی نشانیاں بیان کیں اور خوشی کے ساتھ چشمے کو الوداع کہی۔
جب چنار نے کوّے سے چشمے کے آنے کی خبر سُنی تو خوشی کے مارے اپنی ٹہنیوں کو جھٹکا دیا اور اپنے پتوں کے ساتھ کوّے کو چوما۔
چند روز گذر گئے۔ کوّے نے اپنا گھونسلہ تیار کیا۔ ایکدن کوّا اپنے گھونسلے میں بیٹھا تھا اور اپنے دیکھے سُنے واقعات کے بارے میں چنار کے ساتھ باتیں کر رہا تھا آفتاب غروب ہونے والا تھا کہ درخت نے کہا! " میں پانی کی پیاس محسوس کر رہا ہوں"۔
کوّا بولا: " میں ایک راگنی سُن رہا ہوں"۔
کوّا چلا گیا اور بلند ترین شاخ کے سرے پر جا بیٹھا اور دیکھا کہ غروب ہونیوالے سُرخ آفتاب کے نیچے ایک

ندی لمبے سنہری سانپ کی طرح پیچ وتاب کھاتی ہوئی آگے آرہی تھی۔

کوے نے کہا! "چشمہ آگیا چشمہ آگیا!" درخت خوشی سے کانپنے لگا۔ ندی نے درخت کو گھیر لیا اور اس کے گرد زمین پر پھیل گئی۔ کوا نیچے آیا اور اس نے اپنی نوک کے ساتھ ایک چھوٹی سی نالی درخت کے تنے کے اردگرد کھودی تاکہ ندی آسانی کے ساتھ اس میں سما جائے۔

تھوڑا سا بھی عرصہ نہ گذرا کہ درخت کے اردگرد اور ندی کے کنارے اپنے آپ اُگنے والی گھاس اور چھوٹے چھوٹے جنگلی پھول زمین سے پیدا ہوگئے اور بیابان کے سینے پر ایک چمکدار ہرا خط کھینچ دیا۔ ہر روز ندی بیابان کی زیادہ چپٹی سطح کو سیراب کرتی اور زمین کو سبز رنگ کی پوشاک سے آراستہ کرتی۔

ایکدن ایک تھکا ماندہ مسافر درخت کے پاؤں میں پہنچا۔ اس نے ندی کو دیکھا۔ اپنے بقچے کو زمین پر رکھا اپنا سر منہ دھویا اور چنار کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ جب کوا روزانہ گردش سے واپس آیا تو انسان کو دیکھ کر خوش ہوا۔ نزدیک آیا۔ زمین پر بیٹھ گیا اور بولا!

"اے تنہا مسافر! سلام! تو کہاں سے آرہا ہے اور کہاں جارہا ہے؟" آدمی نے جواب دیا! "شہر سے آرہا ہوں

آوارہ ہوں اور نہیں جانتا کہ کہاں جا رہا ہوں۔ اپنے آپ کو میں نے قسمت کے حوالہ کر دیا ہے“۔

کوّا بولا! ”کیا تو چاہتا ہے کہ آوارگی سے چھٹکارا پائے؟ کوّا اور نزدیک آگیا اور بولا!

”یہ درخت اور یہ ندی کوئی ساتھی نہیں رکھتے۔ میں ہی اکیلا اس بیابان کا گھومنے والا باشندہ ہوں۔ تو بھی ہماری طرح اکیلا اور لاوارث ہے۔ یہیں ہمارے ساتھ رہ۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خوشی کا وقت کاٹے گا“۔

وہ آدمی خوشی سے اچھل پڑا اور ہر طرف نگاہ ڈالی۔ بیابان ہر طرف سے اُفق تک پھیلا ہوا تھا۔ دم بھر کے لئے اس نے سوچا اور بولا!

”میں اسی جگہ رہوں گا اور اس زمین کو آباد کرنے میں کوشش کروں گا۔ اے دوست! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور رنج و غم میں میرا ساتھی بن“۔

چنار کا درخت جو اس وقت تک چُپ رہا تھا اور ان دونوں کی باتوں کو سُن رہا تھا بولا:

”اے انسان! تیرا آنا مبارک ہے! اے آبادی کے نشانیے! میں اور کوّا تیرے دوست اور مددگار ہوں گے“۔

اس آدمی نے اپنا دسترخوان کھولا۔ روٹی کے لقمے کو جو اس کے پاس تھا ندی کے پانی میں بھگویا اور پنیر

کے ساتھ کھایا۔ تھوڑا سا کوّے کو بھی دیا۔ پھر اس جگہ سے اٹھا اور اپنے بغیچے سے ایک کدالی نکالی۔ آبادی کے لئے پہلی چوٹ زمین پر لگائی۔ چنار کے اردگرد ایک بڑی ندی کھودی تاکہ درخت زیادہ پانی سے سیراب ہو۔ اگلے دِن کی صبح اُس آدمی نے کوّے اور درخت کو 'خدا حافظ' کہا۔ بولا! "میں شہر کو جاتا ہوں تاکہ اپنے ساتھ چند دوستوں کو لاؤں۔ آبادی صرف دو ہاتھوں (یعنی ایک آدمی) سے نہیں ہوتی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ چند اور مہینوں تک اس جگہ ایک خوبصورت گاؤں بساؤں گا۔"

چنار بولا: "اس گاؤں کا کیا نام رکھوگے؟"

آدمی نے ذرا سوچا اور کہا: "کیسے ممکن ہے کہ اس (کوّے) کا نام چھوڑ دیں۔ "کلاغ آباد" (نام رکھینگے)۔" کوّے نے اعتراض کرتے ہوئے کہا! "نہیں نہیں! اس آبادی کا نام 'چناراں' رکھنا چاہیئے کیوں کہ اس کی آبادی چنار کے سبب ہے۔" چنار بولا۔ "کلاغ آباد" دلکش نام ہے۔ درحقیقت یہ کوّا ہی تھا جس نے اس جگہ کو آباد کیا۔" کوّا بولا: "نہیں۔ اس آبادی کا نام وہی "چناراں" رکھنا چاہیئے۔"

آدمی نے کہا: "چناراں' کیا خوبصورت نام ہے! درخت انسان کو پانی کی یاد دلاتا ہے اور پانی پرندے

چارپائے اور انسان کا نشانہ ہے۔ سبھی ایک جگہ۔ سبھی اکٹھے۔
خدا حافظ، اے مہربان کوّے، خدا حافظ، اے بلند چنار!
خدا حافظ، اے دہکدہ چناراں!"
درخت، کوّا اور ندی اکٹھے کہہ رہے تھے:
"اے انسان! جلد واپس آ۔ ہم تیری انتظار میں ہیں"۔

معانی مشکل الفاظ:

کلاغ = کوّا + جوجہ ہا = چوزے، کوّے کے بچّے + لانہ = گھونسلہ + اشک = آنسو + بال مے زد = بازو پھڑپھڑا رہا تھا۔ پر مار رہا تھا + رُوی = اوپر + ازبس = بہت زیادہ (ازبس غلط چھپا ہے) + خستہ = تھکا ماندہ، تھکا ہوا + شاد = خوش + سُراغ = پتہ، خبر + آمدہ است = آیا ہے (آمدہ بنیست غلط چھپا ہے) ہر چند گاہ = کبھی کبھار + کمی = تھوڑا سا، تھوڑی دیر + آسائد = آرام کرتا ہے + کولہ بار = بغچہ، گٹھڑی جو پیٹھ پر اٹھائی جائے + ماجرا = حال آپ بیتی + دلداری = حوصلہ + اندیشہ = فکر، خوف + روزگار = زمانہ + باید ساخت = گذارہ کرنا چاہیئے، نباہنی چاہیئے، برداشت کرنا چاہیئے + چسپیدہ = چمٹی ہوئی (چسیدہ غلط چھپا ہے) ہمدرد = ایک ہی درد یا مصیبت میں مبتلا + دل از ..... گرفتن = کسی چیز سے اکتانا دل کا + برہم زدن = خلل ڈالنا

گڑبڑ کرنا + سعادت = خوش قسمتی + برادر ہائے خوش بختم =
میرے خوش قسمت بھائی یعنی چنار کے درخت + پشت =
پیچھے + خنک = ٹھنڈا + زلال = صاف اور میٹھا + تشنہ =
پیاسے + نثار کند = قربان کرے، بخشے، عطا کرے +
سیراب = تر و تازہ + بمانی = تو رہے + خستگی = تھکاوٹ +
سری زنم = سر ماروں، گھوموں پھروں + بال = پرندے
کے بازو + سپس = اس کے بعد + آوا = آواز + قاری =
قران مجید پڑھنے والا + سر داد = اٹھی، ابھری + ماسہ ہا =
ریت کے ذرے + براق = چمکدار، تاباں + پرتو = نور،
روشنی + مے رقصاند = نچا رہا تھا یعنی ریت کے
ذرّے سورج کے نور میں ناچ رہے تھے۔ جھلمل جھلمل کر رہے
تھے + گوش مے داد = سن رہا تھا یعنی چشمہ سن
رہا تھا + مقدمت = مقدم تو، تیرا آنا + گرامی باد = مبارک
ہو + یاور = مددگار، سفرہ = دستر خوان + کلنگ = کدالی
زمین کھودنے کا چھوٹا سا دستی آلہ، کھرپی + کولہ بار =
بغچہ، گٹھڑی + نخستین = پہلی + ضربہ = چوٹ، وار +
کند = کھودی، مصدر کندن (کھودنا) سے فعل ماضی مطلق
بہرہ مند = حاصل کرنے والا، لطف اندوز + خداحافظی
کرد = خدا حافظ کہا + رخصت ہوا + با دو دست =
دو ہاتھوں سے یعنی ایک انسان سے۔ ایک آدمی سے

دہکدہ = گاؤں + زیبا = خوبصورت + کمی = تھوڑا سا، تھوڑی دیر + اسمش = اس کا نام یعنی کوّے کا نام زود = جلد + برگرد = واپس آجا - لوٹ آ ۔

پُرسش
(سوالات)

۱۔ چرا کلاغ سر بہ بیابان نہاد؟
جواب: کلاغ سر بہ بیابان نہاد زیرا عقابے جوجہ ہائے اورا ربودہ بود وا و از غمِ مرگِ جوجہ ہا رنجیدہ بود و اشک از چشمہائے اومے ریخت۔
۲۔ چنار کلاغ را چگونہ دلداری کرد؟
جواب: چنار بہ کلاغ گفت: "اندیشہ مدار۔ روزگار ہمیں است۔ غم است با باید ساخت۔ شاخۂ مرا ببیں۔ طوفان ایں را شکستہ است وایں شاخ خشک و بے برگ بہ تنِ من چسپیدہ است۔ چہ مے توانم کرد؟"
۳۔ کلاغ از چنار اجازہ خواست تا چہ کند؟
جواب: کلاغ از چنار اجازہ خواست تا بر ہماں شاخۂ شکستۂ چنار لانۂ خود بسازد۔

۴۔ چنار چہ آرزو داشت؟
جواب: چنار آرزو داشت کہ از حال چشمہ ہا و درختہائے پشتِ کوہ بداند۔
۵۔ کدام عبادت نشان مے دہد کہ چنار در آرزوئی است؟
جواب: عبارت ذیل نشان مے دہد کہ چنار در آرزوئی است:-
" آہ کجا است چشمہ ای کہ آبِ زلال در پائے من نثار کند و مرا سیراب سازد؟"
۶۔ کلاغ چشمہ را چگونہ پیدا کرد؟
۷۔ چنار خوشحالی خود را از آمدن چشمہ چگونہ نشان داد؟
جواب: کلاغ پشت کوہ رسید۔ بر کنار چشمہ نشست و آبِ خنک و شیرین) نوشید۔ چشمہ از کلاغ مقصد آمدن پُرسید۔ کلاغ او را در بارۂ چنار خشک، و بے برگ مطلع کرد و گفت" چنار در آرزوئے آبِ چشمہ بیتاب است"۔ چشمہ او را تسلی داد، و گفت" اندیشہ مگیر۔ من خود را بہ او خواہم رسانید"۔ کلاغ او را از نشانِ بیابان و جائے چنار واقف گردانید۔ پس چشمہ خود را بطرف چنار رواں کرد و زود آنجا رسید

کلاغ چنار را از آمدِ چشمہ خبردار کرد و چنار از خوشی شاخہ
ہایش را تکان داد و کلاغ را با برگہائے خود بوسید.

۸۔ چشمہ چہ تدبیری در اطراف درخت بوجود آورد؟

جواب: چشمہ دور درخت پیچید و گرداگرد او بہ روئے خاک پہن شد۔

۹۔ کلاغ چہ پیش ہائی بہ رہگذر کرد؟

جواب: کلاغ بہ رہگذر گفت:

این درخت چنار و این چشمہ گرداگرد آں تنہا و بے یار اند۔ تو ہم تنہا و بیکس ہستی۔ ہمیں جا با ماہماں و زندگی بکن۔ روزگار تو بخوشی خواہد گذشت"۔

۱۰۔ چرا مرد رہگذر بہ شہر رفت تا چندتن از دوستانِ خود را بیاورد؟

جواب: مردِ رہگذر بہ شہر رفت تا چندتن از دوستانِ خود را بیاورد تا آبادی بوجود آید زیرا آبادی با دو دست (یک نفر) تنہا ممکن نیست۔

۱۱۔ رہگذر چہ اسمے برائے دہکدہ پیش نہاد کرد؟

جواب: رہگذر برائے دہکدہ اسمِ "کلاغ آباد" پیش نہاد کرد۔

۱۲۔ کلاغ چہ اسمی پیش نہاد کرد؟

جواب: کلاغ اسمِ "چناراں" برائے دہکدہ پیش نہاد کرد۔

۳۔ سرانجام اسم دہکدہ چہ شد؟

جواب: سرانجام اسم دہکدہ "چناران" شد۔

۴۔ در این درس جویبار بہ چہ تشبیہ شدہ است؟

جواب: در این درس جویبار بہ مارِ دراز و طلائی تشبیہ شدہ است کہ چون مار سُرخ پیچ وتاب مے خورد و پیش مے رود۔

تمرین EXCERCISE

مذکورہ ذیل جملوں و عبارتوں میں پرانتسز (BRACKETS) کے بیچ دیئے گئے کلمات کی جگہ دوسرے ہم معنی و مناسب کلمات لکھو۔

جواب: (۱) ایا (اجازہ) ہمست تا ساعتی زیرِ شاخہ تو بنشینم۔
رخصت

(۲) چشمہ با ماسہ ہای نرم و (درخشان) مے جوشید و آنہا را در پرتو آفتاب (بہ رقص در مے آورد)
براق
مے رقصاند

(۳) (سرقدر) کہ نے تو الست در آسمان بالا رفت۔
با عجلہ

(۴) روزگار ہمیں است کو شادی ہم است باید (بسازیم)۔
ساخت

(v) بیابان از ہر طرف تا آنجا کہ چشم کار می کرد گسترده بود.
افق

(vi) من و کلاغ یار و (مونس) خواہیم بود.
یاور

(vii) کتاب ہائے تاول و رزن را از کجا باید (بخریم) ؟
خرید

(viii) باید کہ (بکوشیم) تا پیش رفت کنیم.
سعی کنیم / نمائیم

(ix) چشمہ را چگونہ (مے توانیم) پیدا (کنیم)
ممکن است / مے تواں
نمائیم / کرد

۲- مذکورہ ذیل کلمات مرکب کن اجزا سے بنے ہوئے ہیں:

جواب:
(i) خوشگوار = خوش + گوار
(ii) ہمدم = ہم + دم
(iii) کولہ بار = کولہ + بار
(iv) داغدیدہ = داغ + دیدہ
(v) سرنوشت = سر + نوشت
(vi) سیراب = سیر + آب
(vii) خوشحال = خوش + حال
(viii) سرزمین = سر + زمین
(ix) خداحافظ = خدا + حافظ
(x) جوئیبار = جوی + بار
(xi) بال زناں = بال + زناں

4- در جُملہ ہائے ذیل فاعل و فعل را تعین کنید و در جدول بنویسید:-

کلاغ لانہ و شہر را ترک کرد-
چنار خبر آمدنِ چشمہ را شنید-
مرد سفرہ اش را باز کرد-
نادان پیشِ ہیچ کس احترام ندارد-
درخت آدم را بہ یادِ آب مے اندازد-

جواب:-

جدول

جُملہ	فاعل	فعل
۱- کلاغ لانہ و شہر را ترک کرد-	کلاغ	ترک کرد
۲- چنار خبر آمدنِ چشمہ را شنید	چنار	شنید
۳- مرد سفرہ اش را باز کرد	مرد	باز کرد-
۴- نادان پیشِ ہیچ کس احترام ندارد	نادان	ندارد
5- درخت آدم را بہ یاد آب مے اندازد	درخت	مے اندازد

۲۲- خسیس

ڈراما جو ہم یہاں پڑھ رہے ہیں فرانس کے بلند درجہ ڈراما نگار مولیر کے ڈراما "خسیس" کے تیسرے ایکٹ (ACT) کے کچھ حصّے کا ترجمہ ہے۔ وہ (مولیر) سترہویں صدی عیسوی میں ہوا ہے۔ اس ڈرامے کا پہلا کردار ایک کنجوس اور بخیل آدمی ہے ہارپاگون نام کا جو والر نام کا ایک ناظر (SUPER-VISOR) رکھتا ہے۔ والر ہارپاگون کی خوشامد کے لئے اس کی تمام باتوں پر ہاں میں ہاں مِلاتا ہے۔ لیکن ژاک جو اس کا باورچی بھی ہے اور گاڑی بان بھی ہارپاگون کے عیبوں کو ظاہراً اور صاف صاف بیان کرتا ہے۔

ہارپاگون: ناظر! آ اِس کام میں میری مدد کر۔ اوہ! ژاک آ، میں نے تمہیں ایسے ہی دنوں کے لئے رکھا ہے۔

ژاک: صاحب! کیا باورچی کا کام ہے یا گاڑی بان کا؟ کیوں کہ میں باورچی بھی ہوں اور گاڑی بان بھی۔

ہارپاگون: دونوں کا۔

ژاک: لیکن فرمائیے، پہلے کس کے لئے حکم صادر کیا ہے؟
ہارپاگون: باورچی کے لئے
ژاک: پس از راہِ مہربانی ذرا ٹھہرئیے (ژاک گاڑی بان کا لباس اتارتا ہے اور باورچی کا لباس پہن کر آگے آتا ہے)
ہارپاگون: یہ کیا مہمل اور مضحکہ خیز تکلّفات ہیں؟
ژاک: آپ مطلب کی بات کہیں۔
ہارپاگون: ژاک صاحب! میں نے وعدہ کر رکھا ہے کہ آج رات دوستوں کو رات کے کھانے کی دعوت دوں۔
ژاک: (اپنے آپ سے) عجیب بات ہے
ہارپاگون: کہو، دیکھوں، ہمیں اچھا کھانا دو گے؟
ژاک: بے شک، اگر کافی روپیہ عنایت فرمائیں۔
ہارپاگون: افسوس! پھر روپیہ، ایسا ہے گویا کہنے کو دوسری کوئی بات ہی نہیں۔ ہائے روپیہ! ہائے روپیہ! یہ لفظ تو ان کی زبان سے چمٹا ہوا ہے (الگ ہی نہیں ہوتا) ان کی بات تو صرف یہی کلمہ ہے: روپیہ، روپیہ!
ناظر: (ژاک سے مخاطب ہو کر) میں نے اس سے زیادہ گستاخانہ جواب کبھی نہیں سنا۔ سچ مچ یہ خیال تمہارا ہی ہے! کیا تو سوچتا ہے کہ زیادہ روپیہ کے ساتھ اچھا کھانا مہیا کرنا ایک بڑا معجزہ ہے؟ دنیا میں اس سے زیادہ

آسان کام کون سا ہے؟ یہ کام تو ہر احمق کر سکتا ہے۔ عقلمند انسان تو وہ ہے جو تھوڑے داموں کے ساتھ عمدہ کھانا اور رنگارنگ دسترخوان مہیا کرے۔

ژاک : اچھا کھانا اور دام کم۔

ناظر : جی ہاں!

ژاک : خدا کی قسم! ناظر صاحب! اگر اس کام کا بھید بتا دیں، اور آستین چڑھا کر اس شام کے کھانے کو ترتیب دیدیں تو میں بہت شکر گذار ہوں گا۔ ورنہ یہ ایک فضول سی بات ہوگی۔

ہارپاگون : خاموش! (SHUT UP!) کہو کس کس چیز کی ضرورت ہے؟

ژاک : خود ناظر صاحب سے پوچھیے جو تھوڑے داموں کے ساتھ رنگارنگ ضیافت کا اہتمام کرے گا۔

ہارپاگون : ہی! میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔

ژاک : میز پر کتنے آدمی چاہتے ہو؟

ہارپاگون : آٹھ دس آدمی۔ لیکن تو آٹھ سے زیادہ آدمیوں کو مدِنظر رکھ۔ جو کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے تیار کیا جاتا ہے وہ دس آدمیوں کا اچھی طرح پیٹ بھر دیتا ہے

ناظر : صحیح فرما رہے ہیں

ژاک : بہت اچھا! چار قسموں کی پینے کی چیزیں اور پانچ

قسموں کی کھانے کی چیزیں ضروری ہیں۔
ہار پاگون: ہائے! تو کیا کہتا ہے؟ اتنی مقدار کے ساتھ تو
ایک شہر بھر کو کھانا دے سکتے ہیں۔
ژاک: کبا..... (کباب)
ہار پاگون: (باورچی کے منہ پر ہاتھ رکھتا ہے) اے بے ایمان
بدمعاش! تو میرا گھر برباد کرنا چاہتا ہے۔
ژاک: کھانے کی ٹھنڈی چیزیں ....
ہار پاگون: (پھر اس کے منہ پر ہاتھ رکھتا ہے) پھر وہی؟
ناظر: (باورچی سے مخاطب ہوکر) سچ سچ، کیا تو چاہتا
ہے کہ سب کا پیٹ پھوٹ جائے؟ کیا آقا نے اپنے دوستوں
کو اس لئے دعوت دی ہے کہ ان کو حد سے زیادہ کھلا کر ہلاک
کرے؟ جا کسی قدر حفظان صحت (HYGIENE) کے اصولوں
کا مطالعہ کر اور ڈاکٹروں سے پوچھ کہ زیادہ کھانا کس
قدر نقصان دہ ہے!
ہار پاگون: ٹھیک ہے۔ اس نے سچ کہا ہے۔
ناظر: ژاک صاحب! تو اور تیرے ہم پیشہ ساتھی جانتے
ہیں کہ گوشت سے بھرپور ضیافت موت کا سبب ہے۔ جو
شخص چاہتا ہے کہ اپنے مہمانوں کے تئیں محبت کا اظہار
کرے اُسے ضیافت میں کمال کفایت اور صرفہ (بچت)
سے کام لینا چاہیئے۔ مرحوم بزرگوں کی کہاوت ہے: "کھانا

زندہ رہنے کے لئے ہے نہ کہ زندہ رہنا کھانے کے لئے"۔
ہارپاگون: واہ کیا خوب کہا! آ، اس اعلیٰ کہاوت کے لئے تیرا مُنہ چوموں۔ یہ دلکش ترین بات ہے جو میں نے اپنی تمام زندگی میں سُنی ہے۔ "زندگی چاہیئے کھانے کے لئے نہ کھانا زند...... نہ" نہیں ہوا۔ ایسا تو نہیں تھا۔ تو نے کیا کہا؟
ناظر: میں نے عرض کیا! "کھانا زندہ رہنے کے لئے ہے نہ کہ زندہ رہنا کھانے کے لئے"۔
ہارپاگون: (باورچی سے) ہاں! تو نے سُنا (ناظر سے مخاطب ہوکر) جس بڑے آدمی نے یہ بات کہی ہے کون ہے؟۔
ناظر: اس وقت اس کا نام مجھے یاد نہیں۔
ہارپاگون: میرے لئے اسے لکھنا مت بھول تاکہ میں حکم دوں کھانے کے کمرے کی دیوار پر اسے سنہری حروف میں لکھیں۔
ناظر: آپ کا کہا سر ماتھے پر۔ شام کی ضیافت سے متعلق بھی اجازت فرمایئے۔ میں اس کا اہتمام کروں گا۔
ہارپاگون: پس دیر نہ کر۔
ژاک: کیا خوب! میری زحمت کم تر ہوگی۔
ہارپاگون: (ناظر سے) ایسی چیزیں تیار کرنا چاہیئے کہ بغیر کھائے انسان کا پیٹ بھر جائے۔ مثلاً سخت لوبیا

کی کچھ مقدار اور سیتا سپاری۔
ناظر: تسلی رکھیے۔ قربان جاؤں!
ہارپاگون: ژاک کو چاہیے میری گاڑی صاف کرے۔
ژاک: ذرا ٹھہریے۔ یہ حکم گاڑیاں سے تعلق رکھتا ہے (پس وہ گاڑیبان کا خاص لباس پہنتا ہے) قربان جاؤں! کیا فرمایا؟
ہارپاگون: میں نے کہا: تو گاڑی کو صاف کرے، گھوڑوں کو جوتے (گاڑی کے ساتھ باندھے) اور مجھے بازار لے جائے۔
ژاک: آپ کے گھوڑے قربان جاؤں! خدا کی قسم مطلق چلنے کی قوت نہیں رکھتے۔ اگر میں کہوں کہ وہ اپنی جگہ پر سوئے ہوئے ہیں تو یہ صحیح نہیں ہوگا۔ کیوں کہ ان بے چارے بے زبان جانوروں کے لئے مطلق سونے کی بھی جگہ نہیں ہے۔ سرکار نے انہیں ایسی فاقہ کشی کا شکار بنا رکھا ہے کہ ان کے وجود کا نام و نشان تک نہیں رہا
ہارپاگون: بیکاری اور زیادہ کھانے سے بیمار ہوگئے ہیں
ژاک: اگر کام نہ کریں تو کیا کچھ کھانا بھی نہیں چاہیے؟ سچ سچ ان کو اس کمزوری اور بدحالی میں دیکھنے سے میرے دل پر چھری چل رہی ہے۔ میں اپنے گھوڑوں سے محبت رکھتا ہوں اور جس وقت ان کو اذیت اور عذاب

جان کی حالت میں دیکھتا ہوں تو ایسا ہے گویا میں اپنے
آپ کو اس حالت میں دیکھتا ہوں۔ مجبوراً اپنی خوراک، نیند
اور غذا کو کم کرتا ہوں اور کچھ نہ کچھ ان تک پہنچاتا ہوں۔
سچ مچ وہ انسان نہایت ظالم اور سنگدل نہ ہوگا جو
حیوانات پر رحم نہیں کرتا۔

ہارپاگون: مجھے بازار تک پہنچانے میں انہیں کوئی
تکلیف نہ ہوگی۔

ژاک: آقا! مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں کہ انہیں راستے
پر ڈالوں کیونکہ میرا دل نہیں مانتا کہ اس حالت
میں انہیں کوڑے لگاؤں۔ وہ گھوڑے جو اپنے آپ کو
نہیں کھینچ سکتے گاڑی کو کس طرح کھینچیں گے؟

ناظر: قربان جاؤں! میں پڑوسی کو آمادہ کروں
گا کہ گاڑی کو چلائے۔ ژاک کو چھوڑیے کہ وہ شام کا
کھانا تیار کرنے میں لگ جائے۔

ژاک: بہت خوب! بہتر ہے کہ یہ گھوڑے کسی دوسرے
کے ہاتھوں مریں اور میں ان کی جان نکلنے کے عذاب کو
نہ دیکھوں۔

را نخورده سیر کنند

۵. چرا هاریاگون به تراک مے گوید: "نو نفس از ہشت نفر را در نظر بگیر"
جواب: ہار پاگون این بگوید برا غذای که برائے ہشت نفر تہیہ کنند ده نفر را خوب سیر مے کنند۔

۶. عقیدہ ناظر کسی کہ مے خواہد بہ مہمانان خود دوستی نشان دہد چہ باید کند؟
جواب: ناظر بہ تراک گفت: "کسے کہ بہ مہمانان خود دوستی نشان دہد باید در سفرہ خود کفایت و صرفہ جوئی ملحوظ دارد۔"

۷. ناظر در گفتہ ہائے خود از چہ مثل قدیم استفادہ کرد؟
جواب: ناظر در گفتہ ہائے خود از مثل ذیل استفادہ کرد۔
"خوردن برائے زیستن است نہ زیستن برائے خوردن۔"

۸. چرا ہار پاگون مے خواست ناظرش چیز ہائے برائے شام تہیہ کند کہ آدم را نخوردہ سیر مے کند؟
جواب: ہار پاگون مے خواست ناظرش چیز ہائے برائے شام تہیہ کند کہ آدم را نخوردہ سیر کند زیرا او بسیار بخیل بود و نمے خواست کہ پولے زیاد خرج کند۔

۹. چرا ہیچکسے ہار پاگون ناہار رفتن نداشتند؟

جواب ۵: بابا لگون نائی راہ رفتن نداشتند زیرا ایشاں فاقہ کشی خیلے ضعیف و ناتواں بودند

تمرین EXCERCISE

جواب ۱- (الف): بخیل۔ خسیس۔ تنگدل۔ صرفہ جو، کفایت شعار

(ب): مسرف۔ بے کفایت۔ بے صرفہ۔ بے قناعت۔ فراخدل

جواب ۲- چہ مے گوئی؟ = چہ فرمائی؟

صبر کن = قناعت فرمائید

حرفت را بزبان و بلطف سخن بگوئید

اگر پول کافی بدہی = اگر پول کافی عطا فرمائید

چہ گفتی؟ = نفہمیدم آقا بازفرمائید

جواب ۳: جملات با فعل ماضی

- مگر ارباب دوستانش را دعوت کردہ است کہ آنہا را بنزد و اُمبر خوری بکشاید؟ (ماضی قریب)

(ii) این زیبا ترین سخنی است کہ در تمام عمر خود شنیدہ ام (ماضی قریب)

(iii) ناظر را عرض کردم خوردن برائے زیستن است (ماضی مطلق)

جُملات با فعل مُستقبل

(i) زاک: چہ بہتر، زحمتِ من کم تر خواہد بود۔
(ii) ہارپاگون: بگو، ببینم غذائے خوبی بہ ما خواہی داد
(iii) زاک: ایں شام را راہ بہ بینند از دید بسیار متشکر خواہم شُد۔

جُملات با فعل حال

(i) ایں کلمہ از زبانِ شان نمے اُفتد۔
(ii) غذائی کہ برائے ہشت نفر تہیّہ کنند دہ نفر را خوب سیر مے کند۔
(iii) زاک روپیشِ کالسکہ رانی را از تن در مے آورد

جواب (۶) ضحّاک : وزیر اعظم! بارگاہ فی الفور آراستہ شود۔
وزیر اعظم: قربان آقا! بارگاہ آراستہ شدہ است۔
ضحّاک بر تخت نشستہ تاج را بر سر نہاد۔
ضحّاک: وزیر اعظم! بزرگانِ شہر را حاضر کنید۔
وزیر اعظم با احترامِ تمام سر خود را فرو آورد؛ پاسخ داد:
ہمہ بزرگانِ شہر در بارگاہ حاضر اند۔
ضحّاک : (مخاطب بہ حاضرین) شما مے دانید کہ جوانے

پر زور و حوصلہ مند دشمن من است۔ او مے خواہد کہ
مرا ہم از تاج و تخت و ہم از جان محروم کند۔
امراء و کبرا : (آشفتہ شدہ) جہاں پناہ! چہ چارہ باید
جُست؟
ضحّاک : شہادت نامہ باید نوشت، کہ من شاہ دادگر
و رحمدل ہستم۔ امراء و کبرا تصدیقِ آں شہادت نامہ کنند
تا دُشمن از کینہ جوئی دست بردارد۔
ہمہ امراء و کبرا از خوف خشمِ ضحّاک فی الفور برآں
شہادت نامہ گواہی دادند۔ آں گاہ آہن گرے کاوہ
نام گریہ و فریاد کناں و دست برسر زناں در بارگاہ
بیامد و گفت :
"اے شاہِ ستمگر! عدل و رحمدلی تو کجا است؟ ملازمین
شاہی ہفدہ فرزندانِ مرا برائے قربانی بہ جلاد سپردہ اند۔
حالا یک و آخرین فرزند من زندہ است۔ اگر عادل ہستی
از قربانیٔ فرزند یگانۂ من دست بردار۔"
ضحاک ازیں سخن ہا خیلے متعجب و خوفزدہ گشت۔
فی الفور فرمان داد کہ فرزندِ آخرین کاوہ را رہا کنند۔
مامورینِ شاہ فرزندِ کاوہ را آزاد کردند و بہ پدرش سپردند۔

۲۳۔ مقرراتِ عبور و مرور

آج کل تمام چھوٹے بڑے شہروں بلکہ دیہات میں بھی زیادہ تر لوگ اس لئے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جائیں یا اپنے بوجھ اور جانوروں کو (سوار کرکے) لیجائیں۔ موٹر ذرائع باربرداری (MEANS OF MOTOR TRANSPORT) سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً اتوبس (OTO BUS = OMNI BUS) موٹر کار، ٹرک موٹر سائیکل، غیر موٹر وسائل باربرداری جیسے بائیسکل۔ بڑے شہروں میں زیادہ تر لوگ صبح سویرے بغیر وسیلۂ باربرداری اپنے کام کی جگہ پر جا سکتے ہیں۔ ہر روز جو گذرتا ہے وسائل باربرداری کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے کیوں کہ ایک تو آبادی متواتر بڑھنے کی حالت میں ہے اور دوسرے صنعتی ترقی کے نتیجے میں باربرداری کے وسیلے زیادہ آسانی سے اور سستے لوگوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں۔

اب اگر ان تمام وسائل باربرداری کو چلانے والے اور یہاں تک کہ پیدل چلنے والے تنظم و نسق اور قواعد کی

پروا کئے بغیر اپنی مرضی سے چلنے لگیں تو بہت جلد شہروں کی صورت حال بگڑ جائے گی، سینکڑوں تصادم رونما ہوں گے اور ہزاروں لوگ ہلاک ہو جائینگے۔

ان خطروں سے بچنے اور بد انتظامی کا سامنا کرنے کے لئے سڑک پار کرتے اور گذرتے وقت گاڑی چلانے سے متعلق راہنمائی کے قوانین اور قواعد کا لحاظ رکھنا سب پر واجب ہے۔ جو شخص ان قواعد سے بے رُخی اختیار کرتا ہے اُسے (قانون کی) خلاف ورزی کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔ اُسے سزا ملنی چاہیئے۔

جو پیدل چلنے والے پیدل راستے سے (سڑک) پار کرنے کی بجائے سواروں کے راستے میں پڑ جاتے ہیں وہ موٹر گاڑیوں کے بیچ میں سے گذرتے ہیں اور سڑک کے ایک طرف سے دوسری طرف جانے کے لئے اُسے مقررہ خط کشیدہ جگہوں سے پار نہیں کرتے۔ وہ (قانون کی) خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اس لئے کہ کچھ جلد تر منزل پر پہنچ جائیں اکثر ناگوار حادثوں کا سبب بنتے ہیں۔

کسی ڈرائیور پر نظر ڈالو جو موٹر کار کے پتوار (STEERING WHEEL) کے پیچھے بیٹھا ہے اور بے فکری کے ساتھ چل رہا ہے۔ اچانک اپنے آپ کو ایک پیادہ راہ گذر کے سامنے پاتا ہے۔ اس لئے کہ راہ گذر کے ساتھ اس کا تصادم نہ

ہو وہ اپنی راہ سے ہٹ جاتا ہے۔ اکثر ایسے موقعہ پر کسی دوسرے راہ گذر کے ساتھ اس کی ٹکر ہو جاتی ہے اور ناگوار حادثہ رُونما ہو جاتا ہے۔ کسی بچے کی ہڈیاں موٹر کار کے پہیّوں کے نیچے چور چور ہو جاتی ہیں۔ ایک طالب علم کتاب ہاتھ میں لئے پرائمری سکول سے لوٹ آرہا ہے۔ اس کا پاؤں ٹوٹ جاتا ہے۔ ایک عورت کو جو سڑک پر کچھ خریدنے آئی ہے چوٹ لگ جاتی ہے۔ اس قسم کے کئی دوسرے حادثے بھی رُونما ہوتے ہیں۔ جس وقت افسر پولیس جائے حادثہ پر پہنچتا ہے اور پوچھ تاچھ کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ گنہگار درحقیقت وہ راہ گذر تھا جو بغیر دھیان کے اچانک سڑک کے بیچ میں آگیا۔

سڑک کو اس لئے دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے کہ بار بردار گاڑیاں سواروں کے راستے سے، پیادہ چلنے والے پیدل راستے (سڑک کے دو طرف) سے اور ہر شخص آخری لاین میں اپنے دائیں طرف چلیں۔

بھیڑ بھاڑ والی سڑکوں کے زیادہ تر سواروں کے راستے میں جگہ جگہ سفید خطوط بطور نشان و علامت کھچے ہوئے ہیں۔ سڑک کو ایک طرف سے دوسری طرف پار کرتے وقت انہی خط کشیدہ جگہوں سے گذرنا چاہیئے۔ سڑک کے بیچ تک بائیں طرف اور اس کے بعد دائیں طرف نظر رکھنی چاہیئے۔

کسی چوک میں جہاں راستہ دکھانے والے چراغ ہیں جس وقت ہم سڑک کی ایک طرف سے دوسری طرف جانا چاہیں تو ہمیں راستہ دکھانے والے چراغ پر توجہ دینی چاہیئے۔ عام طور پر چوکوں میں ہر کھمبے کے اوپر چراغوں کی دو قطاریں لگائی جاتی ہیں۔ پہلی قطار جو بار برداری کی گاڑیوں کے لئے مخصوص ہے تین رنگ رکھتی ہے: سُرخ، زرد، اور سبز۔ بار برداری کی گاڑیاں سُرخ رنگ کے ساتھ ٹھہر جاتی ہیں۔ زرد رنگ کے ساتھ ٹھہرنے یا چلنے کو تیار ہوتی ہیں اور سبز رنگ کے ساتھ چل پڑتی ہیں دوسری قطار جو پیادہ راہ گذروں کے لئے مخصوص ہے۔ دو رنگ رکھتی ہے: سُرخ اور سبز۔ پیادہ چلنے والے کو سُرخ چراغ کے روشن ہونے پر ٹھہر جانا چاہیئے اور سبز چراغ کے روشن ہونے پر چل پڑنا چاہیئے۔

کبھی کبھی چند بچے (سڑک کو) پار کرنے اور گذرنے کے قواعد کی پروا نہیں کرتے اور تصادم رونما ہونے اور خطرہ پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اس قسم کے بچے وہ ہیں جو کبھی کبھی سڑک کے بیچ میں ایسی جگہ کھیلنے لگتے ہیں جو موٹر گاڑیوں کے آنے جانے کی جگہ ہے۔ کبھی کبھی وہ مہارت اور قابلیت حاصل کئے بغیر بائیسکل پر سوار ہو جاتے ہیں اور سڑک کے پیدل راستوں

یا سواروں کے راستے میں سائیکل چلاتے ہیں۔
وہ بچے جو تیرہ سال کے ہو چکے ہوں سڑکوں پر قواعد کا لحاظ رکھتے ہوئے سائیکل چلا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سائیکل سواری کے امتحان میں پورے اتر چکے ہوں اس لئے کہ پولیس ان لوگوں کی قابلیت اور مہارت کے بارے میں اطمینان حاصل کرے جو موٹر کار یا موٹر سائیکل یا بائیسکل چلانا چاہتے ہیں۔ اُن کی آزمائش (TEST) کرتی ہے۔ اور جو اشخاص آزمائش میں پورے اُترتے ہیں اُن کو ڈرائیونگ (DRIVING) کا سرٹیفکیٹ دیتی ہے۔ سرٹیفکیٹ (لائسنس) کے بغیر بائیسکل چلانا (قانون کی) خلاف ورزی ہے اور جرمانہ ہوتا ہے۔

معانی مُشکل الفاظ:

مقررات = قواعد، طریقے + عبور = پار کرنا + مرور = گذرنا + امروزہ = آج کل + بار = بوجھ مال اسباب + حمل کنند = سوار کر کے یا لاد کر لے جائیں۔ وسائل = جمع وسیلہ کی، ذرائع + نقلیہ = باربرداری۔ منتقل کرنا + موتوری (MOTOR) + اتوبوس = آٹوبس (OMNI-BUS) + اتومبیل (غلط چھپا ہے) اتوموبیل = (AUTO-MOBILE) + کامیون = لاری۔ ٹرک (COMION) + موتور سیکلت = موٹر سائیکل (MOTOR-SICLET) + دوچرخہ =

بائیسکل + محلّ کار = کام کرنے کی جگہ + جمیعت = آبادی
پیوستہ = متواتر، لگاتار + افزایش = بڑھنا - اضافہ +
در اثر = نتیجے کے طور پر + پیش رفت صنعت = صنعتی ترقی
دسترس = ہاتھ میں پہنچنا، ہاتھ لگنا، حاصل ہونا + رانندگان
چلانے والے۔ ڈرائیور + عابران = عبور کرنے والے - پار
کرنے والے - گذرنے والے + دلخواہ خود = اپنی مرضی + بہ ہم مے
خورد = درہم برہم ہو جاتی ہے، بگڑ جاتی ہے + تصادف =
تصادم۔ ٹکرانا + احتراز = بچنا + جلوگیری = سامنا کرنا، ٹکرانا
ہنگام = وقت + از...... سرپیچی کردن = سرکشی کرنا، عمل
نہ کرنا + "ہر کس کہ" کے بعد "از" لگائیں، یہ چھپنے سے رہ
گیا ہے + متخلف = خلاف ورزی کرنے والا - خلاف ورزی
(قانون کی خلاف ورزی) کا مرتکب + شمردہ مے شود = سمجھا
جاتا ہے۔ قرار دیا جاتا ہے + مجازات = سزا + بجائی = (بہ
جای کی جگہ) کی جگہ + پیادہ رُو = پیدل راستہ + سوارہ
رُو = سواری کرنے والوں کا راستہ + از لابلا = بیچ میں سے
معیّن = مقرّرہ + خط کشی شدہ = خط کشیدہ۔ جہاں خط
یا لائین کھچی ہو + لختے = تھوڑا سا - کچھ، قدرے + مقصد =
منزل + بیار می آورد = پیدا کرتے ہیں + در پشت = پیچھے
فرمان = پہیہ سا جسے گاڑیبان گاڑی کو روکنے، چلانے
اور موڑنے کے لئے گھماتا ہے + پتوار (STEERING WHEEL)

منحرف مے شود = (راستے سے) ہٹ جاتا ہے۔ ایک طرف
ہو جاتا ہے + برمے خورد = ٹکراتا ہے + سانحہ = حادثہ +
استخوان = ہڈی + چرخہای = پہیے + خرد مے شود = چور
چور ہو جاتی ہیں + دانش آموز = طالب علم + دبستان =
پرائمری سکول + خانم = عورت + صدمہ = چوٹ + سوانح =
جمع سانحہ کی، حادثہ، کئی حادثے + قبیل = قسم + کارشناس =
ماہر، افسر پولیس + محل واقعہ = حادثے کی جگہ + پُرس =
پوچھ تاچھ + عابری کہ = وہ راہ گذر جو + پُر رفت و آمد =
بھیڑ بھاڑ والی + رسم = نشان + محلہای خط کشی شدہ = وہ
مقامات یا جگہیں جن پر خط (لائنیں) کھچے ہیں + چہار راہ =
چوک، چوراہا + معمولاً = عموماً + پایہ = کھمبا۔ ستون + ردیف =
لائین۔ قطار + ویژہ = خصوصیت، مخصوص + قرمز = سُرخ
سرخی = کچھ۔ چند + بروز = ظاہر کرنا، پیدا کرنا +
تصادف = تصادم۔ ٹکر + ایجاد خطر = خطرہ پیدا کرنا +
بازی = کھیل + صلاحیت۔ قابلیت + ازیں گذشتہ =
اس کے علاوہ + پُلیس = پولیس (POLICE) + پذیرفتہ
شوند = قبول کئے جائیں۔ قابل سمجھے جائیں، پورے اُتریں
گواہی نامہ = سرٹیفکیٹ۔ سند۔ لائسنس + تخلف =
قانون کی خلاف ورزی + جُرم + جریمہ = جُرمانہ

پرسش

(سوالات)

جواب: (۱) ہر روز کہ مے گذرد بر شمارہ وسائل نقلیہ افزودہ مے شود زیرا جمیعت پیوستہ مے افزاید۔ صنعت ترقی مے کند۔ وسایلِ آمد و رفت ارزاں تر، آساں تر و زود تر برائے مردم مہیّا است۔

جواب (۲) مقرراتِ عبور و مرور را رعایت باید کرد زیرا بے رعایتِ آنہا وضعِ شہرہا درہم و برہم شود۔ صدہا تصادم بوقوع خواہد آمد و ہزاراں مردم ہلاک شوند۔

جواب (۳) ہرکس باید از آخرین خط دست راستِ خود حرکت کند زیرا خیابان را بہ مختلف راہ ہا تقسیم کردہ اند کہ مخصوصِ وسایل نقلیہ پیادگان وغیرہ است۔ در خطِ آخریں مردمِ عامہ حرکت مے کنند و ہرکس باید دستِ راستِ خود در آں حرکت کند۔

جواب (۴) در چہار راہہا روی ہر پایہ دو ردیف چراغ نصب کردہ اند۔

جواب (۵) چراغِ قرمز نشانۂ آں است کہ وسایل نقلیہ

ایستند و حرکت نه کنند۔

جواب (۶) چراغ سبز نشانه آں است که وسایل نقلیه حرکت کنند۔

جواب (۷) چراغ زرد نشانه، آں است که وسایل نقلیه برائے ایستادن یا حرکت کردن آماده شوند۔

جواب (۸) بدوں گواهی نامه سوار دوچرخه نمی تواں شد زیرا ایں جرم است و جریمه دارد۔ گواهی نامه بعدِ آزمائش دوچرخه و اطمینانِ صلاحیّت و مهارتِ سوارِ چرخه داده شود تا حادثه رُو ندهد۔

جواب (۹) گواهی نامهٔ دوچرخه سواری درستی تواں گرفت که پلیس از قابلیّت و مهارتِ سوار دوچرخه اطمینان یابد وسوار در آزمائش آں پذیرفته شود۔

تمرین EXCERCISE

جواب (۱) پُلیس از مدرسه مواظب است تا اذیّتے به دانش آموزاں نه رسد۔ چراغِ قرمز نشانهٔ ایستادنِ وسائل نقلیه است

مادر خیابان از جاهای پیاده روے گذریم عبور از لابلای اتوموبیلها خطرناک است۔

آسائش ما و دیگراں در رعایت قواعد عبور و مرور است۔

ہمیشہ باید در پیادہ رو راہ برویم

جواب ۲۔ (i) از یک طرف بہ طرفِ دیگرِ خیابان مارا باید کہ از جاہائے معین و خط کشی شدہ برویم۔

(ii) سوارہ روِ خیابانہا را جا بجا خط کشیدہ و علامت گذاردہ اند تا پیادگان از آں راہ نگذرند۔ وسایلِ نقلیہ در سوارہ رو حرکت مے کنند۔

(iii) دو ردیف چراغ راہنما اند۔ ردیف اول برائے وسایلِ نقلیہ است و ردیفِ دوم مخصوص پیادگان است۔ رنگ قرمز نشانۂ ایستادن است و رنگ سبز علامت حرکت است۔

(iv) کسانی کہ گواہی نامۂ رانندگی دارند مے تواں سوار دوچرخہ شوند۔

جواب (۳) (i) رفت = فعل ماضی مطلق

(ii) مے خواند = فعل حال (iii) خواہیم رفت = فعل مستقبل

(iv) مے دہد = فعل حال

جواب (۴) مے رفت۔ مے کردم۔ مے رفت۔ مے کردند

جواب (۵) مے پردازد۔ مے شنوم۔ مے خوابند۔ مے مانم

مے اندیشد۔ مے اندازد۔ مے خواہد۔ مے گذرد۔

جواب (۶)

(i) در قدیم مردم علّت بسیاری از پدیده ها را نمے دانستند۔

(ii) مسافرت های فضائی در آیندہ به آسانی صورت خواہد گرفت۔

(iii) در زمانهای گذشته مردی بود به نام عبداللہ۔

(iv) در نوروز آینده به مسافرت خواہم رفت۔
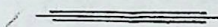
۲۴- از خاطراتِ یک نویسنده

(ایک مُصنّف کی یادوں میں سے)

سیّد محمد علی جمال زادہ دَورِ حاضر کے مشہور مُصنّفوں اور اُن اوّلین اشخاص سے ہیں جنہوں نے سادہ نگاری کو فارسی زبان میں مروّج کیا ہے۔ جمال زادہ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ اُن میں سے یہ ہیں: "یکے بود و یکے نہ بود۔ راہ آب نامہ۔ تلخ و شیرین، صحرائے محشر۔ شاہکار۔ سر و تہ کرباس"۔

اس سبق میں تم مُصنّف کے بچپن کے زمانے کی دو یادوں کے بارے میں پڑھ رہے ہو۔

ایکدن میری ماں نے میرا ہاتھ پکڑا اور پہلی بار مدرسہ کو لے گئی۔ اُس نے میرے لئے ایک عدد قلم، ایک ٹین کی تختی، ایک پتھر کی دوات سبز رنگ کی اور پایہ دار جیسے لکھنے کے موقعہ پر شمعدان کی طرح بائیں ہاتھ میں پکڑتے تھے

ایک تھیلا اور ایک گدّی تیار کی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ سے میری دوات میں ایک چھوٹا سا کپڑے کا ٹکڑا ڈالا اور میرے باپ کی سیاہی کی بوتل سے اُس پر سیاہی ڈالی تھی۔ مجھے مدرسہ میں لے جانے سے پہلے کئی دنوں سے ہر وقت ایک کوّے کی آواز اس کے کان میں گونج رہی تھی مجھ پر محبت بھری نگاہ گاڑے یہ ترانہ گا رہی تھی:

"کائیں کائیں، منقش تھیلا میرا بیٹا کل مدرسے کو جا رہا ہے"! یہ جاننا چاہیئے کہ اس سلسلے میں لفظ 'کار' اہل اصفہان کی زبان میں مکتب یا مدرسہ کا معنی رکھتا ہے

مکتب چلانے والا ایک آدمی تھا جو "پسر علی اصغر" کے نام سے مشہور تھا۔ ابھی تک اس کی کالی گول ڈاڑھی سیاہ گول تار (TAR) کے رنگ کا سینہ اور پانی بھرنے کی مشک جیسی چمڑی کی یاد میرے دل سے محو نہیں ہوئی ہے۔ اس کا چہرہ اُس ڈونگے (DISH) کی مانند تھا جس میں عید نوروز کی رات کو گندم سبز رنگ کی کی جاتی ہے۔ ڈاڑھی مونچھ بڑھنے کے سبب اس (چہرے) کا کوئی حصّہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ ان کے بیچ میں اس کا مُنہ ایک سوراخ کی حیثیت رکھتا تھا جیسے کہ حُقّہ کی نلی کے لئے ہریالی کے بیچ میں جگہ چھوڑ دیتے ہیں

پسر علی اصغر کا مکتب دو کمروں میں سے ایک چھوٹا

سا کمرہ تھا۔ ان دو کمروں کے ساتھ پانی کا چھوٹا سا کنواں
چھلنی جتنا بڑا ایک بدبودار حوض جس میں دراڑ آئی ہوئی
تھی اور ایک اندھیری کوٹھڑی جس کا نام رسوئی (کچن)
رکھا ہوا تھا۔ یہ تھا جناب اُستاد صاحب کا گھر۔
پہلے ہی دن جب میں نے اس پرندے کی مانند جو
پنجرے میں پڑ گیا ہو مدرسے میں قدم رکھا اور ابھی میرے
دل کی تڑپ کم نہ ہوئی تھی کہ اُستاد صاحب نے بڑے
غیض و غصے اور رعب و شان کے ساتھ گویا مجھ معصوم بچے
کا سو سالہ دشمن تھا میرا نام پوچھا۔ کانپتی ہوئی آواز کے
ساتھ میں نے کہا: "سیّد محمد علی" بولا: "سیّد محمد علی! تو جان لے
کہ اس جگہ کو مکتب کہتے ہیں۔ یہ جگہ شیطانی حرکت اور اچھل
کود کی جگہ نہیں ہے۔ تیرے سانس کی آواز بھی سنائی دی
تو تیرے جسم کو تلووں پر ڈنڈے مارنے کی جگہ کے نیچے لٹکا
دوں گا"۔
اُس نے انگلی کے ساتھ انار کی ٹہنی کی طرف اشارہ کیا
جو اس کے سامنے زمین پر پڑی تھی۔
یہ باتیں سُن کر میری زبان بند ہو گئی۔ سانس میرے
سینے کے اندر ہی اٹک گیا۔ میرے آنسو بہنے لگے۔ زیرِ لب
غر غر کرتے ہوئے بولا! اپنی ٹین کی تختی لا۔ تجھے مشق شروع
کرنے کو دوں۔ میں کانپتے کانپتے اپنی صاف اور چمکدار تختی

کو اس کے سامنے لے گیا۔ انہوں نے ہزار گھمنڈ اور غرور کے ساتھ اس کے اوپر کی طرف ایک سطر لکھی۔ مجھے مخاطب کیا اور کہا: "صاف صاف لکھ، شام کو لا اور دکھا"۔ آپ سے کیا چھپاؤں۔ گویا "لکھنے" کے لفظ کے معنی میں ٹھیک ٹھیک نہیں سمجھا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ ان کا مطلب یہ ہے کہ میں تختی کو صاف رکھوں اور شام کو اسے دکھاؤں۔ اس لئے میں نے اسے اس رومال میں لپیٹ دیا جو میری ماں نے پہلی بار میری جیب میں رکھا تھا۔ پوری توجہ کے ساتھ میں نے اسے اپنے تھیلے میں رکھ دیا۔ شام کو پھر وہی ناگوار آواز میرے کان میں پہنچی کہ "سیّد محمد علی! اپنی مشق کو لا۔" میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ گھبراہٹ میں تختی کو تھیلے کے نیچے سے نکالا۔ کانپتے کانپتے اس چڑیا کی مانند جو جھومتے ہوئے کالے زاگ کے نیلے حلق کی طرف جا رہی ہو میں آگے بڑھا۔ آنکھ جھپکنے کی دیر میں ڈنڈا اور شکنجہ پہنچ گئے۔ میرے دونوں پاؤں لاچار ہوا میں تھے (مجھے اوندھا لٹکا یا گیا) میں نے پہلی بار اولاد آدم کے ظلم و ستم کا زہر چکھا تھا۔ (اس) گھڑی میں سراسر تعلیم و تجربہ اور لکھنے پڑھنے سے بیزار اور خوفزدہ ہو گیا۔ اسی دن شام کو جب استاد صاحب نے مدرسے کو بند کیا اور شاگردوں کو چھٹی دی میں روتا ہوا گھر لوٹا۔ اپنی ماں کو ڈنڈے کھانے کی تفصیل بیان کی میں

نے اصرار کیا کہ کچھ بھی ہو دوبارہ سکول نہیں جاؤں گا
میری ماں بھی رونے لگی۔ اس نے میرے پاؤں کو بار
بار چوما اور وعدہ دیا کہ کل وہ خود میرے ساتھ سکول
آئے گی اور مجھے اُستاد صاحب کے سپرد کرے گی۔ یہ
کہتے ہوئے کہ وہ پھر کبھی مجھے ڈنڈے نہ مارے۔

میری اخلاقی تربیّت بھی اُسی زمانے میں شروع ہوئی
وہ دن مجھے کبھی نہیں بھولے گا جب میرے والد صاحب
کے یہاں مہمان آئے تھے۔ مہمانوں کے چلے جانے کے بعد
میں خود مہمان خانے کے اندر چلا گیا اور راکھ کے برتن میں
سے سیگار کا بچا کھچا نچلا حصّہ اٹھا کر پینے میں مشغول
ہو گیا۔ اچانک والد صاحب آ پہنچے۔ ڈر کے مارے میرا
کلیجہ پھٹ گیا لیکن وہ ہنس پڑے اور خوش ہو کر
بولے: "واہ وا۔ میری آنکھ کی روشنی! محمد علی بھی
سیگار پیتا ہے۔ شام کو اُسی دن جب وہ گھر کو لوٹے
تو ایک عدد استامبولی کالے گتّے کی بنی ہوئی سیگاروں
کی ڈبیا اپنے ساتھ لائے۔ اس ڈبیا پر چاند اور سفید
ستارے کی شکل تھی اور اس کے اندر تمباکو اور
سیگاری کاغذ رکھے جاتے تھے۔ وہ ڈبیا مجھے دی اور
کہا "یہ تیرے لئے لایا ہوں"۔ اور فوراً اس لئے کہ
مجھے دکھائیں کہ سیگار کو کیسے لپیٹتے ہیں اپنے ہاتھ سے

دو سیگاروں کو لپیٹا اور آگ لگا کر ایک خود پینے لگے اور دوسرا مجھے دیکر بولے: "ایک گھونٹ لگاؤ"۔ میری ماں کو آواز دی کہ آؤ، دیکھو۔ ماشاء اللہ تمہارا بیٹا سیگار پینے والا ہو گیا ہے"۔ اگرچہ دل میں اندر ہی اندر محسوس کر رہا تھا کہ چھوٹا چھوٹا ہی ہوتا ہے لیکن اپنے باپ کے جادو سے دھوکا کھا گیا اور اس کی پیروی میں ایک کش لگانا شروع کر ہی دیا۔ ابھی ایک منٹ بھی نہ گذرا تھا کہ میں کھانسنے لگا۔ سر چکرا یا۔ پیالہ ٹکرا یا اور زمین پر گر پڑا۔ میں نے قے کرنا شروع کر دیا۔ اس حالت میں بھی میرے والد صاحب باز نہ آئے اور اصرار کیا کہ پھر سیگار کا ایک اور کش لگاؤں، خدا کا شکر کہ میری ماں میری امداد کو پہنچ گئی اور مجھے چھٹکارا دلایا۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ باپ کی چند منٹوں کی اس سختی کے نتیجے کے طور پر اسی گھڑی اور اسی منٹ میں سیگار اور دھوئیں سے میں ایسا متنفر اور بیزار ہو گیا کہ اس کے بعد تیس سال تک کبھی بھی میں نے خواہش نہیں کی کہ سیگار ہونٹ سے چھوئے:

معانی مشکل الفاظ:

یک نیزہ = ایک عدد + حلبی: ٹین کی تختی، پلیٹ

دوات کاشی = پتھر کی دوات + یک عدد = ایک عدد + جُز = بستہ، تھیلا + تشکچہ = گدی (MATTRESS) + تدارک دیدہ بود = تیار کیا ہوا تھا + لیقہ = کپڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا + شیشہ مرکب = سیاہی کی بوتل + کلاغ = کوّا + مے دوخت = گاڑتا تھا، گاڑے رکھتا تھا + ترانہ = گیت + فار فار = کائیں کائیں بقچہ = تھیلا + قلم کار = منقش، کڑھائی کی ہوئی + میرد کار = میرود بہ کار = کل سے مدرسے جائے گا + مورد = موقعہ، سلسلہ معروف = مشہور + ریش = ڈاڑھی + توپی = گول + قیر فام = تارکول (TAR) کے رنگ کا، سیاہ + پوست = چمڑی، کھال + خیکی = پانی بھرنے کی مشک جیسی + دوری = ڈونگا قاب (DISH) + از زور ریش = ڈاڑھی کے گھنے بالوں کے سبب + پیدا = ظاہر + حکم سوراخ داشت = سوراخ کی حیثیت رکھتا تھا، سوراخ کی مانند تھا + قلیان = حقہ بوگندی = بدبودار + ترک خوردہ = جس میں دراڑ آگئی ہو غربال = چھلنی + دخمہ = کوٹھڑی، تہ خانہ + مطبخ = رسوئی، کچن + تپش = تڑپ، دھڑکن + کرّوفرّ = شان و شوکت، رعب داب + پدر کشتگی = دشمنی + بازی گوشی = اچھل کود + نفست = تیرا سانس + تانت = تاکہ تیرے تن یا جسم کو "ناخنت" غلط چھپا ہے + فلکہ = سزا دینے کی جگہ جہاں اوندھا لٹکا کر تلوؤں پر ڈنڈے مارے جاتے تھے۔

ترکہ اناری = انار کی ٹہنی + تشکچہ = گدّی + نشان داد = اشارہ کیا + تفس گرفتن = سانس رکنا، سانس اٹکنا + اشکم = میرے آنسو + لند لند = غرغر کی آواز + بنائے نہادن شروع کرنا + بیاور = لا (آوردن مصدر سے) کتاب میں "یادر" غلط چھپا ہے + سرِ مشقت دہم = مشق شروع کراؤں فیس = فخر + افادہ = گھمنڈ، غرور + عصر = شام کو + نشان بدہ = دکھا + دستمال = رومال + دردستمالی = رومال میں۔" درستمالی" غلط چھپا ہے + بمواظبتِ تمام = پوری توجہ کے ساتھ + بند دلم پارہ شد = میرے دل کا جوڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا + دست پاچگی = گھبراہٹ + گنجشک = چڑیا + حلقوم = حلق، گلا + افعی = کالا سانپ، ناگ + شاخداری = جھومتا ہوا + بہ جلو = آگے، سامنے + چوب = ڈنڈا + بیداد = ظلم + اولادِ آدم، انسان + ساعت = گھڑی + سواد = سیاہی، سیاہی سے لکھنا + ہراسناک = خوفزدہ + عصر = شام + مرخص نمود = رخصت دیدی۔ چھٹی دیدی، آزاد کردیا + دو پارا دریک کفش کردم = فارسی محاورہ ہے بمعنی: میں نے ضد کی، اصرار کیا + الآبلا = کچھ بھی ہو + مکرّر = بار بار + خاکستردان = برتن جس میں کوڑا کرکٹ، راکھ وغیرہ ڈالا جائے + زہرہ = جگر، کلیجہ + ترس = ڈر + ترکید = پھٹ گیا + قوطی = ڈبیا (CASE) + مقوائی =

گتے کی بنی ہوئی + توتون = تمباکو + نشان دہد = دکھائے
یک بزن = ایک گھونٹ لگاؤ + صدا زد = آواز دی، بلایا
باطناً = اندر ہی اندر، دل میں + نیم کاسہ ای زیر کاسہ
باشد = آدھا پیالہ، پورے پیالے کے نیچے ہی ہوتا ہے۔
چھوٹا چھوٹا ہے اور بڑا بڑا + فریب = دھوکا + نیرنگ =
جادو + تقلید = پیروی، نقل + یک زدن = ایک گھونٹ
لگانا + بنائے گذاشتن = شروع کرنا + دقیقہ = منٹ +
سرفہ = کھانسی + سرم گیج خورد = میرا سر چکرا گیا + جام = پیالہ
بہم خورد = ٹکرا گیا + دست بردار نبود = باز نہ آیا، ضد
کی، اصرار کیا + بہ دادم رسید = میری امداد کو آپہنچی،
میرے بچاؤ کو آگئی + متنفر = نفرت کرنے والا + بیزار = تنگ
آیا ہوا + دراثر = نتیجے میں، نتیجہ کے طور پر + رغبت = شوق
تمنا، خواہش + آشنا = واقف

پرسش

(سوالات)

۱- مادرِ سیّد محمد علی چہ چیز ہا بوقتِ بردن بہ مکتب برائے او تدارک دیدہ بود؟

جواب: مادرِ سیّد محمد علی وقتے کہ او را بمکتب برد اشیائے ذیل تدارک دیدہ بود:

یک نیزہ قلم، یک جلبی، یک دواتِ کاشی، یک جُزو یک تشکچہ۔

۲- مکتب دار چہ نوع مردے بود؟ شکل و شباہت او را نشان بدہید۔

جواب: پسر علی اصغر، مکتب دار، ریش سیاہ توپی سینۂ قیر فام، پوست خیکی داشت، صورتش مانند دوری بود، از کثرتِ موہائے ریش و پشم دہن او پیدا نہ بود وفقط حلقِ سوراخ داشت کہ برائے قلیان گذاشتہ باشند۔

۳- خانہ و مکتبِ پسر علی اصغر چہ نوع جائے بود؟

جواب: مکتب پسر علی اصغر و خانۂ او دو اطاق بود کہ یک چاہ آب یک حوض کہن و بدبو داز بجسامتِ غربال و یک دخمۂ تاریک داشت کہ اسمش مطبخ گذاشتہ بودند۔

۴۔ مکتب دار شاگرد خود را چہ مشق داد و انجام آں چہ بود؟
جواب: مکتب دار سطرے در بالائے حلبی نوشت و سید محمد علی را گفت:
" ایں سطر را پاکیزہ نویس و مشق کن و بوقتِ عصر ایں را بمن نشان بدہ۔ سیّد محمد علی حکمِ آخوند را نہ فہمید و حلبی را پاک نمودہ در دستمالِ خود پیچید و زیرِ تشکچہ خود نہاد۔ بوقت عصر آخوند گفت:
" محمد علی، حلبی خود را بیار تا بہ بینم چہ کردہ ای"۔ محمد علی لرزاں لرزاں بحضورش رفت۔ آخوند چوں دید کہ شاگردش کارے نہ کردہ بود چوب و فلکہ طلب کرد و شاگرد را سزا داد۔ پائے او در ہوا بود و چوب بعد چوب بر پاہائے او مے زدند۔
(۵) سیّد محمد علی چگونہ سیگارکش شد و چہ طور از آں عادت بدخلاصی یافت؟ یا تربیّت اخلاقی سید محمد علی چگونہ رُوداد؟
جواب: روزے پدرِ سیّد محمد علی مہماناں داشت۔ چوں مہماناں مرخص شدند سیّد محمد علی داخلِ مہمان خانہ شد۔ او از خاکستردان سیگارے بر داشت و کشیدن آغازید۔ ناگہاں پدرش آں جا رسید۔ سید محمد علی ہراساں و ترساں شد۔ پدرش خندید و گفت: "بہ بہ چشمِ ما روشن، دلِ ما شاد"۔ ہماں روز بوقتِ عصر پدرش

قوطیٔ سیگار ہا برائے او آورد۔ بدستِ خود دو سیگار پیچید و آتش زد۔ یکے را خودش مشغولِ کشیدن گشت و دیگرے را بہ پسر خود داد و گفت:
"یک بزن!" آنگاہ مادرِ پسر را صدا داد کہ ببیں ماشاءاللہ سیّد محمد علی سیگار کش شدہ است۔ ہنوز دقیقہ اے بیش نگذشتہ بود کہ پسر بنائے سرفہ گذاشت۔ سرش گیج خورد و او بر زمین افتاد۔ قے ہم کرد۔ ہماں ساعت بل ہماں دقیقہ سیّد محمد علی سوگند خورد کہ در مستقبل سیگار را آشنائے لب نخواہد ساخت۔

۲۵- حقوقِ انسان

انسان کے فطری حقوق حسبِ ذیل چند باتیں ہیں:۔
پہلا حق زندگانی یعنی انسان حق رکھتا ہے کہ زندہ رہے اور اُسے اس حق سے محروم کرنا خواہ اس کے اپنے ذریعے خواہ دوسروں کے ذریعے ایک بڑا بھاری گناہ ہے۔ اس حق کی حفاظت ہر حالت میں ہر شخص پر واجب ہے۔ صرف سماج کی زندگی کی راہ میں اس اصول سے درگذر کر سکتے ہیں۔ ضرورت کی حالت میں اِسے سماج کی بہتری پر قربان کر سکتے ہیں۔

حقِّ زندگانی میں دو فرض لازم ہیں۔ پہلا فرض جو حق رکھنے والے کے ذمّے ہے یہ ہے کہ اپنی زندگی کی حفاظت میں کوشش کرے اور اُسے اس طرح صرف کرے کہ اپنے لئے، خاندان کے لئے اور قوم و مِلّت کے لئے فایدہ مند ہو دوسرا وہ فرض جس کا تعلق اس حق کے بارے میں دوسروں کے ساتھ ہے۔ وہ ہے اس کا احترام کرنا اور اس سے آگے

نہ پڑھنا۔ بعض جماعتوں اور قوموں نے اس خیال سے کہ یہ حق تمام حقوق سے زیادہ مقدّس ہے حق سے تجاوز کرنے والے کے لئے سخت ترین سزا مقرر کی ہے اور بعض سزائیں تو اُسی (جُرم) کی نوعیّت کے مطابق یعنی زندگی سے محروم کرنا (قتل کی سزا) مقرر کی گئی ہیں۔

دوسرا حق تعلیم : اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر انسان یہ حق رکھتا ہے کہ اپنی لیاقت اور قابلیّت کے مطابق لکھنا پڑھنا اور علوم وفنون جو ممکن ہوں سیکھے اور طرح طرح کی دستکاریوں میں جو مختلف طبقوں کے لئے مروّج ہیں تربیّت پائے۔ اس حق کی اہمیّت اس وجہ سے ہے کہ دوسرے حقوق کی حفاظت کرنے اور نیکی کی راہ میں اُن سے کام لینے کا وسیلہ ہے۔ کیوں کہ وہ قوم جس کے افراد عام طور پر پڑھے لکھے اور تربیّت یافتہ ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی، آزادی اور ملکیّت کے حقوق کو بہتر طور پر محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اور ان حقوق کو مفید کاموں میں صرف کر سکتی ہے۔ اس حق کے ساتھ بھی دو فرض وابستہ ہیں۔ پہلا حقدار کا فرض ہے کہ اُس سے فایٔدہ اُٹھائے اور اپنی تعلیم و تربیّت میں کوشش کرے۔ دوسرا جماعت سماج کا فرض ہے کہ اس حق کی عزّت اور حفاظت کرے اور عام تعلیم و تربیّت کے وسیلے مہیّا کرے

تیسرا حق آزادی : کامل آزادی خدا تعالیٰ کی خاصیّت

ہے کہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کسی تنفرد (انسان) کو اپنے کام اور ارادے پر اقتدار و اختیار حاصل نہیں ہے۔ لیکن آزادی جو انسان کے فطری حقوق میں شمار ہوتی ہے یہ ہے کہ انسان ہر اُس کام کے کرنے میں آزاد اور مختار ہے جو دوسروں کو ضرر نہ پہنچائے۔ دوسرے لفظوں میں ہر شخص اپنے کاموں میں آزاد ہے بشرطیکہ اس کی آزادی دوسروں کی آزادی میں خلل نہ ڈالے۔ اسی حق کے مطابق کسی کو غلام بنانا، بغیر مزدوری کے کام لینا، انسان کو خریدنا بیچنا اور دوسروں کو دُکھ دینا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

آزادی کی بہت سی قسمیں ہیں جیسے خیال کی آزادی، لکھنے بولنے کی آزادی، سیاسی اور قومی آزادی وغیرہ وغیرہ لیکن ہر قسم کی آزادی سے فایدہ اٹھانے کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ دوسروں کی آزادی میں خلل نہ پڑے۔

انسان کے طبعی حقوق میں سے چوتھا حق ملکیّت ہے ہر شخص حق رکھتا ہے کہ وہ اپنے گھر، مال و اسباب اور زندگی کی ضروری چیزوں کو دوسروں کی مداخلت کے بغیر استعمال کرے۔ دوسرے حقوق طبعی کی طرح حقّ مالکیّت مقدّس اور قابل احترام ہے۔ اس (حق) کو چھین لینا ایک بڑا گناہ ہے اور اس (حق) کو ختم کر دینا قوموں کی ترقی میں رکاوٹ ہے کیوں کہ حقّ مالکیّت کام کرنے والے اور قابل

لوگوں کو اُن مفید کاموں کے کرنے میں کوشش پر آمادہ کرتا ہے جو قوم کی ترقی اور ملک کی خوشحالی کا سبب ہیں۔ اگر یہ حق منقطع ہو جائے تو کسی شخص کو بھی اس طرح کوشش اور عمل کی لگن نہ ہوگی جیسی کہ چاہیئے اور ضروری ہے۔ نتیجے کے طور پر سماج کے افراد قابل اور لائق لوگوں کی جسمانی اور دماغی کوششوں اور محنت کے پھل سے محروم رہتے ہیں اور علمی، ادبی اور صنعتی ترقیوں اور دریافتوں اور ایجادوں کا دروازہ بالکل بند ہو جاتا ہے۔

اس حق کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ مالک اپنی جائیداد اور دولت کو بہترین طریقے سے استعمال کرتا ہے اور انہیں غریبوں کی مدد، کمزوروں پر احسان (نیکی) اور عوام کے آرام و آسائش کی راہ میں صرف کرتا ہے:

معانی مشکل الفاظ: سلب = چھیننا۔ محروم کرنا + توسط = ذریعہ + جامعہ = سماج۔ سوسائیٹی

نقض نمودن = منقطع کرنا، ختم کرنا + لزوم = ضرورت، مجبوری
مصالح = جمع مصلحت کی، بہتری، بھلائی، بہبودی + اجتماعی = جماعت کی۔ سماجی + مستلزم = لازم کرنے والا + تکلیف = فرض + عہدہ = ذمہ + خانوادہ = خاندان، کنبہ + ملتش = ملت او، اس کی قوم + نافع = مفید، نفع بخش، فائدہ مند = احترام = عزت، لحاظ، توقیر + تجاوز = حد سے بڑھنا + ملل =

جمع ملّت کی، قومیں + تجاوز کنندہ = اپنے حق کی حد سے بڑھنے والا
عقوبات = جمع عقوبت کی، سزائیں + مکافات = بدلہ لینا،
سزا دینا + بہ مثل = اسی قسم کی یعنی جیسا کہ جرم کیا گیا ہے۔
سلب حیات = زندگی چھین لینا، پھانسی چڑھا دینا، موت
کی سزا + مجازاتِ آں = یعنی اس کی سزا یعنی زندگی سے محروم
کرنے کی سزا۔ قتل کی سزا + تعلّم = سیکھنا، علم حاصل کرنا، تعلیم
فراخور = مطابق + استعداد = قابلیّت + معمول = عمل میں،
مروّج + جہت = وجہ، سبب + تحصیل کردہ، تحصیل علم کردہ،
پڑھے لکھے + تربیّت یافتہ = ہنرمند (TRAINED) + مالکیّت =
مالک ہونا + جائیداد کو قبضے میں رکھے رہنا + استنباط = تعلق رکھنا
واسطہ رکھنا + استفادہ کند = فائدہ اُٹھائے + سعی = کوشش
ہیئت اجتماعی = سوشل نظام۔ سماج + مطلق = مکمّل + واحدی = ایک
واحد شخص، نفر + تسلّط اختیار + اقتدار = زور، غلبہ + محسوب
شود = شمار ہوتی ہے، سمجھی جاتی ہے + مُضِر = ضرر پہنچانے والا
بہ دیگراں = دوسروں کو یہ غلط چھپا ہے + بہ عبارت دیگر =
دوسرے لفظوں میں + لطمہ نزند = چوٹ نہ لگائے = خلل نہ
ڈالے + بے مزد = مزدوری کے بغیر (بیگار) آزار = ضرر، دُکھ
اذیّت "آزاد" غلط چھپا ہے + لطمہ = خلل = مداخلت +
ملک = ملکیّت، جائیداد + لوازم = ضروریات + بے مداخلہ =
مداخلت کے بغیر + تصرف کند = کام میں لائے + مقدس =

پاک + محترم = قابلِ احترام، اہم، قابلِ قدر + الغا = منقطع کرنا، ختم کرنا + افرادِ فعّال = کام کرنے والے لوگ + با استعداد = قابل، لائق + مایۂ ترقی ملّت = قوم کی ترقی کا سبب + آبادی = خوشحالی، رونق + والے دارد = آمادہ رکھتا ہے + لغو شود = منقطع ہو جائے، ختم ہو جائے + در مقامِ سعی و عمل بر نمی آید = کوشش اور عمل کی لگن نہ ہو گی، کوشش اور کام نہیں کریگا + ثمرۂ زحمات و مساعی = محنتوں اور کوششوں کا پھل + شائستہ = قابل + باب = دروازہ + صناعی = صنعتی، کاریگری کی + مسدود = بند + احسان = نیکی، بھلائی + ضعفا = جمع ضعیف کی، کمزور لوگ + دستگیری = مدد، امداد + بے نوایان = مفلس لوگ ؛

پُرسِش

(سوالات)

۱۔ حقوقِ طبعیٔ انسان را بشمارید۔ کُدامیں حق مقدّس تریں آنہا است وچگونہ؟

جواب: حقوقِ طبعیٔ انسان چہار است:۔

(۱) اوّل حقِ زندگانی (۲) دوم حقِ تعلّم

(۳) سوم حقِ آزادی (۴) چہارم حقِ مالکیت

حقِ زندگانی مقدّس تریں حقوق است زیرا اغلب اقوام وملل ایں حق را خیلے احترام واہمیّت دادہ اند۔ ہر نفر مے تواں مایۂ ترقی مُلک خود شود۔ اگر او زندگی کوتاہ دارد برائے مُلک خود ہیچ خدمت نمے تواند انجام دہد۔ قوم یا مِلّت بر افرادِ مُلک مشتمل باشد۔ ازیں جہت حقِ زندگی مقدس تریں حقوقِ انسانی است۔

۲۔ حقِ تعلّم چیست؟ اہمیّت آں را واضح کنید۔

جواب: معنیٔ حقِ تعلّم آں است کہ ہر فردِ قوم حق دارد کہ حسبِ لیاقت واستعدادِ خود حصولِ علم وفن کند۔ نوشتن وخواندن ضرورتِ ابتدائی است۔ علاوہ ازیں بہ انواعِ فنون

تربیت یابد تا حقوق خود را محفوظ دارد و در راہِ خیر حقوق خود را بطریق بہترین بکار آرد. شخصِ عالم و تربیت یافتہ زندگی خود را درکارہائے مفید صرف کند. وسایل تعلیم و تربیت را برائے بہبودی خود و نیز برائے ترقی و بہتری قوم صرف کند۔

۳- حقِ آزادی چگونہ بعمل تواں آورد؟ معنیٔ حقِ آزادی را واضح کنید۔

جواب: معنیٔ حقِ آزادی : حقِ آزادی ایں است کہ انسان در عمل خود آزاد و مختار است بشرطیکہ باعثِ ضرر و اذیتِ دیگراں نباشد. یعنی آزادیٔ او بہ آزادیٔ دیگراں ضرب نرساند. آزادیٔ انسان چوں آزادیٔ خدا تعالیٰ مطلق نیست. خدا ہرچہ خواہد مے کند. انسان را بر ارادہ و عمل خود اختیار و اقتدار نیست. بموجبِ ایں حقِ آزادی کسے را غلام داشتن. بے مزد کار گرفتن خرید و فروختِ انسان مجبور و ضعیف و اذیت و آزار رساندن بہ دیگراں ممنوع است. ایں کارہا خلاف ورزیٔ حقِ آزادی است.

۴- حقِ مالکیت چیست؟ سلبِ حقِ آزادی چگونہ گناہے عظیم است؟ در حقِ قوم الغائے حقِ مالکیت چہ اثر دارد؟

جواب: معنیٔ حقِ مالکیت، ایں است کہ ہر شخص حق دارد کہ در خانہ و ملک و اسباب و اموالِ زندگی را بے مداخلت دیگراں تصرف کند. ایں حق خیلے مقدس و محترم است. سلبِ

آں گناہے عظیم است۔ انقطاعِ ایں حق مانعِ ترقیِ قوم است
زیرا حقِ مالکیّت افراد باعمل و استعداد را بہ کوشیدن
در کارہائے مفید آمادہ دارد و ازاں ترقی و آبادیِ ملک شود
اگر حقِ مالکیّت لغو باشد یعنی الغائی و انقطاع، آں حق
شود افرادِ قوم از ثمرۂ زحمات وسعی ہائے فکری و جسمانی
علما و افراد قابل و شائستہ محروم مانند و بابِ ترقیِ علمی،
ادبی و صنعتی و اکتشاف و اختراع مسدود شود۔

۲۶۔ تفریح در خانہ

زندگی میں ہمیں کام کاج اور دل لگی کی ضرورت کیوں ہے؟
قسم قسم کی سرگرمیاں کس طرح ہیں؟
ہم کس قسم کی سرگرمیاں اپنے لئے انتخاب کر سکتے ہیں؟

زندگی میں کام کاج اور دل لگی:

انگریزی زبان میں ایک کہاوت ہے: جس کا موضوع لگ بھگ یہ ہے: "اگر تمام کام ہی کام ہو اور بیچ میں کھیل کود نہ ہو تو ایک کند ذہن لڑکا نمودار ہوگا:

(ALL WORK AND NO PLAY MAKES JACK A DULL BOY)

یہ جاننا چاہیئے کہ تمام وقت کام کاج میں صرف کر دینا ایک غلط کام ہے اور تمام وقت کھیل کود میں گنوا دینا بھی ایک غلطی ہے۔ آج کی دُنیا دل لگی اور کھیل کود میں کل کی دنیا کی کی نسبت کئی درجے بہتر توجہ رکھتی ہے۔

دل لگی اور ورزش بیٹوں، بیٹیوں اور مردوں عورتوں

کی زندگی کو نئی قوت اور طاقت بخشتی ہیں. زندگی میں توفیق
کی خاطر اور اس وجہ سے کہ اپنی زندگی کا لطف اٹھائیں اور
زیادہ سے زیادہ فایدہ حاصل کریں ہمیں چاہیئے کہ جس قدر ہم
زندگی میں کام کو اہمیت دیتے ہیں اور کاپی پر کام کے گھنٹوں
کا خاکہ بناتے ہیں (TIME TABLE) اُسی باریکی اور دلچسپی
کے ساتھ کھیل کود، دل لگی اور ورزش کے گھنٹوں کا بھی
نقشہ تیار کریں اور تفریح اور کھیل کود کو کام میں لانا سیکھیں
کیوں کہ ساتھ ہی ساتھ یہ ہمارے عروج اور ترقی کا سبب ہوگا
جو شخص جسمانی کاموں میں مشغول رہتے ہیں ان کا
جسم تھکا ماندہ اور ٹوٹا پھوٹا ہو جاتا ہے اور جو لوگ دماغی کام
کرتے ہیں جیسے طالب علم، اُن کا دماغ بھی خستہ ہو جاتا ہے
دونوں صورتوں میں جسمانی کام انجام دینے میں بھی اور دماغی
کام کرنے کے وقت بھی کچھ طاقت صرف ہوتی ہے اور جسم کا
کچھ مادہ بھی گھٹ جاتا ہے جسکی آرام، نیند اور دل لگی کے وسیلے
سے تلافی ہونی چاہیئے اور اس کی جگہ پُر ہونی چاہیئے ورنہ جسم
کمزور ہو جاتا ہے اور بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے اور ناکارہ
ہو جاتا ہے.

اس کے علاوہ، گھر میں دل لگی خاندان کے اراکین میں
ہمت، خوشی اور راحت پیدا کرتی ہے اور اُنہیں کل کے کاموں
کے لئے بہتر طور پر آمادہ کرتی ہے. جمعہ اور رخصتوں کے دنوں

کو سیر سپاٹے اور دل لگی میں گذارنا چاہیئے اور بچوں کو ایسی جگہوں پر لیجانا چاہیئے جہاں وہ کھلی ہوا میں کھیل سکیں۔

خاص سرگرمی: عام طور پر نہ صرف جوان بیٹوں بیٹیوں بلکہ اکثر بڑی عمر والوں کو بھی چاہیئے کہ کوئی نہ کوئی ایک قسم کی خاص سرگرمی اپنے لئے چن لیں۔ ایک فرد اپنی فرصت کے اوقات کو فوٹوگرافی میں صرف کرتا ہے۔ دوسرا پتوں، کیڑے مکوڑوں یا پتھروں یا پھولوں کے مجموعے (COLLECTION) تیار کرنے میں گذارتا ہے۔ تیسرا مرصع کاری یا جالی کے کام میں یا مصوری یا بت سازی یا بڑھئی کے کام میں یا شکار میں۔ بہو بیٹیاں اکثر پھول کاڑھنے، بنائی کے کاموں، ٹوکرے بنانے، نقاشی کرنے اور اس قسم کی دوسری سرگرمیوں کی لگن رکھتی ہیں۔ ہر حالت میں انفرادی اور مجموعی سرگرمیوں کھیلوں اور دل لگیوں کے علاوہ واجب ہے کہ ہر جوان بیٹا بیٹی ایک ہی قسم کے ہنر اور کام کو اپنی خاص سرگرمی کے طور پر منتخب کرے۔ اس میں دلچسپی لے اور اس میں خاص مہارت حاصل کرے کیوں کہ اس کے علاوہ کہ اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر لطف اٹھائے گا احتمال ہے کہ ایکدن زندگی میں یہ فن اس کے کام آئے اور روزی کمانے میں اسکی مدد کرے۔

یہاں ان کاموں اور سرگرمیوں کے چند نمونوں کی تفصیل پیش کی جاتی ہے جو جوانوں کی سرگرمی اور ساتھ ہی

ساتھ ان کی پوری دل لگی کا سامان ہوگی۔

۱۔ بڑھئی اور لوہار کا کام اور گھر کے بعض آلات کی تیاری:

یہ بات فائدے سے خالی نہیں کہ گھر میں کسی خاص کمرے کو کام کا کمرہ یا مخصوص کام کرنے کی جگہ قرار دیں۔ بعض فائدہ مند اور ضروری آلات مہیا کریں مثلاً شکنجہ، چمٹی، پیچ کش، چند میزیں، ہتھوڑا، آری، قینچی، رندہ، برما، لوہا کاٹنے والی قینچی کچھ مقدار تار (WIRE) کی، میخ اور کیل، کمانی، چپیپ، سریش گتّا، چند قسموں کا تاگا، ریشہ کے تختے، کچھ سفید لوہے کے ورق، ٹین کی تختی اور اس قسم کی چیزیں۔ فرصت اور دل لگی کے گھنٹوں میں جوان بیٹوں میں بڑھئی اور لوہار کے چھوٹے موٹے کاموں کا شوق پیدا کریں اور نیچے کچھ تعمیری کام جو گھر میں پیش کرتے ہیں مثلاً تالا، دہلیز تالے کا کھنگا (کنڈا) دروازوں کی مرمّت اور پمپ کی تعمیر اور تیل کے چراغ اور انگیٹھی وغیرہ اُن پر چھوڑ دیں۔

جوان بیٹے کسی قدر غور و فکر کے ساتھ گھر، رسوئی اور باغیچہ کے کاموں کی سہولت کے لئے اور انگیٹھی (STOVE) جلانے، غلاظتوں کو دور کرنے اور اسی طرح کھیل کے سامان کے لئے اپنے شوق اور تدبیر سے بعض مفید آلات بنائیں، گھر کی گھنٹی بنانا، غذاؤں کی خرابی سے حفاظت کے مقصد سے رسوئی کے لئے سادہ اور سستا آئس بکس (ICE BOX) تیار کرنا

اس قسم کے مفید کام ہیں

(۲) کتاب پڑھنا اور داستان اور کہانیاں بیان کرنا:

مفید تفریحات میں سے ایک ہے: اخلاقی کتابوں، فایدہ مند کہانیوں، سبق آموز رسالوں اور کتابوں، علم نفسیات کی کتابوں اور علمی تفریحات کی کتابوں کا پڑھنا۔

اس سلسلے میں مستقل طور پر واجب ہے کہ عام گھرانے کے اراکین میں سے ہر ایک جیسے باپ، ماں، بیٹا بیٹی مطالعہ کے لئے اپنے ہاتھ میں کتاب رکھے اور اُسے ختم کرنے کے بعد دوسروں کے لئے اس کا خُلاصہ نقل کرے اور اگر اُس (کتاب) کا مکمل مُطالعہ مفید ہے تو گھر کے دوسرے اراکین کو اس کے پڑھنے کی تاکید کرے۔ مناسب ہے کہ ہفتے میں چند گھنٹے ان مضامین کے نقل کرنے میں صرف کئے جائیں جو اُس ہفتے میں پڑھے گئے اور ہر شخص کوشش کرے کہ جو مفید مضامین اس نے پڑھے ہیں دوسروں کے لئے نقل کرے اور اس کام کو ایک امتحان کی صورت انجام دے۔

علمی تفریحات کی صورت میں ہر طالب علم اُن میں سے بعض کی آزمائش کرسکتا ہے جو سادہ ہیں اور خرچ کا باعث نہیں ہیں۔ بعد میں وہ خاندان کے اراکین کی موجودگی میں ان کا اظہار کرے اور دوسروں کو ان کی ذاتی آزمائش پر آمادہ کرے

مشاعرہ بھی ایک مناسب دل لگی ہے اور حافظہ کی قوت بڑھانے

اور زبان وادب سے بیشتر واقفیت کا سبب ہوگا۔

چھوٹا سا کتابچہ (نوٹ بک) تیار کرو۔ اور تمام کتابیں جو تم پڑھتے ہو ان کے نام گنتی کی ترتیب کے ساتھ اس میں لکھو جن صفحات میں موزوں اور بیش بہا مضامین دیکھے ہیں ان کے مضمون یا موضوع کے عنوان کو چند الفاظ میں قلمبند کرو۔ یہ کتابچہ بعد میں تمہارے کام آئیگا۔

(۳) کھیلوں کی قسمیں:

ہر طالب علم کو چاہیئے کہ کم از کم چند قسم کی سرگرم اور ملکر کھیلی جانے والی کھیلوں اور خاص طور پر کھلی ہوا میں گیند کے ساتھ یا گیند کے بغیر کھیل سے واقف ہو۔ ہفتہ کے بعض گھنٹوں اور رخصتوں کے دنوں میں ان کھیلوں کے ذریعہ سے اپنے آپ کو اور خاندان کے اراکین کو سرگرم رکھے۔

ہر کسی کو مشغول رکھنے کے علاوہ یہ کھیلیں اور فایدے بھی رکھتی ہیں اور ان میں سے اکثر دماغ اور حافظ کی تقویت اور نظر کی باریکی اور دلچسپی کے لئے تیار کی گئی ہیں

(۴) متفرق سرگرمیاں:

فوٹو گرافی، موسیقی، ٹکٹیں، پتے، پھول، کیڑے مکوڑے پتھر اور قسم قسم کی لکڑیوں کے کٹے ہوئے تنے وغیرہ کے مجموعے (COLLECTIONS) تیار کرنا، مرصع کاری، جالی کا کام، ٹوکری بنانا، تصویر کشی، بت سازی، بنائی، چوبی رِبنوں (RIBONS)

کے ساتھ پھول کاڑھنا، بُنائی کے کام، پھول بنانا، عام طور پر لڑکیوں کے لئے مُفید سرگرمیاں ہیں۔

اگر طالب علم ایک سادہ اور سستی خوردبین (MICR-OSCOPE) تیار کر سکے جس سے وہ چیزوں کو کم از کم ایک سو یا دو سو گنا دکھا سکتا ہے تو یہ ایک سبق آموز اور لذت بخش کام ہوگا کیوں کہ اس کے وسیلے سے وہ جڑی بوٹیوں کی دُنیا جانوروں کے تار و پود اور خوردبین سے دیکھی جانے والی بعض چیزوں کے بھید پاتا ہے۔

چھوٹے پھولوں کو تم خوردبین کے نیچے دیکھ سکتے ہو۔ جو طالب علم خوردبین کے ساتھ کام کرتے ہیں بہتر ہے کہ وہ ایک نوٹ بک تیار کریں اور جو کچھ وہ خوردبین کے نیچے دیکھتے ہیں ان کی تصویریں اُس نوٹ بک میں کھینچیں اور رنگین سیاہی کے ساتھ انہیں اُسی رنگ میں رنگیں جو وہ دیکھتے ہیں۔ شکل کے نیچے دریافت کی ہوئی چیز کا نام اور مطالعہ کی صورت میں مضمون قلم بند کریں تم بھی ایک نلی اور دو مسور کے دانوں کے ساتھ ایک سادہ اور سستی خوردبین بنا سکتے ہو۔

اُن طالب علموں کے لئے جو اپنی رہنے کی منزل میں باغیچہ رکھتے ہیں گرمی کے موسم میں پھول بونا، پھل والے درختوں اور گھاس بوٹیوں کی پرورش کرنا، سبزی بونا اور قسم قسم کی سبزیوں اور پھولوں کے بیجوں کی آزمائش کرنا بہترین اور سب سے زیادہ لذت دینے

والی سرگرمیوں میں سے ہے:

معانی مشکل الفاظ:

سرگرمی = کام کاج + تفریح = دل خوش کرنا، دل لگی + احتیاج = ضرورت + طفل کودن = احمق لڑکا، کند ذہن لڑکا + اشتباہ = غلطی + دیروز = گذر جانے والا کل، گذشتہ دن + قوّت = طاقت + نیرو = طاقت + موفقیّت = توفیق، طاقت ساعات کار = کام کے گھنٹے + طرح = نمونہ، خاکہ + نامہ = کاپی، کتاب، نوٹ بک + دقّت = باریکی + علاقہ = دلچسپی + درضمن = ساتھ ساتھ + تعالی = بلندی، عروج + خستہ = تھکا ماندہ + فرسودہ = گھسا ہوا، ٹوٹا پھوٹا + فکری = دماغ کا، دماغی + فکر = دماغ + مورد = صورت، موقعہ + ہنگام = وقت + مصرف = صرف، خرچ + مواد = مادہ + کاستہ مے شود = گھٹ جاتا ہے + استراحت = آرام جبراں گردد = تلافی ہو جائے، پوری ہو جائے + مستعد = مائل، تیار آمادہ + ایجاد مے کند = پیدا کرتی ہے + روح = ہمّت، حوصلہ، جوش نشاط = خوشی + سرور = خوشی، راحت + اعضا = اراکین، ممبر خانوادہ = خاندان + حاضر = تیار، آمادہ + غالب = اکثر + بزرگسال = بڑی عمر والا، بوڑھا + فراغت = فرصت + عکاسی = فوٹو گرافی + تہیّہ = تیار کرنا + برگ = پتّے + حشرات = کیڑے مکوڑے + منبّت کاری = مرصّع کاری، موتی وغیرہ جڑنا + مشبک کاری = جالی تیار کرنے کا کام + نجاری = بڑھئی کا کام + دختر = بیٹی + بانو = بہو، بیگم، گھر

کی مالکہ + گلدوزی = تلگے سے کپڑے میں پھول کاڑھنا + بافتنی = بُنائی + سبد = ٹوکرا + قبیل = قسم + دوست دارند = محبت رکھنی ہیں، لگن رکھتی ہیں + شایستہ = واجب + علاقہ = دل چسپی + تخصص = خاص مہارت، تخصیص + ملاحظہ = دیکھنا + معاش = روزی + یاری = مدد + فعالیّت = سرگرمی + آہن گری = لوہار کا کام + ادوات = آلات، ہتھیار + اتاق = کمرہ + گیرہ = شکنجہ انبردست = چمٹی + آچار = پیچ کش + چکش = ہتھوڑا + مته = برما مفتول = تار (WIRE) فنر = کمانی + سریش = لکڑی جوڑنے کی چیپ + مقوا = گتّہ + نخ = تاگا + فیبر = ریشہ (FIBRE) حلبی = ٹین کی تختی + جزئی = چھوٹے موٹے، بچے کھچے + لولا = دہلیز + کشو = کنڈا، کھنگا + تلمبہ = پمپ (PUMP) نفت = تیل مٹی، پٹرول + بخاری = انگیٹھی (STOVE) آشپزخانہ = رسوئی، باورچی خانہ + کثافات جمع کثافت کی، غلاظت، گندگی + سلیقہ = طریقہ، تدبیر، ڈھنگ + زنگِ اخبار = گھر کی گھنٹی + یخچال = آئیس بکس (REFRIDGERATOR) منظور = مقصد + اغذیہ = جمع غذا کی + فساد = خراب ہونا، بگڑنا + رواں شناسی = علم نفسیات (PSYCHOLOGY) مورد = صورت، سلسلہ + بطور مستمر = ہمیشہ کے لئے + اعم = عام (AVERAGE) ارزش = قیمت، اہمیّت + قرأت = پڑھنا + توصیہ کند = وصیّت یا نصیحت کرے + مسابقہ = امتحان، مقابلہ + دفتر = کتاب + دفتر

کوچک = چھوٹی سی کتاب - کتابچہ - نوٹ بک + اسامی = جمع
اسم کی - نام + مطالب = مضامین، موضوعات + برجستہ =
موزوں + باارزش = قیمتی، اہم + لااقل = کم از کم (لااقل غلط
چھپ گیا ہے) توپ = گیند + تقویت = طاقت دینا + ہوش =
دماغ + توجہ = دلچسپی + تہیّہ = تیار + تمبر = ٹکٹ (STAMP)
ساقہ = چھوٹا سا تنہ + زمبیل سازی = ٹوکری بنانا + نوار = ربن
(RIBON) تہیّہ = تیار + دولیست = دوصد، دوسو + اسرار = جمع
سر کی، بھید + گیاہاں = گھاس + بافتہای = جمع بافت
تار و پود + ذرہ بینی = بہت چھوٹی چیز جو خوردبین سے دکھائی
دے + گلہائی خورد = چھوٹے چھوٹے پھول (خود غلط چھپ گیا ہے)
رسم کنند = کھینچیں (TRACE) مداد = سیاہی + لولہ = نلی
عدس = مسور، دانہ مسور + مسکونی = رہنے کی۔ سکونت
کے لئے + تخم = بیج + فصل = موسم (فضل غلط چھپ گیا ہے)
تابستان = گرمی کا موسم ؛

پُرسش

(سوالات)

۱- در زندگی چرا احتیاج به سرگرمی و تفریح داریم؟

جواب: صرفِ تمام وقت به کار خطا است و صرفِ تمام وقت به بازی نیز خطا است۔ تفریح و بازی قوتِ جدید به زندگیٔ پسران و دختران و مردان و زنان مے بخشد۔ بخاطرِ استراحت در زندگی و لذّتِ حیات مارا باید که به بازی و ورزش ہماں قدر اہمیت دہیم که به کار مے دہیم۔ علاوہ بر ایں تفریحات و بازیہائی سببِ تعالی و ترقیٔ باشد۔

ہر دو جسم و دماغ ما از کارہائے بدنی و فکری خستہ و فرسودہ شود۔ برائے تلافیٔ آں خستگی و ضعفِ جسمانی و دماغی استراحت و خواب و تفریح لازم است. وگرنہ بدن ضعیف و دماغ کاستہ مے شود و مائل به بیماریہا گردد و از کار مے اُفتد۔

۲- انواعِ سرگرمیہا چگونہ است؟

جواب: سرگرمیٔ ما انواع و اقسام دارد:-

(۱) نجاری و آہن گری:- مارا باید که اوقاتِ فراغت را ضایع نہ کنیم۔ کارہائے کوچک مثلاً نجاری، آہنگری و تعمیراتِ

جزئی کہ درخانہ پیش مے آید ہمچو اصلاح قفل و لولا و کشو و درہا و بخاری و امثال آں را بہ پسران و دختراں باید سپرد۔ برائے انجام ایں کارہا اتاقے در خانۂ خود مخصوص داریم و آلات مفید و لازم مانند گیرہ، انبر دست، آچار، چکش، ارہ، قیچی، چند نوع نخ، مقداری ورقہ آہن سفید حلبی و امثال آں برائے ایشاں فراہم کنیم۔

(ii) **خواندن کتاب و گفتن داستان:**

مطالعۂ کتاب اخلاقی، بیان داستان و حکایت، خواندن کتب رواں شناسی، رسالہ جات سودمند و کتب تفریحات علمی از تفریحات مفید و لذت بخش است۔

دریں ضمن واجب است کہ ہر یک از اعضائے خانوادہ کتابے را کہ مے خواند خلاصہ آں برائے دیگراں نقل کند و برائے قرأت آں دیگر اراکین خانہ را تاکید و توصیہ کند۔

(iii) **انواع بازیہا:** ہر طالب علم را باید کہ در اوقات فراغت انواع بازیہا را بورزد۔ بالخصوص با بازی در ہوائے آزاد با توپ یا بے توپ آشنا باشد۔ در بعض از ساعات ہفتہ و روزہائے تعطیل بہ وسیلۂ ایں بازیہا خود را و اعضائے خانوادہ را ہم سرگرم دارد۔

(iv) **سرگرمیہای متفرقہ:**

مذکورہ ذیل سرگرمیہا برائے دختراں عموماً مفید است:

عکاسی، موسیقی، تهیہ مجموعہ ہای از تمبر ہا، برگہا، وحشرات، وسنگہا، منبت کاری، منتبک کاری، نقاشی، سبد سازی بُت سازی، گلدوزی، کارہائے بافتنی، گل سازی وغیرہ۔

۳۔ چہ نوع سرگرمیہا را مے توانیم برائے خود انتخاب کنیم؟

جواب: پسران و دختران جوان و اکثر پیران را ہم باید ہرکدام یک نوع سرگرمی خاص برائے خود انتخاب کند۔ یک تن بموجب ذوق خود اوقات خود را با عکاسی صرف مے کند۔ دیگرے شوق دارد کہ مجموعہ ہائے برگہا، یا حشرات یا گل ہا یا سنگہا تہیہ کند۔ دیگرے مرصع کاری یا منتبک کاری یا نقاشی یا مجسمہ سازی یا نجاری یا شکار را دوست دارد۔ درہر حال شایستہ است کہ ہر پسر و دختر جوان یک نوع ہنر یا کاری را بطور سرگرمی خویش انتخاب کند و بدان علاقہ کامل ورزد۔ در آں سرگرمی منتخب کردہ او در تخصص یعنی مہارت کامل باید یافت۔ احتمال باشد کہ در زندگی ایں فن اورا بکار آید و در معاش او یاری کند۔

۴۔ دانش آموزی را از تہیہ کردن میکروسکوپ چہ فائدہ است؟

جواب: دانش آموزی از تہیہ میکروسکوپ خیلے استفادہ تواں کرد۔ بوسیلہ میکروسکوپ دانش آموزے اشیا را لااقل یک صد یا دو صد مرتبہ بزرگ تواں نشان داد۔ ایں کار بسیار آموزندہ و لذت بخش است۔ بہ امداد

آں او اسرار عالم نباتات و یا فتھلے حیوانات را بداند
در زیر خوردبین او از زندگی بعضے از موجودات ذرّہ
بینی ہم آشنا گردد۔ گلھائے خورد ترین را در زیر خوردبین
یا میکروسکوپ بخوبی تواں مشاہدہ کرد۔